پتہ :-

۱ سری جینودیہ پُستک پرکاشک سمتی۔ رتلام۔ (مالوہ)

۲ سری بیر باچنالیہ - لوہا منڈی۔ آگرہ

۳ سری جین مہابیر منڈل جگدیش چوک اودے پور (میواڑ)

۴ سری جین دھرم پرچار ساگری بھنڈار صدر بازار دہلی

پتہ :-

۱ سری جینودیہ پشتک پرکاشک سمتی۔ رتلام۔ (مالوہ)

۲ سری بیر باچنالیہ ۔ لوہامنڈی۔ اگرہ

۳ سری جین مہابیر منڈل جگدیش چوک اودے پور (میواڑ)

۴ سری جین دہرم پرچار سامگری بھنڈار صدر بازار دہلی

سنیک سار	۱۲/	جیناگم تیوگ سنگره حصہ چہارم	۴/
جین سوبودھ مول	۱۲/	ایضاً . . . حصہ پنجم	۵/
اُده گھوس	۸/	ایضاً . . . حصہ ششم	۳/
میری بھاونا	-/	موہن مالا	۵/
نرگرنتھ چھاپا ازاد مجلد	۱۲/	مستا یودھ پردیپ	۲/
نرگرنتھ پردچن پدما ازاد	۶/	تہاتک باسی کی پراچینا سدہی	۴/
نرگرنتھ بھاوارتھ	۶/	درکہاں موکستک مالا گجراتی	۴/
مول نرگرنتھ پردچن	۲/	آدرش منی ہندی	۴/
نرگرنتھ پردچن انگریزی	۸/	آدرش منی گجراتی	۴/
نرگرنتھ پردچن اردو	۸/	لاونی بلاس	۱/
مہابیر ستوتر ارتھ سہیت	۵/	گیان گیت سنگره	۱/
مہابل ملیا چرتر	۶/	پوچھی سونا	۰/
نیکسو کارا ادہین	۴/	تکندن	۳/
مکھو دستر کر تربینہ معہ نقادیہ	۴/	سامائک ستر	۱/
اودے پور میں پوروا دیکار	۴/	دہرم موادہ پلش سندہی پتر	۱/
جیناگم تیوگ سنگره مجلد	۴/	جین سادھو مراٹھی	۱/
جیناگم تیوگ سنگره حصہ اول	۲/	گرو گون مہیمہ انگریزی	۱/
جیناگم تیوگ سنگره حصہ دوم	۴/	سہ بدہی بری کرمن	۱/
جیناگم تیوگ سنگره حصہ سوم	۵/	ہنگیا میرادی ستوتر	۱/

دہارمک پستکیں منگاویں

گیان روشنی پھیلانے کے لئے کتب منگوا کر تقسیم کریں

- بھگوان مہابیر کا آدرش جیون — عہ ۸/
- دہارمک سوادہیای گرنتھ
- نیمی رای جی — ۱/
- مہارانہ اودیپور اور دہرم اپدیش — ۰۳/
- سورگ سوپان — ۱/
- کابیہ بلاس — ۰۱/
- جین مت دگ درشن ترنکا — ۰۱/
- نگو گوتم پرچھا — ۱/
- جین مت درپن دراشٹکا — ۰۲/
- جین سکھہ جین بہار حصہ دوم — ۲/
- جین غزل بہار — ۲/
- مت ادیدیش بجن — ۰۲/
- مت ادیدیش بجن حصہ سویم — ۰۱/
- مکہہ داسترکی پراچین سدھی — ۳/
- جین ستون منوہر مالا حصہ اول — ۳/
- ایضاً حصہ دویم — ۲/
- سماپورنی سمن مالا — ۳/
- میگم کمار ۵ر پر لیجیئے — ۳/
- سکہہ سادہن — ۶/
- بھگوان مہابیر کا دیبہ سندیش — ۰۳/
- ایضاً . . . . . . مراہٹی — ۲/
- آدرش پتوی — ۳/
- بھگوان پارسناتھ چرتر — ۳/
- سیتا بنواس دگ درشن — ۳/
- اودیپور کا آدرش جاترماس — ۰۲/
- غزل معہ دہن چرتر — ۰۱/
- تماکو نشیدہ — ۲/
- جین ستون منوہر گچھا — ۲/
- سو سراوک ازنک جی سچتر — ۲/
- استادس پاسنبد ساہتہ — ۲/
- ایضاً مول . . . . . . — ۲/
- سویارسناتھ — ۲/

دیش کے لئے ایک ایک ادھیائی ہے - ہر ایک ادھیائی میں مول
گاتھا جس کا انوادھ اور بھاوارتھ دیا گیا ہے - اس پستک کے الگ
الگ زبان میں ترجمہ ہو چکے ہیں - قیمت مجلد سنسکرت چھایا سمیت ۱۲ر
پد انوواد (ہری گیت چھندوں میں) قیمت ۶ر آنہ - مول بھاوارتھ
۶ر آنہ - انگریزی انواد قیمت ۸ر

منگوانے کا پتہ

سری جین ودیئے پستک پرکاشک سمیتی

رتلام -

اوم

بھگوان مہابیر کا آدرش جیون

مصنف جین دیواکر پرسدہ بکتا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج

اس پستک میں بھگوان مہابیر کا ابتدا سے آخر تک جیون چرتر ہے۔ یہ پستک سچی تواریخی حالات کا بھنڈار ہے۔ بیراگ کا جیتا جاگتا آدرش ہے۔ دیش نیتی اور دہرم نیتی کا میلان اس پستک میں ہے۔ ایک بار منگوا کر ضرور پڑھیں۔ بڑی سایج کے قریب ۶۰۰ صفحہ کی سنہری عمدہ مجلد گرنتھ کی قیمت صرف ۲/۸ روپیہ ہے۔

نر گرنتھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دیواکر پرسدہ بکتا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج

بتیس سوتروں میں سے کھوج کھوج کر گرہست دہرم۔ منی دہرم آتم سدھی۔ برہمچریہ۔ لیسیہ۔ کھٹ۔ درو۔ دہرم۔ ادہرم۔ نرک سورگ۔ وغیرہ۔ اٹھارہ وشیوں پر گاتھائیں سنگرہ کی گئی ہیں ہر ایک

شریمان سیٹھ - سورج مل جی صاحب جین وید - مانگرول -
" سیٹھ گھاسی لال جی سری نارائن جی صاحب - بنتیر
" سیٹھ رام چندجی صاحب پلی وال جین - گنگاپورسٹی -
" سیٹھ رکھب داس جی بال چندجی صاحب بمبئی -
" سیٹھ چُنی لال ہما ئی چندجی صاحب - بمبئی
" سیٹھ رتنک لال جی ہیرالال جی صاحب بمبئی -
" سیٹھ سیس مل جی جیوراج جی صاحب دلوڑا - اورنگ آباد
" سیٹھ بنجی دولت رام جی صاحب بھنڈاری - احمد نگر
" سیٹھ پکھراج جی صاحب نہار - بمبئی -
" سیٹھ امید مل جی بھنور لال جی صاحب جین وید مانگرول -

سشری سوتنا میر ستھانک باسی جین سری سنگ - پوپیا
سشری سوتنا میر ستھانک باسی جین سری سنگھ تیما الا پٹن نمبر ۲
سری جین مہا میر تبدل گروشد دہونکر اسٹیٹ)
شری مان ڈہولا جی سوہن لال جی صاحب - بہوانی گنج
" ہرک چند جی تہمل جی صاحب . پنج پہاڑ
" بہوتر لال جی جیت مل جی صاحب - سرونج
" گلاب چند جی پونم چند جی صاحب راے پور
" رودڑمل جی صاحب . بابیل - بیاور
" گلاب چند جی اندرمل جی صاحب ارد - ملہار گڈھ
" کشن لال جی ہزاری مل جی صاحب - پیپل گاؤں
" اودگم چند جی وان مل جی صاحب بودوڑ
" راج مل جی نندلال جی صاحب - برن گاؤں
" بنڈولال جی ہرکھ چند جی صاحب - نصیر آباد -
" جمنالال جی رام لال جی صاحب کیمتی - حیدر آباد
" دہن راج جی ہیرا چند جی صاحب - بنگلور
" ہزاری مل جی ملتان مل جی صاحب - بنگلور
شریمان سیٹھ ہیرالال جی صاحب دہوکا - یادگری
" سیٹھ کنہیالال جی موتی لال جی صاحب - شولاپور -
" سیٹھ گنیش لال جی صاحب چترا - سیونی مالوہ

شریمان سیٹھ مصری لال جی نانھولال جی صاحب باپنا کوٹہ
" سیٹھ لکھمی چند جی سنتوک چند جی صاحب موراد
" سیٹھ چمپالال جی صاحب الی جاد بیاور
" سیٹھ نیمی چند جی شنکر چند جی صاحب سشیوپوری
" سیٹھ لچھمن داس جی پھو لچند جی صاحب جین کان پور

سہایک

شریمان سیٹھ ماگرمل جی گردہاری لال جی صاحب سکندر آباد۔

میمبر

شری مان سیٹھ - منالال جی چاندمل جی صاحب تال
" سیٹھ سجن راج جی صاحب بیاور
" سیٹھ چندن مل جی مصری مل جی صاحب گولیچھا بیاور
" سیٹھ مصری مل جی صاحب بابیل بیاور
" سیٹھ رکھب داس جی صاحب کھسیرا بیاور
" سیٹھ ہردیومل جی متوالال جی صاحب بیاور
" سیٹھ دولت رام جی صاحب بورگادت بھوپال
" سیٹھ چھگن لال جی صاحب سوجتیا اودے پور
" سیٹھ چھگن مل جی نستی مل جی صاحب بیاور
" سیٹھ رتن چند جی ہیرا چند جی صاحب باندرا بمبئی
شری سونا ہیرا ستھانک باسی جین سری سنگھ سیہور

سنگرکشک

شریمان سیٹھ سری مل جی لال چندجی صاحب گلبدگدھ
" سیٹھ لالہ رتن لال جی صاحب میتل - اگرہ
" سیٹھ اودے چندجی چھوٹمل جی صاحب موہتا اوجین
" سیٹھ چھوٹے لال جی جیٹھ مل جی صاحب کیرا (میواڑ)
" سیٹھ موتی لال جی صاحب جین وید مانگرول
" سیٹھ سورج مل جی صاحب - بھوانی گنج
" سیٹھ وکیل رتن لال جی صاحب صراف اودے پور -
" سیٹھ کانورام جی صاحب کوٹھاری - بیاور
" سیٹھ کندن مل جی سروپ چندجی صاحب بہادر
" سیٹھ ویوراج جی صاحب سورانا
" سیٹھ ناتھو لال جی چھگن لال جی صاحب ودگڑ ملہار گڈہ
" سیٹھ تاراچندجی ڈاہ جی پوسیا ساڈری
سری جہابیر جین نویودک منڈل چھوٹر گڑھ (میواڑ)
" سومتیا مہستہانک بائی کسری سنگ بڑی ساڈی (میواڑ)
شریمتی پیتا بائی لوہامنڈی اگرہ
شریمتی راجی بائی بڑودرا سی - پی
" انار بائی لوہامنڈی اگرہ
شریمتی چندریتی بائی سبزی منڈی دہلی
شریمان موہن لال جی صاحب وکیل اودے پور -

سری جے نوے پُستک پرکاشک
سیمتی رتلام
کے

جنم داتا

شریمان جین وداکر پرسدھ وکتا پنڈت منی شری
چوتھ مل جی مہاراج

سہ یوگن

شریمان دان بیر رائے بہادر سیٹھ کُندن مل جی لال چند جی صاحب بیاور
" سیٹھ نیمی چند جی سردار مل جی صاحب ناگپور۔
" سیٹھ سروپ چند جی بھاگ چند جی صاحب کلکتہ
" سیٹھ پونم چند جی چنی لال جی صاحب نیائے ڈونگری
" سیٹھ بہادر مل جی سورج مل جی صاحب یادگری
" سیٹھ تخت مل جی سوبھاگ مل جی صاحب جاوره

نوٹ

فران سودہرا سوامی جی کا جو بھگوان مہابیر جی کے پانچویں نمبر کے شاگرد بڑے عالم و فاضل تھے۔ اور علم حاذق تھے۔ اور ریاضت کے کرنے میں بڑے مضبوط تھے اون کے شاگرد جمبو منی راج بھگوان مہابیر کے ناموجودگی میں تھے اونکو یہ گرنتھ پردیپ سری بھگوان مہابیر کا فرمایا ہوا سُنایا ہے۔ فقط۔

باب ہشت دہم ختم ہوا

ہوتی ہیں وہ سب بے رنگ وروپ ہوتی ہیں - اور
وہ کھوٹس ہوتی ہیں - سبکو جانتی ہیں - سبکو
دیکھتی ہیں - یہی اس کی شناخت ہوتی ہے اور وہ مُکت
ارواح بے نظیر پرم آنند میں رہتی ہیں - جن کے آراموں
کی دُنیا میں کوئی مثال نہیں ہے -

فرمان سودہرما سوامی کا

اپنے شاگرد جمبو سنی راج سے

मूल :- एवं से उदाहु अणुत्तरनाणी,
अणुत्तर दंसी अणुत्तरनाणदंसणधरे।
अरहा णायपुत्ते भयवं,
वेसालिए विआहिए त्ति बेमि ॥ २८ ॥

(۲۸) اے جمبو - عالم الغیب روشن ضمیر نیک صفتوں کے کرنے والے مشہور کشتری خاندان کے سِدھارتھ راجہ کے فرزند اور ترشلا رانی کے شکم سے پیدا ہوئے وہ نرگرنتھ ارہنت بھگوان مہاویر نے اِس طرح اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے -

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अलोए पडिहया सिद्धा,
लोयग्गे अ पइट्ठिया।
इहं बोंदिं चइत्ता णं,
तत्थ गंतूण सिज्झई ॥२६॥

(۲۶) اے گوتم- جو ارواح نجات پا جاتی ہیں وہ وزن عذاب سے سُبک ہو کر عالم بالا میں پرواز کر کے وہاں رُک جاتی ہیں اور آگے کیوں نہیں جاتی ہیں- جس کا سبب یہ ہے کہ وہاں آگے धर्मास्तिकाय (دہرم استکائے) نہ ہونے سے رُک جاتی ہیں اور دُنیا کی آخری بالائے حصہ میں ٹھہر جاتی ہیں وہ ارواح جامئہ انسانی کو دُنیا میں یہیں ہی چھوڑ جاتی ہیں. وہاں جا کر سِدہ ہو جاتی ہیں-

मूल:— अरूविणो जीवघणा,
नाणदंसणसन्निया।
अउलं सुहसंपन्ना,
उवमा जस्स नत्थि उ ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم- جو روح سِدہ آتما کی شکل میں

سے کلیاں نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ اوسی طرح سے
جس کے اعمال نیست و نابود ہو گئے ہوں اوسی حالت
میں اوس کے تناسخ کی کلیاں پھر نمودار نہیں ہوتی ہیں۔
یہ ہی وجہ ہے کہ نجات یافتہ روح پھر کبھی
موکش سے لوٹ کر تناسخ میں نہیں آتی ہیں ۔

سوال گوتم سوامی کا

بھگوان مہابیر سوامی سے کہ

मूल :— कहिं पडिहया सिद्धा,
कहिं सिद्धा पइट्ठिया।
कहिं बोंदिं चइत्ता णं,
कत्थ गंतूण सिज्झई॥२५॥

(۲۵) اے پربھو! جو ارواح نجات پا چکی ہیں
وہ کہاں جا کر رکی ہوئی ہیں اور کہاں قیام کئے ہوئی
ہیں اور جامۂ انسانی کہاں پر چھوڑا ہے۔ اور
کہاں جا کر وہ ارواح سدھ ہوتی ہیں۔

وہ روح دُنیوی محبّت و گناہوں سے چھوٹ جاتی ہے
اور وہ تمام مخلوقات کو جان لیتی ہے - اور دیکھ لیتی ہیں
یعنی پاک خیالات کے ذریعہ روح تمام اعمال پاکر
موکش پا لیتی ہے -

मूल :- सुक्कमूले जहा रुक्खे,
सिञ्चमाणे ण रोहति ।
एवं कम्मा ण रोहंति,
मोहणिज्जे खयं गए ॥२३॥

(۲۳) اے گوتم - جس درخت کی جڑ خشک ہو
گئی ہو اوسکو پانی سے سیراب کرنے پر بھی وہ
سرسبز نہیں ہوتا - اوسی طرح موہنی یعنی گناہوں
کو نیست نابود ہو جانے پر پھر عذاب پیدا نہیں ہوتے
ہیں - کیوں کہ جب سبب ہی ختم ہو گیا تو کام کیسے ہو
سکتا ہے -

मूल:— जहा दड्ढाणं बीयाणं,
ण जायंति पुणंकुरा ।
कम्म बीएसु दड्ढेसु,
न जायंति भवंकुरा ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - جس طرح جلے ہوئے تخم کو بونے

جان لیتی ہے ۔ یقین صادق کے ذریعہ اون کو دیکھ لیتی ہے اور عمل صادق کے ذریعہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور ریاضت کے ذریعہ کروڑوں پشتوں کے کئے ہوئے عذابوں کو نیست نابود کر ڈالتی ہے۔

मूल :— नाणस्स सव्वस्स पगासणाए,
अन्नाणमोहस्स विवज्जणाए।
रागस्स दोसस्स च संखएणं,
एगंतसोक्खं समुवेइ मोक्खं ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم۔ علم صادق ہونے کے بعد لاعلمی کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔ دنیوی محبت اور نادانی پن نیست و نابود ہو جاتی ہیں جس کے مقابلے کا دوسرا نہیں۔ ایسا جو آرام ہے یعنی موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

मूल :— सव्वं तओ जाणइ पासए य,
अमोहणो होइ निरंतराए।
अणासवे झाणसमाहिजुत्ते,
आउक्खए मोक्खमुवेइ सुद्धे ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم۔ پاک خیالات و حواس خمسہ پر قابو پا کر دل کی یکانگت میں محو ہو جانے سے

والی گتی ہوئی ارواح پرم آنند کو پاتی ہیں - اِس مقام موکش کو وہ ہی ارواح پاتی ہیں - جو تمام عذابوں کو نیست نابود کر دیتی ہیں -

मूल :— नाणं च दंसणं चेव,
चरित्तं च तवो तहा।
एयं मग्गमणुप्पत्ता,
जीवा गच्छंति सोग्गइं ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - اس قسم کے موکش کی جگہ میں وہ ہی روح پہونچ سکتی ہے - جس کو علم صادق - یقین صادق - عمل صادق ہے - اور ریاضت میں جس کی رغبت ہے اس طرح ان چاروں راستوں کو بموجب قاعدہ استعمال کرتا رہتا ہے پھر اس کے لئے موکش کچھ بھی دور نہیں ہے -

मूल :— नाणेण जाणई भावे,
दंसणेण य सद्दहे।
चरित्तेण निगिण्हइ,
तवेण परिसुज्झई ॥२०॥

(۲۰) اے گوتم - علم صادق کے ذریعہ یہ روح دیگر ارواح کو و غیر متحرک اشیاء کو بہت جلد بخوبی

ہونے کا صدمہ ہے اور نہ جسمانی و روحانی تکالیفوں کا
نام و نشان ہے -

मूलः— निव्वाणं ति अवाहं ति,
सिद्धी लोगग्गमेव य।
खेमं सिवमणा वाहं,
जं चरंति महेसिणो ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - اوس جگہ کو زبان (निर्वाण
بھی کہتے ہیں کیوں کہ وہاں روحوں کو قضا کا خطرہ نہیں
رہتا ہے - अबाधा (ابادھا) اوسی جگہ کا نام ہے
کیوں کہ وہاں ارواح کو کسی قسم کی تکلیفات نہیں
ہوتی ہیں - اوسکو سدہی بھی کہتے ہیں - کیونکہ روحوں
نے اپنا دل پسند کام کر لیا ہے جسکو دنیا کے اوپر
کے آخری یعنی (لوکاگر) लोकाग्र حصہ کی جگہ کہتے
ہیں اور اوس کا نام (क्षेम) کیم بھی ہے کیونکہ
وہاں روحوں کو آرام ملتا ہے اوسی کو शिव (شو) بھی کہتے
ہیں - کیونکہ روح بلا کسی قسم کے بکھیڑے کے آرام پاتی رہتی
ہیں - اس طرح اوسکو अनाबाध* بھی کہتے ہیں - کیوں کہ

Natural happiness *

اعمال کا مددگار ہے یعنی نیک اعمال کے لئے کان (کہان) کے مانند ہے۔

मूल :— स देवगंधव्वमणुस्सपूइए,
चइत्तु देहं मलपंकपुव्वयं।
सिद्धे वा हवइ सासए,
देवे वा अप्परए महिड्ढिए॥१६॥

(۱۶) اے گوتم۔ دیوگندہرو یعنی فرشتہ اور انسانوں کے ذریعہ عزت کی گئی ہے۔ ایسا وہ عاجزی والا انسان خون اور نطفۂ انسان سے ملے ہوئے اس جسم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے آرام کو پیدا کرتا ہے یعنی اگر وہ بہشت میں داخل ہو تو اونچے درجہ کا فرشتہ ہوتا ہے۔

मूल :— अत्थि एगं धुवं ठाणं,
लोगग्गम्मि दुरारुहं।
जत्थ नत्थि जरा मच्चू,
वाहिणो वेयणा तहा॥१७॥

(۱۷) اے گوتم۔ بمشکل جا سکے ایسا ایک تمام دنیا کے اوپر کے آخری حصہ پر ایک جگہ ہے جہاں بڑھاپے و ضعیفانہ شکایت اور بیماریوں سے تکلیف اور نہ موت

मूल :— आयरियं कुवियं णच्चा,
पत्तिएण पसायए।
विज्झवेज्ज पंजलीउडो,
वइज्ज ण पुणत्ति य ॥१४॥

(۱۴) اے گوتم - بزرگوار و مرشد اپنے فرزند و شاگردوں کی بے ادبی سے غصہ آور ہو جائیں - تو اون کو خدمات و شیریں کلامی و محبت کے ساتھ خوش کریں اور یوں کہکر کہ ایسی حرکات ناشائستہ کبھی نہ کروں گا - اور اپنے قصور کی معافی کا طلب گار ہو - تاکہ وہ خوش ہوں -

मूल :— णच्चा णमइ मेहावी,
लोए कित्ती से जायइ।
हवइ किच्चाण सरणं,
भूयाणं जगई जहा ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم - اس قسم کی عاجزی کے اوصاف کو سمجھکر عالم انسان کو چاہیئے کہ اس عاجزی کو اپنا دوست بنا لے - جس سے وہ اس دنیا میں قابل تعریف ہو جائے - جس طرح زمین جملہ جانداروں کو امداد دیتی ہے - اسی طرح عاجزی والا انسان بھی نیک

یا جسمانی تکرار سے دور رہتا ہو (۱۳) شریفانہ
خاندان کے اوصاف سے بہرہ ور ہو (۱۴) اپنے
بزرگ و مرشدوں کے ساتھ ادب سے پیش آتا
ہو۔ (۱۵) حواس خمسہ پر قابو پا لیا ہو اس موافق
چلنے والوں کی دُنیا میں تعریف ہوتی ہے۔ اور عاقبت
میں نجات ملتی ہے۔

मूल :— जहा हिम्रग्गी जलणं नमंसे,
नाणाहुई मंतपयाभिसत्तं।
एवायरियं उवचिट्ठइज्जा,
अणंत नाणोवगओ वि संतो ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم جس طرح برہمن آتش یعنی ہون کرکے
آتشی کو نمسکار کرتے ہیں۔ اور اوسمیں ہر ایک طرح سے
گھی وغیرہ اجناس دمبنوہ ڈالتے ہیں اور منتر پڑھتے
ہیں۔ اسی طرح فرزند اور شاگردوں کا فرض ہے کہ
چاہے وہ کتنے ہی عالم و فاضل ہو جاویں۔ اون کو
اپنے بزرگوار و مرشدوں کی خدمت کرنا چاہیئے۔
جو ایسا کرتے ہیں وہ درحقیقت عاجزی والے ہیں۔

कलहडमरवज्जए,
बुद्धे अभिजाइए।
हिरिमं पडिसंलीणे,
सुविणीए त्ति वुच्चइ ॥१२॥

(۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اے گوتم - انسان حسب ذیل پندرہ وجوہات سے بہرہ ور ہو وہ عاجز و نیک اعمال والا کہلاتا ہے -

(۱) اپنے بزرگوار مرشدوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آتا ہو - (۲) اون سے نیچے جگہ پر بیٹھتا ہو دریافت کرنے پر قابلیت سے بولتا ہو - نشست و برخاست میں عجلت نہ دکھلاتا ہو (۳) ہمیشہ صاف دلی سے پیش آتا ہو (۴) کھیل تماشہ وغیرہ میں دلچسپی نہ رکھتا ہو (۵) اپنے بزرگوار و مرشدوں کی بے ادبی نہ کرتا ہو (۶) لڑائی جھگڑے کی باتیں نہ کرتا ہو - (۷) اپنے اوپر احسان کرنے والے پر احسان کرتا ہو - (۸) علم پاکر غرور نہ کرتا ہو (۹) اپنے بزرگوار مرشدوں کی خفیف غلطیوں کو نہ بُرا ماننے والا ہو (۱۰) اپنے احباب پر کبھی غصہ آور نہ ہو (۱۱) غیر احباب کے ساتھ بھی سلوک کرتا ہو (۱۲) زبانی

(۶) دوستوں پر بھی غصہ آور ہوتا ہو (۷) اچھے دوستوں کی پس غیبت کرتا ہو (۸) اپنی زبان کا پابند نہ ہو۔ (۹) دشمنی کرنے والا ہو۔ (۱۰) غرور کرنے والا ہو (۱۱) سامان خورد نوش میں فرق رکھتا ہو (۱۲) حواس خمسہ پر قبضہ نہ رکھنے والا ہو (۱۳) دریافت کرنے پر صحیح نہ بتلاتا ہو۔ ایسا لاعلم و عذابی ہوتا ہے۔

मूलः— अह पराणरसहिं ठाणेहिं,
सुविणीए त्ति वुच्चई।
नीयावित्ती अचवले,
अमाई अकुऊहले ॥९॥
अप्पं चाहिक्खिवई,
पबंधं च न कुव्वई।
मेत्तिज्जमाणो भयई,
सुयं लद्धुं न मज्जई ॥१०॥
न य पावपरिक्खेवी,
न य मित्तेसु कुप्पई।
अप्पियस्सावि मित्तस्स,
रहे कल्लाण भासई ॥११॥

ہوتے ہوئے اون پر عمل پیرا نہیں ہوتے ہیں -

मूल :— अभिक्खणं कोही हवइ,
पबंधं च पकुव्वई ।
मेत्तिज्जमाणो वमइ,
सुयं लद्धूण मज्जई ॥ ६॥
अवि पाव परिक्खेवी,
अवि मित्तेसु कुप्पई ।
सुप्पियस्सावि मित्तस्स,
रहे भासइ पावगं ॥ ७॥
पइण्णवाई दुहिले,
थद्धे लुद्धे अणिग्गहे ।
असंविभागी अवियत्ते,
अविणीए त्ति वुच्चई ॥ ८॥

(۶ و ۷ و ۸) اے گوتم - جو نیک نصیحتوں کو نہیں مانتے ہیں اون کی شناخت ذیل میں بتلائی جاتی ہے (۱) ہر وقت غصہ آور ہو (۲) جھگڑا پیدا ہونے والی باتوں کو کرتا ہو (۳) دوستانہ تعلقات کو چھوڑنے والا ہو (۴) علم پاکر تکبر کرنے والا ہو (۵) بزرگوار و مرشدوں کی خفیف غلطیوں کی انگشت نمائی کرتا ہو -

मूल:— जं मे बुद्धाणुसासंति,
सीएण फरुसेण वा ।
मम लाभो त्ति पेहाए,
पयओ तं पडिस्सुणो ॥४॥

(۴) اے گوتم- بزرگوار و مرشد شیریں یا تلخ زبان میں نصیحت کریں اوس وقت اپنے کو ایسا خیال کرنا چاہئے کہ جو کچھ یہ نصیحت دے رہے ہیں وہ میرے دُنیا اور عاقبت کے آرام کے واسطے ہے اور اُن کی بے مثال نصیحتوں کو خوشی کے ساتھ سنتے ہوئے نہ ہے سخت سمجھنا چاہئے۔

मूल:— हियं विगयभया बुद्धा,
फरुसं पि अणुसासणं ।
वेसं तं होइ मूढाणं,
खंति सोहि करं पयं ॥५॥

(۵) اے گوتم- جس کو کسی طرح کا خوف نہیں ہے- ایسا عالم و عاجزی والا- شریف بزرگوار و مرشدوں کی قیمتی نصیحتوں کو سخت الفاظ بھی سُنکر اونکو اپنے لئے کلام پاک سمجھتا ہے اور جو لا علم جاہل ہوتے ہیں وہ اون کی نیک نصیحتوں کو سُنکر غصہ اور

سمجھنے میں قابل ہو وہی عاجزی والا ہے۔

मूलः— अणुसासिओ न कुप्पिज्जा,
खंतिं सेविज्ज पंडिए।
खड्डेहिं सह संसग्गं,
हासं कीड्डं च वज्जए ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو۔ خاموش طبع ہو۔ بچگان و لاعلم و بداعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے۔

मूलः— आसणगओ ण पुच्छेज्जा,
णेव सेज्जागओ कयाइवि।
आगम्मुक्कुडुओ संतो,
पुच्छेज्जा पंजलीउडो ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی حال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھے بیٹھے یا سوتے ہوئے یا خوابگاہ میں بیٹھے ہوئے کبھی بھی نہیں پوچھنا چاہیئے۔ کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر اون کی بےادبی ہوتی ہے۔ اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے اون کے پاس حاضر ہوکر دوزانو ہوکر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہیئے۔

اوم

باب ہشت دہم

دربارہ اظہار نجات

شری بھگوان فرماتے ہیں

मूल :- आणाणिद्देसकरे,
गुरुण मुववायकारए ।
इंगियागार संपन्ने,
से विणीए त्ति वुच्चई ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جو طالب نجات ہوتا ہے اُس میں
سب سے اوّل عاجزی ہونا ضروری ہے - اور اپنے
بزرگوار و مرشدوں اور عالم الغیب کے احکام کو
عمدہ طور سے عمل میں لانے والا ہو - بزرگ کی خدمت
گذاری میں خوش قسمتی سمجھتا ہو اور اون کے اشارہ

دویم - اون ارواح کے دوست و احباب بہت ہونگے -
سویم - اِسی طرح خاندان کے آدمی بہت ہوں گے -
چہارم - اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوگا -
پنجم - تندرست رہے گا -
ششم - خوبصورت ہوگا -
ہفتم - عاجزی والا ہوگا -
ہشتم - نامور ہوگا -
نہم - عقلمند ہوگا -
دہم - طاقتور ہوگا -
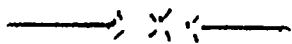
باب ہفت دہم ختم ہوا

جو بہشت سے آکر انسان ہی ہوتا ہے۔

मूलः— खित्तं वत्थुं हिरण्णं च,
पसवो दासपोरुसं ।
चत्तारि कामखंधाणि,
तत्थ से उववज्जई ॥ ३२॥

मूलः— मित्तवं नाइवं होइ,
उच्चागोए य वण्णवं ।
अप्पायंके महापण्णे,
अभिजाए जसोबले ॥ ३३॥

(۳۲ و ۳۳) اسے گوتم۔ جو ارواح عمدہ سے عمدہ نیک اعمال کرکے داخل بہشت ہوتی ہیں اور وہ وہاں سے واپس جب انسان میں ہوتی ہیں تب ان کو دس باتیں عمدہ ملتی ہیں۔ جو اس طرح رہیں۔ اول میں

(۱) کھلی ہوئی زمین جیسے کھیت باغ وغیرہ۔

(۲) ڈھکی ہوئی زمین جیسے مکانات۔ کوٹھی۔ دوکان وغیرہ بہت ہیں۔

(۳) ہاتھی۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھینس وغیرہ۔

(۴) نوکر چاکر وغیرہ بہت ہوں گے۔

مندرجہ بالا چار قسم کے سامان راحت کے اسکو ملتے ہیں۔

اور اون کے اجسام کافور کی مانند ہیں (کہ فوت ہونے پر کافور کی طرح غایب ہو جاتے ہیں۔

मूल:-तत्थ ठिच्चा जहाठाणं,
जक्खा आउक्खए चुया ।
उवेंति माणुसं जोणिं,
से दसंगे ऽभिजायई ॥३१॥

(۳۱) اے گوتم۔ جو ارواح نیک اعمال کرکے بہشت میں داخل ہوتی ہیں وہ اپنی عمر پوری کرکے باقیماندہ ذخیرہ ثواب کے ذریعہ سے پھر جامۂ انسانیت پاتی ہیں۔ اور وہاں پر اعلیٰ و بانصیب خاندان میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس ذکر کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ فرشتے کے عمر ختم کرنے کے بعد انسان ہی ہوتے ہیں بلکہ جانور بھی ہو سکتے ہیں۔ یہاں پھر اون اعلیٰ ارواح کا ذکر ہے کہ

پیدا ہوتی ہیں اور جو ارواح عذابوں سے دور بھاگتی ہیں وہ ہی انسانیت میں کی دولت کو بڑھا چڑھا کر بہشت میں داخل ہو جاتی ہیں یعنی جو ارواح جہاں تک ہو سکے جانداروں کو تکلیف نہیں پہنچاتی ہیں۔ جھوٹ۔ چوری۔ زناکاری۔ دُنیوی محبت وغیرہ کو ترک کرکے اپنے نیک اعمال کو پیدا کرنے میں محو رہتی ہیں۔ وہ انسان انسانیت کے عیش و آرام سے کہیں کے حصہ زیادہ بڑھ کر بہشت کا آرام پاتی ہیں۔

وہاں دس ہزار برس سے لیکر کئی ساگروپم تک
رہتی ہیں۔ وہاں کے آرام و راحتوں میں ایسی مشغول
ہو جاتی ہیں کہ جیسے وہاں سے وہ کبھی فوت نہ ہوں گی۔
ایسے وہ اپنے دلوں میں سمجھتی ہیں۔

मूल:— जहा कुसग्गे उदगं,
समुद्देण समं मिणे।
एवं माणुस्सगा कामा,
देवकामाण अंतिए ॥ ३०॥

(۳۰) اے گوتم! جس طرح گھاس پر شبنم کے
قطروں میں اور سمندر کے پانی میں بہت فرق ہے یعنی
کہاں تو پانی کی ایک بوند اور کہاں سمندر کا پانی۔ اسی
طرح دنیوی عیش و آرام بمقابلہ آرام بہشت کے نہیں
ہو سکتا۔ یعنی کہ عیش و آرام بہشت کے بے نظیر ہیں۔

بڑھا کر گھر چلنا چاہیئے۔ پھر وہ تینوں ٹھیک وقت پر گھر آئے ایک مال و دولت کو کھو کر۔
دوسرا مال و دولت کو لیکر۔ اور تیسرا مال و دولت کو خوب پیدا کر کے لایا۔ اسی طرح
ارواح انسان ہو کر نہ زیادہ عذاب منتی ہے اور نہ زیادہ ثواب کا کام مانتے ہیں۔ وہ جیسے
آئے تھے اسی طرح دوبارہ جامۂ انسانیت پا لیتی ہیں۔ جو ارواح انسان زیادہ عذاب کرتے
ہیں وہ لائے ہوئے انسانیت پن کی دولت کو کھو کر دوزخ میں یا جانوروں میں جا کر

وہ انسان[×] جامہ انسانیت کو ترک کر کے بہشت میں جاتے ہیں۔

मूल :— विसालिसेहिं सीलेहिं, जक्खा उत्तरउत्तरा।
महासुक्का वदिप्पंता, मरांता अपुराच्चवं ॥ २८ ॥
अप्पिया देवकामाणं, कामरूवविउव्विणो।
उड्ढं कप्पेसु चिट्ठंति, पुव्वा वाससया बहू ॥ २९ ॥

(۲۸ و ۲۹) اے گوتم جب ارواح ایک قسم کے نیک اعمال کر کے بہشت میں جاتی ہے۔ تب وہ وہاں ایک سے ایک عمدہ اجسام پاتے ہیں۔ اور

× نوٹ :— کسی ایک امیر نے اپنے تین لڑکوں کو ایک ایک ہزار روپیہ دیکر تجارت کرنے کے لئے کسی ملک میں بھیجا۔ اُنہیں سے ایک نے تو یہ خیال کیا کہ اپنے گھر میں خوب مال و دولت ہے۔ فضول ہے تجارت کی تکالیف کوں اوٹھاوے۔ آخر کار عیش و آرام کر کے اُس نے مال و دولت کو ضایع کردیا۔ دوسرے نے خیال کیا کہ تجارت کر کے مال و دولت کو گھر سے لاکے ہیں اوسی قدر قایم رکھنی چاہیئے۔ تیسرے نے خیال کیا کہ مال و دولت کو تجارت سے خوب

(بھدرے) (۲) सुभद्दे (سوبھدّرے) (۳) सुजाए
(سوجائے) (۴) सुमाणसे (سومانسے) (۵)
सुदर्शने (سودرشنے) (۶) प्रियदर्शने (پریدرشنے)
(۷) असोहे (اموہے) (۸) सुपडिभद्दे
(سوپڑبھدرے) اور نویں (۹) यशोधरे (یشودہر)
اور پانچ अनुत्तरविमान انوتر دیان بہشت اس
طرح سے ہیں۔ کہ

(۱) विजय (بجے) (۲) वैजयंत (بیجینت)
(۳) जयंत (بجے ینت) (۴) अपराजित
(اپراجت) (۵) सवार्थ सिद्ध (سوارتھ سدھ)
یہ سب دیمانک بہشتوں کے نام ہیں۔

मूल:— जेसि तु विउला सिक्खा,
मूलियं ते अइच्छिया।
सीलवंता सवीसेसा,
अदीणा जंति देवयं ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم۔ اس قسم کی بہشتوں میں وہی انسان جاتے ہیں جو سداچار نیک اعمال نیک نصیحتوں کا اکثر عملدرآمد کرتے ہیں اور دنیوی عیش و آرام کو ترک کرکے دہرم میں رغبت کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

मूल:— हेट्ठिमा हेट्ठिमा चेव,
हेट्ठिमा मज्झिमा तहा।
हेट्ठिमा उवरिमा चेव,
मज्झिमा हेट्ठिमा तहा ॥२३॥
मज्झिमा मज्झिमा चेव,
मज्झिमा उवरिमा तहा।
उवरिमा हेट्ठिमा चेव,
उवरिमा मज्झिमा तहा ॥२४॥
उवरिमा उवरिमा चेव,
इय गेविज्जगा सुरा।
विजया वेजयंता य,
जयंता अपराजिया ॥२५॥
सव्वत्थसिद्धगा चेव,
पंचहाणुत्तरा सुरा।
इइ वेमाणिया,
एएऽणेगहा एवमायओ ॥२६॥

(۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶) اے گوتم - بارہ گری ورثیلہ
یعنی بہشت کے بارہ مقاموں کے اوپر ग्रैवेयक (گریویک)
جو ہیں اون کے اس طرح کے نام ہیں یعنی (۱) भद्दे

इइ कप्पोवगा सुरा ॥२१॥

(٢٠ و ٢١) اے گوتم - جو کلپوت بن فرشتے ہیں اون کی بارہ قسمیں حسب ذیل دکھلائی جاتی ہیں -

(१) सुधर्म (سودہرم) (२) ईशान (ایشان)

(३) सनत्कुमार (سنت کمار) (४) महेन्द्र

(مہیندر) (५) ब्रह्म (برہم) (६) लांतक

(لانتک) (७) महाशुक्र (مہاشکر) (८) सहंस्रार

(سہنسرار) (९) आणत (آنت) (१०) प्राणत

(پرانت) (११) आरण (آرن) اور (१२) अच्युत

(اچوت) یعنی بہشت ہے - انکے بہشت کے نام سے موافق اندروں کے نام بھی ہیں -

मूल:— कप्पाईया उजे देवा,
दुविहा ते वियाहिया ।
गेविज्जाणुत्तरा चेव,
गेविज्जानवविहा तहिं ॥२२॥

(٢٢) اے گوتم - کلپا تیت بہشت دو قسم کے ہیں اوّل ग्रैवयक (گریویک) نو قسم کے ہیں - اور دوئم अणुत्तर वैमानिक (انواتر ویمانک) پانچ قسم کے ہیں :-

اس طرح پر ہیں کہ :-
(۱) चन्द्र (چاند) (۲) सूर्य (سورج) (۳) ग्रह
(گرہ) (۴) नक्षत्र (نکشتر) اور (۵) तारागरा
(تاراگن) یعنی ستارے -

मूल:— वेमाणिया उ जे देवा,
दुविहा ते वियाहिया।
कप्पोवगा य वोद्धव्वा,
कप्पाईया तहेव य ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - ویمانک فرشتے دو قسم کے ہوتے ہیں - یعنی (۱) कल्पोत्पन्न (کلپوت پن) یعنی خورد و کلاں سب طرح کے ہیں - (۲) कल्पातीत (کلپاتیت) آزاد یعنی سب برابر ہیں -

मूल:— कप्पोवगा बारसहा,
सोहम्मीसाणगा तहा।
सणंकुमारमाहिन्दा,
बम्भलोगा य लंतगा ॥२०॥
महासुक्का सहस्सारा,
आणया पाणया तहा।
आरणा अच्चुया चेव,

(۸) दिक्कुमार (دِک کُمار)
(۹) पवनकुमार (پون کُمار)
(۱۰) स्तनित कुमार (اِستنت کُمار)

मूल :— पिसाय भूय जक्खा य,
रक्खसा किन्नर किंपुरिसा।
महोरगा य गंधव्वा,
अट्ठविहा वाणमन्तरा ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم - وان ویتر فرشتوں کی آٹھ اقسام اس طرح پر ہیں -
(۱) पिशाच (پشاچ) (۲) भूत (بھوت)
(۳) यक्ष (یکش) (۴) राक्षस (راکشس)
(۵) किन्नर (کِنر) (۶) किंपुरुष (کِن پُرش)
(۷) महोरग (مہورگ) (۸) اور गंधर्व (گندھرب)

मूल :— चन्दा सूरा य नक्खत्ता,
गहा तारागणा तहा।
ठिया विचारिणो चेव,
पंचहा जोइसालया ॥१८॥

(۱۸) اے گوتم - جوتشی فرشتوں کی پانچ قسمیں

दुविहा वेमाणिया तहा ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم भवनपति بھون پتی فرشتے دس قسم کے ہوتے ہیں वाणव्यन्तर وان ویتر آٹھ قسم کے ہوتے ہیں ज्योतिषी جوتشی فرشتے پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح वैमानिक ویمانک فرشتے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

मूल :— असुरा नागसुवण्णा,

विज्जू अग्गी वियाहिया।

दीवोदहि दिसा वाया,

थणिया भवणवासिणो ॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم۔ بھون پتی فرشتے دس قسم کے یوں ہیں۔

(۱) असुरकुमार (اسور کمار)

(۲) नागकुमार (ناگ کمار)

(۳) सुवर्णकुमार (سوورن کمار)

(۴) विद्युतकुमार (ودیت کمار)

(۵) अग्निकुमार (اگن کمار)

(۶) द्वीपकुमार (دویپ کمار)

(۷) उदधिकुमार (اددھ کمار)

भोमेज्ज वाणमन्तर,
जोइस वेमाणिया तहा ॥१४॥

(۱۴) اے گوتم - اب ہم بہشت اور بہشت والوں کا ذکر کرتے ہیں - وہ اس طرح سے ہے کہ دیوتا یعنی فرشتے چار قسم کے ہوتے ہیں - وہ میرے سے سنو۔

(۱) भवनपति (بھون پتی) یعنی پاتال میں رہنے والے فرشتے -

(۲) वाणव्यन्तर (وان ویتر) یعنی درمیانی فرشتے۔

(۳) ज्योतिषी (جیوتشی) یعنی آفتاب ماہتاب وغیرہ -

(۴) वैमानिक (ویمانک) یعنی آسمانی فرشتے۔

بھون پتی فرشتے زمین سے ننّو یوجن نیچے کی طرف پاتال میں رہتے ہیں وان منتر والے فرشتے دس یوجن زمین سے نیچے رہتے ہیں - جوتشی اس زمین سے سات سو نوّے یوجن اونچے رہتے ہیں - ویمانک فرشتے بے شمار یوجن جوتشیوں سے اونچے رہتے ہیں

मूल:— दसहा उ भवणवासी,
अट्ठहा वणचारिणो।
पंचविहा जोइसिया,

عذاب کئے ہیں اون کو اپنا دوست بناکر دوزخ میں
پیدا ہوتا ہے۔

मूल :— एयाणि सोच्चा णरगाणि धीरे,
न हिंसए किंचण सव्वलोए।
एगंतदिट्ठी अपरिग्गहे उ,
बुज्झिज्ज लोयस्स वसं न गच्छे ॥१३॥

(۱۳) اے گوتم - جو ایمان صادق لائے ہوئے
ہیں اون عالموں کو اس طرح دوزخ کی تکلیفوں کا
ذکر سُننے پر کسی بھی طرح کی کوئی جانداروں کی جان
کو تکلیف نہیں پہونچائیں گے - یہ ہی نہیں بلکہ غصہ -
غرور - دغا بازی - لالچ میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے -
جس سے کہ پھر دوزخ کا مُنھ نہ دیکھنا پڑے - اور
جو اچھے اعمال کرتے ہیں اون کو ہر وقت آرام ملے گا
جو دوزخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ کم سے کم دس ہزار
برس سے کم نہیں رہتے - اور زیادہ سے زیادہ
تینتیس ۳۳ ساگردپم سے زیادہ نہیں رہتے ہیں (ساگرپم
کا ذکر ہم باب دوئم میں کر چکے ہیں)۔

मूल :— देवा चउव्विहा वुत्ता,
ते मे कित्तयओ सुण।

دیتے تھے - جس کا یہ نتیجہ ملتا ہے -

मूल:— जे जारिसं पुव्वमकासि कम्मं।
तमेव आगच्छति संपराए।
एगंत दुक्खं भवमज्जणित्ता,
वेदंति दुक्खी तमणंत दुक्खं॥११॥

(۱۱) اے گوتم - اسی طرح اس روح نے جیسے ثواب و عذاب کے کام کئے ہیں اوس کے موافق ہر جگہ پیدا ہو کر نتیجے آرام و تکلیف کے ملتے رہتے ہیں۔ اگر اوس نے زیادہ عذاب کئے ہیں تو جہاں پر سخت تکلیف ہوتی ہے - ایسے دوزخوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بہت تکالیف اوٹھاتے ہیں -

मूल:— जे पाव कम्मेहि धणं मणूसा,
समाययंती अमइं गहाय।
पहाय ते पासपयट्टिए नरे,
वेराणु बद्धा नरयं उवेंति ॥१२॥

(۱۲) اے گوتم - جو انسان اپنے نادان دانائی کی محبت میں پھنسکر اوس کے انتظام کے لئے غریبوں کو ٹھگ کر کے الفاظی کے ساتھ دھن پیدا کرتا ہے - وہ انسان مال اور نادان کو یہاں چھوڑ کر اور جو

تکلیف دیتے ہیں۔

मूल:- अइसीयं अइउराहं,
अइतराहा अइक्खुहा
अईभंयं च नरए नेरयाणं,
दुक्खसयाइं अविस्सामं ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم۔ دوزخ میں رہتے ہوئے دوزخیوں کو سخت سردی محسوس ہونے سے کانپتے ہیں۔ سخت گرمی سے نہایت بے تاب رہتے ہیں۔ سخت بھوک سے اِس قدر بے زار ہوتے ہیں اور کھانے کے لئے ایک ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اون کو اس قدر پیاس معلوم ہوتی ہے کہ حلق اِس قدر خشک ہو کر نہایت پریشان حال ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کا ایک قطرہ بھی اون کو میسر نہیں ہوتا ہے۔ اور وے ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور صدہا تکالیف اون کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جس کے برداشت کرنے میں اون کو آرام کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جب یہ انسانی ہستی میں تھے۔ اوس وقت اپنے مقبوضہ انسان وحیوان کو اُنھوں نے سردی میں بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ دہوپ میں روک رکھتے تھے۔ اور کھانے پینے کو بھی نہیں

ہزار ٹکڑے ہو کر اوسکو اکٹھا کیا جاوے تو ایک بن جاتا
ہے۔ اسی طرح سے ان دوزخیوں کا جسم بھی جُدا جُدا
ہو کر واپس مل جاتا ہے۔

मूल :— अच्छीनिमिलियमेत्तं,
नत्थि सुहं दुक्खमेव अणुबद्धं।
नरए नेरइयाणं,
अहोनिसं पच्चमाणाणं ॥९॥

(۹) اے گوتم۔ ہمیشہ تکلیف اوٹھاتے ہوئے
دوزخیوں کو ایک لمحہ بھی آرام نہیں ہے۔ ایک تکلیف
کے بعد دوسری تکلیف اون کے لئے تیار رہتی ہے۔
کیوں کہ جب یہ انسان تھے اوس وقت ہتیار باندھ کر
جنگل میں جاتے تھے۔ وہاں جو جاندار ملتے تھے اونکو
گولی کا نشانہ بناتے تھے۔ اون بیچارے غریبوں
کو لمحہ بھر بھی دم نہیں لینے دیتے تھے۔ پس اوس کا
یہ نتیجہ اونکو ملا ہے۔ کیوں کہ جن جانداروں کو مارتے
تھے۔ اوسی شکل میں دوزخی فرشتہ بن کر۔ شیر مارنے
والے کو شیر کی شکل بن کر اور پرندے مارنے والے کو
پرندوں کی شکل بن کر اور سانپ و بچھو وغیرہ وغیرہ
کو مارنے والے کو انہیں کی شکل میں بن کر فرشتے اون کو

جسم پُر ہے - اون کے سر کو کاٹ کر اوس کے جسم سے خون نکال کر گرما گرم کڑاہیوں میں ڈال کر اوبالتے ہیں اور پھر اون دوزخیوں کو کڑاہیوں میں ڈال کر جلاتے ہیں اوسوقت وہ مثل ماہی بے آب کے تڑپتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ تم نے جانداروں کو اس طرح آگ میں جلایا تھا - بس جس کا نتیجہ تم کو یہ ملا ہے -

मूल :— नो चेव ते तत्थ मसीभवंति,
रा मिज्जती तिव्वाभिवेयराास ।
तमाराुभागं श्रराु वेदयंता,
दुक्खंति दुक्खी इह दुक्कडेरां ॥८॥

(۸) اے گوتم - دوزخیوں کو فرشتوں کے ذریعہ پکائے جانے پر نہ تو وہ جل کر نیست نابود ہی ہوتے ہیں - اور نہ اون تکالیف سے مرتے ہیں - لیکن خود کردہ عذابوں کے نتیجہ کو پاتے ہیں - بڑی تکلیف سے وقت گذاری کرتے ہیں - کیوں کہ جب یہ انسانی ہستی میں تھے تو اوس وقت دوسروں کی جان کو جان ہی نہیں سمجھتے تھے - اور انھوں نے بے انصافی سے کام لیا تھا اور بے گناہوں پر ظلم کئے تھے - اوس کا یہ نتیجہ ملا ہے کیوں کہ اون کا جسم پارے کے مانند ہے - جیسے پارہ

मूल :— ते भिज्जमाणा नरगे पडंति,
गड्डदिय नत्थ धणंति बाला ।
गच्छंति ते सोणिअपूयमंसं,
पज्जोइया खारसडोदिया ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دوزخ میں گئے ہوئے بدافعالی ارواح دوزخ جاناؤں کے ناک کان وغیرہ کاٹ لینے سے خون جاری رہتا ہے - اور شب و روز باواز بلند چیخ اور مار کر چلاتے رہتے ہیں - اور اون کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں - جس سے اون کے خون آلودہ جسم سے گوشت لٹکا رہتا ہے - اوس میں اون کا کوئی قابو نہیں چلتا ہے -

मूल !- रुहिरे पुणो वच्चसमुस्सिअंगे,
भिन्नुत्तमंगे परिवत्तयंता ।
पयंति णं णेरइए फुरंते,
सजीवमच्छे व अयोकवल्ले ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جن ارواح نے اپنے جسم کو آرام پہونچانے کے لئے ہر قسم کے جانداروں کی جانیں ضایع کی ہیں وہ ارواح دوزخ میں جا کر جب پیدا ہوتی ہیں - تب دوزخی فرشتے اون دوزخیوں کو جو بدبوؤں سے اونکا

زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں - اور کوئی بھی اصول طریقیت کو عمل میں نہیں لاتے ہیں وہی یہاں سے فوت ہوکر سیدھے دوزخ میں جاتے ہیں - اور وہاں پر اپنے کئے ہوئے عذابوں کے موافق انواع اقسام کی تکلیفات اوٹھاتے ہیں -

मूल :— छिंदंति बालस्स खुरेण नक्कं,
उट्ठे वि छिंदंति दुवेवि कणो।
जिब्भं विणिक्कस्स विहत्थिमित्तं,
तिक्खाहिसूलाभितावयंति ॥ ५॥

(۵) اے گوتم - جو بے علم انسان جانداروں کو تکلیف پہونچاتا ہے - جھوٹ بولتا ہے - چوری کرتا ہے - اور زناکاری وغیرہ کرکے دوزخ میں جا داخل ہوتے ہیں - وہاں پر دوزخی فرشتے اون ظالموں کے کان - ناک - لب کو چھُریوں سے مجروح کرتے ہیں - اور اُس کے منھ سے زبان کو باہر نکال کر ایک بالشت کے برابر کھینچتے ہیں اور دہاردار آلہ سے چھیدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے جھوٹ شہادت دی تھی - اور عالم الغیب کے کلاموں کو تم نے جھوٹا بتلایا تھا - جس کے پاداش میں تم کو یہ سزائیں ملی ہیں

मूल :— जेकेइ बाला इह जीवियट्ठी,
पावाइं कम्माइं करेंति रुद्दा।
ते घोररूवे तमिसंधयारे,
तिव्वाभितावे नरए पडंति ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ اس دنیا میں کئی ایسے جاندار
ہیں کہ وہ اپنے عذابی زندگی کے لئے بڑے بڑے
قتل وغیرہ عذاب کرتے ہیں۔ اس لئے وہ عذابی بڑے
خطرناک وسخت گہرے اندھیرے والے تیز تکلیف
دینے والے دوزخ عظیم میں داخل ہوتے ہیں اور عرصہ
دراز تک مختلف اقسام کی تکلیفات برداشت کرتے رہتے
ہیں۔

मूल :— तिव्वं तसे पाणिणो थावरे य,
जे हिंसती आयसुहं पडुच्च।
जे लूसए होइ अदत्तहारी,
ण सिक्खती सेयवियस्स किंचि ॥४॥

(۴) جو انسان متحرک اور ایک جگہ رہنے والے جانداروں
کو بے رحمی سے ان کی جانیں ضائع کرتے ہیں۔ اور
جسمانی و دنیوی آرام کے لئے جانداروں کو تکلیف دیتے
ہیں دوسروں کی چیزیں چوری کرتے ہیں وہی اپنی

دوزخ حسب ذیل ہیں کہ۔

(۱) रत्न प्रभा (رتن پربھا) یعنی جہاں سیاہ رتن کی سایہ ہے۔

(۲) शर्करा प्रभा (شرکرا پربھا) یعنی نوک دار کنکر۔ خاک دہ جہاں اندہیرا ہے۔

(۳) बालु प्रभा (بالو پربھا) یعنی جہاں تیز نوکیلا ریت ہو

(۴) पंकप्रभा (پنک پربھا) یہ کیچڑ کے موافق ہے۔

(۵) धूम प्रभा (دہوم پربھا) جہاں دہوئیں کا اندہیرا ہو

(۶) तम प्रभा (تم پربھا) یہ جہاں اندہکار ہی اندہکار چھایا ہوا ہے۔

(۷) तमतमा प्रभा (تم تما پربھا) یہ جہاں سخت اندہیرا ہے۔

اِن ساتوں دوزخ میں آفتاب ماہتاب۔ گرہ۔ نکشتر۔ تارہ وغیرہ کی کوئی روشنی نہیں ہے۔ جہاں پر پیدا ہونے والے بدنصیب والے۔ فقط تیرتہنکروں کا جنم ہونے کے وقت کسی قدر ٹایم کے لئے تو روشنی کچھ ہوتی ہے۔ اور کچھ دیر کے لئے تکلیف بھی دور ہوتی ہے۔

دوم

باب ہفت دہم

دربارہ اظہار حال بہشت ودوزخ

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल:— नेरइया सत्तविहा,
पुढवीसु सत्तसू भवे।
रयणाभासक्कराभा,
वालुयाभा य आहिया ॥१॥
पंकाभा धूमाभा,
तमा तमतमा तहा।
इइ नेरइआ एए,
सत्तहा परिकित्तिया ॥२॥

(۱و۲) اے گوتم۔ ایک سے ایک جُداگانہ سات قسم کے

मूल :— तिण्णि य सहस्सा सत्त सयाइं
तेहुत्तरिं च ऊसासा ।
एस मुहुत्तो दिट्ठो,
सव्वेहिं अणंतनाणीहिं ॥ २०॥

(۲۰) اے گوتم - ۳۷۷۳ سانس کے ٹائم کو ایک مہورت کہا گیا ہے یعنی ۴۸ منٹ کا یہ مہورت ہوتا ہے تو دن رات میں خانہ داروں کو ایک مہورت تو ضرور دادیہ بتلائے رہ۔ طریقت پر ضرور عمل کرنا چاہیئے - تاکہ ۲۴ گھنٹہ میں جو غفلتاً پیدا شدہ غلطیوں سے عذاب کئے ہوئے ہیں - اون کو دور کرنے کا یہ طریقہ بتلایا گیا ہے - فقط

باب شانزدہم ختم ہوا

मूल :— आवस्सयं अवस्सं करणिज्जं,
धुवनिग्गहो विसोही अ।
अज्झयण छक्कवग्गो,
नाओ आराहणा मग्गो ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - ہمیشہ نا ل حواس خمسہ کو روکنے والا اور ناپاک روح کو پاک بنانے والا انسانی زندگی خود کو عمدہ بنانے والا - راہ طریقت کو دکہانے والا - ایسے حصص ہیں یعنی آوشک آنکو لازمی سادھو یا خانہ دار اون کو ہمیشہ صبح و شام دونوں وقت ضرور کرنا چاہئے جس کے کرنے سے اپنے اصولوں کے خلاف دن - رات میں غلطی سے کئے ہوئے کاموں کے جو عذاب ہوئے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں -

मूल :— सावज्ज जोगविरई,
उक्कित्तण गुणवओ च पडिवत्ती।
खलिअस्स निंदणा,
वणतिगिच्छे गुण धारणा चेव ॥१८॥

(۱۸) اے گوتم - (۱) सामायिक پختہ یعنی دیر کے لئے تمام عذابوں کو ترک کرے -

(۲) चौइसत्था - یعنی پربھو کی تعریف کرنا -

کے تمام گناہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ (۹) سب گناہوں
کے نیست نابود ہونے پر تناسخ کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔
(۱۰) تناسخ کے تبدیل ہو جانے پر ست چت آنند ملتا
ہے۔

मूल:— ओव से हासमासज्ज,
हंता यांहोति मन्त्राति।
अलं बालस्स संगमो,
वेरं च कुब्बति अय्यगो ॥ २६ ॥

(۱۶) اے گوتم - ان آدمیوں کی صحبت مت کرو جو
سخت دلی سے جانداروں کی جانیں ضائع کرتے ہیں۔
نشانہ مارتے ہیں۔ اور ایسے بد کام کرکے خوشی مناتے
ہیں۔ کیونکہ ایسے گنہگار اشخاص کی صحبت سے شراب
نوشی۔ گوشت خوری۔ جوا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ عیاشی
کرنا وغیرہ افعال بد ترقی پاتے ہیں اور ان
بد افعال سے روح کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ سو اے
طالب نجات شخص گوتم! ایسے بے رحم آدمیوں کی
صحبت کبھی نہیں کرنا چاہئے۔

بھی اون جیسے اعمال دنیاوی کرنے سے دار دنیا کی سمندر
کو عبور کرکے آخری حصہ پر پہنچتی ہیں -

मूल :- सवणे नाणे विन्नाणे,
पच्चक्खाणे य संजमे ।
अणण्हए तवे चेव,
वोदाणे अकिरिया सिद्धी ॥ २५ ॥

(۱۵) اے گوتم - تپسوی سادھو - مہاتماؤں کی صحبت کرنے
سے صحبت کرنے والے انسان کو دس قسم کی باتوں کا فائدہ
ہوتا ہے - وہ اس طرح سے ہیں -
(۱) سب سے پہلے دھرم سننے کو ملتا ہے (۲) اور سننے
سے پھر اوسے گیان پراپت ہوتا ہے - (۳) گیان سے
پھر اوسکو زیادہ گیان یعنی نیک و بد کی شناخت ہو جاتی
ہے (۴) جس کے ذریعہ وہ ہنسا - جھوٹ - چوری - زنا
کاری - وغیرہ تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے -
(۵) جب تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے تو اوسکا
संयमी (سنیمی) یعنی وہ شخص عامل صادق بن جاتا ہے -
(۶) عامل صادق بننے کے بعد جدید گناہوں کی روک
ہو جاتی ہے - (۷) گناہ ترک جانے کے بعد وہ ریاضت
کرنے لگتا ہے - (۸) اور ریاضت کرنے سے پہلے

मूल :— बहु आगम विरणारणा,
समाहि उप्पायगा य गुणगाही।
एएरण कारणेरणं,
अरिहा आलोयरणं सोउं ॥ १३॥

(۱۳) اسے گوتم - پوشیدہ غلطی کو اس شخص کے روبرو ظاہر کیا جائے جس نے بہت شاستروں کو جان لیا ہو جو منصف کی داد دینے والا ہو - نیکی پسند طبع ہو - ایسے شخص کے مواجہہ میں حالات باطنی کا اظہار بکشادہ پیشانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے - کیونکہ ان باتوں سے بہرہ ور آدمی ہے وہ اپنے دل کی بات سننے کے لائق ہے -

मूल :— भावरणा जोग सुद्धप्पा,
जले णावा व आहिया।
नावा व तीर सम्पन्ना,
सव्व दुक्खा तिउट्टइ ॥ १४॥

(۱۴) اسے گوتم - جو ارواح صاف باطن نیک خیال ہیں ملایم ہیں - ایسی پاک و صاف ارواح دنیوی سمندر میں کشتی کی مانند پاک و صاف ارواح خود بخود نجات پا جاتی ہیں - اور ان کی نصیحتوں سے دوسری ارواح

اور اولاد نرینہ ہونے کی تدابیر بتلاتا ہے۔ اسی طرح
جادو۔ ٹونہ وغیرہ کے ذریعہ سے زندگی اپنی بسر کرتا ہے
تو اوس کے آخری وقت میں جب یہ اعمال ثمرانہ شکل میں
اُکھڑے ہوں گے۔ اوس وقت میں کوئی پناہ نہیں ملے گی
یعنی اوسوقت اون تکلیفات سے اوسکو کوئی بھی نہ بچا
سکے گا۔

मूल :— पंडति नरए घोरे,
जे नरा पावकारिणो ।
दिव्वं च गइं गच्छंति,
चरित्ता धम्मसारियं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ جو روح جامۂ انسانی کو پا کر۔ ہنسا
جھوٹ۔ چوری وغیرہ عذاب کرتے ہیں۔ وہ ارواح
عذابی۔ جہاں بہت بڑا دریائی مصیبت ہے۔ ایسی
دوزخ میں جائیں گی۔ اور جن ارواح نے۔ ہنسا۔
راست بازی۔ فیاضی۔ برہمچریہ وغیرہ افعال نیک کا اپنی
اس زندگی میں خوب ذخیرہ کر لیا ہے۔ وہ ارواح یہاں
سے فوت ہونے کے بعد جہاں بہشت یعنی آرام بسیار
ہوتے ہیں۔ ایسے عمدہ جنت میں جاتے ہیں۔

नासीले न विसीले अ,
न सिया अइलोलुए।
अक्कोहणे सच्चरए,
सिक्खासीले त्ति वुच्चइ ॥१०॥

(۹ و ۱۰) اے گوتم - اگر کسی کو علم حاصل کرنے کی اَز حد یعنی خواہش ہے تو وہ زیادہ نہ ہنسے۔ ہمیشہ کھیل ناٹک وغیرہ دیکھنے کی عادت سے جو اس خصم کو قابو میں رکھے کسی کے خفیہ راز کو ظاہر نہ کرے۔ سلیم الطبعی سے رہے۔ اپنے خیالات کو پاک رکھے۔ کثرت رغبت سے ہمیشہ دور رہے۔ غصہ نہ کرے۔ راست بازی کو پسند کرتا رہے۔ اِس طرح پر رہنے سے علم زیادہ ملتا ہے۔

मूल:— जे लक्खणं सुविणं पउंजमाणे,
निमित्तकोऊहलसंपगाढे।
कुहेडविज्जासवदारजीवी,
न गच्छइ सरणं तम्मि काले ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - جو آدمی جملہ دُنیوی کاروبار کو ترک کر کے سادھو تو بن گیا۔ لیکن پھر بھی وہ عورتوں مردوں کے ہاتھ پاؤں کے دیکھنا یعنی لکیروں کو - تل مسّہ وغیرہ کے نیک و بد حالات بتلاتا ہے۔ یا خواب کی نیک و بد تعبیر کہتا ہے

یہ فوت ہونا جہالت ہے۔ اس طرح سے فوت ہونے
سے انیک جنموں کے لئے مثلاً تناسخ میں پڑنے کے
سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اور جو آدمی نیک
چلنی کے خلاف اپنی زندگی کو معیوب بنانے کے لئے
ہی شب و روز مستعد رہتا ہے۔ ایسے آدمی کی عمر پوری
ہونے پر بھی فوت ہونا خودکشی کے ہی برابر ہے۔

मूल :— अह पंचहिं ठाणेहिं,
जेहिं सिक्खा न लब्भई।
थंभा कोहा पमाएणं,
रोगेणालस्सएण य॥ ८॥

(۸) اے گوتم۔ جن پانچ وجوہات سے اس روح
کو مادّہ فہم حاصل نہیں ہوتا ہے وہ اسی طرح پر ہیں
غصّہ کرنے سے ۔ تعصّب کرنے سے ۔ حفظ شدہ
علم کا خیال نہ کرکے جدید علم حاصل کرنے سے بیماری
کی حالت سے۔ اور تساہلی سے۔

मूल :— अह अट्ठहिं ठाणेहिं,
सिक्खासीले त्ति वुच्चइ।
अहस्सिरे सया दंते,
न य मम्ममुदाहरे॥ ९॥

मूल :— बालाणं अकामं तु,
मरणं असइं भवे।
पंडिआणं सकामं तु,
उक्कोसेणं सइं भवे ॥ ६॥

(۶) اے گوتم- افعال بد کرنے والوں کو تو بار بار مثلہ تناسخ برداشت کرنا پڑتا ہے- اور جو عالم لوگ ہیں اپنی علمیت کے ذریعہ سے درستی اعمال کرکے زندگی ختم کرتے ہیں- وہ ایک ہی مرتبہ میں مقام نجات کو پہنچ جاتے ہیں- یا سات آٹھ مرتبہ سے زیادہ مثلہ تناسخ کو نہیں پاتے ہیں-

मूल :— सत्थग्गहणं विसभक्खणं च,
जलणं च जलपवेसो य।
अणायारभंडसेवी,
जम्मणमरणाणि बंधंति ॥ ७॥

(۷) اے گوتم- جو خودکشی کرنے کے لئے- تلوار- برچھی- کٹاری- وغیرہ ہتیاروں کا استعمال کرے یا افیون- سنکھیا- مورا- بچناک- ہیرا کی کنی وغیرہ کا استعمال کرے یا آگ میں پڑکر یا کنواں- باوڑی ندی- تالاب میں گرکر زندگی ختم کرے تو اوس کا

حواساں نہیں ہوتے ہیں۔

मूल :— अक्कोसेज्जा परे भिक्खु,
न तेसिं पडिसंजले।
सरिसो होइ बालाणं,
तम्हा भिक्खु न संजले ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ سادھو یا عالم وہی شخص ہے جو دوسروں کی طرف سے بے ادبی ہونے پر بھی اون پر غصہ آور نہیں ہوتے۔ کیونکہ غصہ کرنے سے عقلمند آدمی بھی جاہل کہلاتے یعنی اُن کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے دانشمند کو مناسب ہے کہ وہ غصہ کبھی نہ کرے۔

मूल :— समणं संजयं दंतं,
हणेज्जा को वि कत्थइ।
नत्थि जीवस्स नासो त्ति,
एवं पेहिज्ज संजए ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ تمام جان داروں کی امداد کرنے والے حواس جسمانی و دل پر قابو پانے والے ایسے ریاضی داں عالم اشخاص کو کوئی جاہل مطلق ضرر جسمانی وغیرہ پہونچاوے تو اوس وقت وہ عالم یوں خیال کرے کہ روح کو فنا نہیں ہے تو پھر کسی کے ضرر پہنچانے پر فضول غصہ کیوں کرنا چاہئے۔

मूल :— साणं सूइअं गाविं,
दित्तं गोणं हयं गयं ।
संडिब्भं कलहं जुद्धं,
दूरओ परिवज्जए ॥२॥

(۲) اے گوتم - جہاں کتا - جنی ہوئی گائے - متوالا نرگاؤ - ہاتھی - گھوڑے - کھڑے ہوں یا باہم لڑ رہے ہوں - وہاں دانشمند آدمیوں کو اُس کے نزدیک ہو کر نہیں گذرنا چاہیئے - اِسی طرح اطفال جہاں کھیل رہے ہوں - یا آدمیوں میں جہاں باہمی بحث مباحثہ ہو رہا ہو یا ہتھیاروں سے جنگ وجدل ہو رہا ہو - ایسے مقامات پر بھی عقلمند آدمیوں کو جانا نامناسب ہے -

मूल :— एगया अचेलए होइ,
सचेले आवि एगया ।
एयं धम्महियं नच्चा,
नाणी नो परिदेवए ॥३॥

(۳) اے گوتم - پارچہ پوشیدنی ہو یا نہ ہو ہر دو حالت میں مطمئن رہنا - پس اسی غرض کو مفید بیان کر اچھے کپڑے ہوتے - یا دریدہ کپڑے ہوتے ہوئے یا قطعی پارچہ پوشیدنی نایاب ہونے پر عقلمند آدمی بھی

باب شانزدہم

دربارہ اظہار فرائض ضروری

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— समेरसु अगारेसु,
संधीसु य महापहे।
एगो एगित्थिए सद्धिं,
णेव चिट्ठे ण संलवे ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ لوہار کے خالی مکان میں یا غیر آباد شکستہ مکانوں میں یا کھنڈروں میں یا دو مکان کے درمیان میں اور چند راستے آکر ملے ہوں وہاں پہ تنہا آدمی تنہا عورت کے پاس کبھی کھڑا نہ رہے اور نہ ایسے مقامات پر تنہا عورت سے گفتگو کرے۔

میں محو ہو کر زندگی ختم کرتا ہے - اسی طرح جو روح اِس چٹوری زبان کے زیر اثر لذات زبان میں غرق ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بے مال و متاع ہو کر زندہ در گور ہو جاتا ہے -

मूल:- फासस्स जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
　　अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे सीयजलावसन्ने,
　　गाहग्गहीए महिसे वरण्णे ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - بڑی گہری ندی کے آب دُورانی میں گاؤمیش بے خوف اپنے جسم کو خوش ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور اُس وقت وہ مگر وغیرہ کے پنجے میں پھنسکر اپنی جان کھو بیٹھتا ہے - ایسے ہی جو آدمی اپنی چرم جسمانی کے لذات میں محو ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بلا تایم زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے - تو اے گوتم - جب یہ روح ایک ایک حواس کی نفس پروری میں زندگی کھو بیٹھتی ہے تو پھر اُن انسانوں کی کیا حالت ہوگی جو حواس خمسہ یعنی پانچوں اندریوں کے لذات نفسانی میں غرقاب ہو رہے ہیں. پس اِن پانچوں اندریوں یعنی حواس خمسہ پر قابو پانا اُن کو فتح کرنا ہی انسان کا خاص فرض ہے - فقط

باب پانزدہم ختم ہوا

(۱۵) اے گوتم - راگ پریمی اوس راگ کے مفید و غیر مفید مطلب کو نہ جان کر صرف خوش الحان شیریں راگ جو کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے - ایسا ہرن اون کانوں کے ذریعہ حاصل شدہ راگ میں محو ہو کر اپنی زندگی کھو بیٹھتا ہے - اسی طرح سے جو روح لذات گوش میں محو ہو کر اپنی زندگی جلدی ہی ختم کر دیتی ہے -

मूल :- गंधेसु जो गिद्धि मुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे ओसहिगंधगिद्धे,
सप्पे बिलाओ विव निक्खमंते ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم - زیادہ خوشبو میں محو ہونے والا سرپ اپنے سوراخ سے باہر آکر زندگی کھو بیٹھتا ہے - اسی طرح جو روح خوشبوات لذات میں محو ہو جاتا ہے وہ فوراً ہی اپنی زندگی بلا ٹایم ختم کر بیٹھتا ہے -

मूल :- रसेसु जो गिद्धि मुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे बडिसविभिन्नकाए,
मच्छे जहा आमिस भोगगिद्धे ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - جیسے گوشت خوار یلش لذت زبان

اختیار کرنا۔ سویم خدمت گذاری کرنا۔ چہارم دہرم شاستر کا روزانہ وظیفہ کرے اور نصیحت پانا و نصیحت کرنا۔ پنجم نیک خیالات میں محو ہونا۔ ششم جسم سے محبت دور کرنا مندرجہ بالا ریاضتوں کی ادائگی سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور روح پاک وصاف ہوجاتی ہے۔ اور نجات پاجاتی ہے۔

मूल :- रूवेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे से जह वा पयंगे,
आलोअलोले समुवेइ मच्चुं ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ جس طرح پروانہ جلتے ہوئے چراغ پر فریفتہ ہوکر اوس میں گر کر اپنی زندگی کا خاتمہ کردیتا ہے۔ ویسے ہی یہ روح آنکھوں کے زیر اثر لذات نفسانی میں محو ہوجاتا ہے۔ وہ شخص جلدی سے جلدی بلاٹایم زندگی خود سے ہاتھ دہو بیٹھتا ہے۔

मूल :- सद्देसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे हरिणमिए व्व मुद्धे,
सद्दे अतित्ते समुवेइ मच्चुं ॥ १५॥

मूल:— अणसणमूणोयरिया,
भिक्खयरिया य रसपरिच्चाओ।
कायकिलेसो संलीणया,
य बज्झो तवो होइ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم - ریاضت جسمانی کے اقسام اس طرح پر ہیں -
اوّل فاقہ کشی - دوئم کم کھانا - سوئم حسب معمول بنائے ہوئے کھانے کو مانگ کر کھانا - چہارم اشیاء خوردنی میں سے اشیاء لذیذ کو کم کرنا - پنجم سردی گرمی و تکالیف جسمانی کو برداشت کرنا - ششم حواس خمسہ میں قابو پانا اور غصّہ - غرور - دغابازی - طمع کو ترک کرنا -

मूल:— पायच्छित्तं विणओ,
वेयावच्चं तहेव सज्झाओ।
झाणं च विउस्सग्गो,
एसो अब्भिंतरो तवो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم - ریاضت روحانی کے اقسام اس طرح پر ہیں -
اوّل خود کردہ گناہوں کی سزا کو اٹھانا - دوئم عاجزی

جل آنے کے راستے کو بند کر دینے پر جدید پانی تالاب میں نہیں آسکتا ہے۔ اور جمع شدہ پانی کو باہر نکال دینے سے یا آفتاب کی گرمی سے تالاب خشک ہو جاتا ہے۔

मूल :— एवं तु संजयस्सावि,
पावकम्मनिरासवे ।
भवकोडि संचियं कम्मं,
तवसा निज्जरिज्जइ ॥ ३० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ اسی طرح تالاب کے مانند یہ روح جان داروں کو ایذا رسانی اور لغو گوئی۔ چوری۔ زناکاری دُنیوی محبت کو ترک کرے تو گناہ جدید رُک جاتے ہیں اور پہلے کے کروڑوں پیدائشوں کے جمع شدہ گناہ ریاضت و عبادت سے کافور ہو جاتے ہیں۔

मूल :— सो तवो दुविहो वुत्तो,
बाहिरब्भिंतरो तहा ।
बाहिरो छव्विहो वुत्तो,
एवमब्भिंतरो तवो ॥ ३१ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ ریاضت دو قسم کی ہے۔ ایک روحانی و دیگر جسمانی اور ہر دو کی چھ قسم ہیں۔

متوجہ ہوتا ہے۔ مگر خیال کرنا چاہیئے کہ جب یہ میرے نہیں اور میں اونکا مالک نہیں ہوں تو بلا وجہ ان میں وابستہ رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ اس لئے دل کو اون اطراف سے روکنا چاہیئے۔

मूल:— पाणिवह मुसावाया,
अदत्तमेहुण परिग्गहा विरओ।
राई भोयण विरओ,
जीवो होइ अणासवो ॥८॥

(۸) اے گوتم۔ کوئی بھی شخص بلا قید ذات و ملت ہو اگر وہ جانداروں کو ایذا رسانی سے چوری سے زناکاری سے دُنیوی محبت سے اور رات میں کھانے پینے سے علیحدہ رہتا ہو وہ ہی روح آیندہ گناہ پیدا نہیں کرتی ہے یعنی ایسا کرنے سے جدید گناہ رُک جاتے ہیں اور سابقہ عذاب ریاضت وغیرہ سے مٹ جاتے ہیں۔

मूल:— जहा महातलागस्स,
सन्निरुद्धे जलागमे।
उस्सिंचणाए तवणाए,
कमेण सोसणा भवे ॥९॥

(۹) اے گوتم۔ جس طرح ایک بڑے بھاری تالاب کے

से हु चाइ त्ति वुच्चइ ॥ ६॥

(٦) اے گوتم - جو شخص دنیاداری میں رہا ہوا ہے اوسکو پسندیدہ خاطر سامان عیش و آرام ملا ہے۔ لیکن اوس سے متنفر رہتا ہے - یعنی اوس میں محو نہیں ہوتا اور اون سے پرہیز کرتا ہے - بلکہ ان سب اشیائے پر قابض ہوتے ہوئے بھی ترک کرلنے کی خواہش کرتا ہے - پس افعال تیاگی وہ ہی ہے -

मूल :— समाए पेहाए परिव्वयंतो,
सिया मणो निस्सरई बहिद्धा।
"न सा महं नो वि अहं पि तीसे,"
इच्चेव ताओ विणएज्ज रागं ॥ ७॥

(٧) اے گوتم - تمام جانداروں پر یکساں نگاہ رکھکر علم صادق میں مشغول رہتے ہوئے بھی غفلت سے یہ دل کبھی کبھی نیک چال چلن سے باہر ہو جاتا ہے - کیوں کہ اے گوتم یہ دل بڑا متحرک ہے - ہوا سے بھی تیز رفتار ہوتا ہے - اس لئے جب دنیوی عیش و آرام کی طرف دل چلا جائے - اوس وقت ایسا خیال کرنا چاہئے کہ دل کی یہ غلطی ہے کہ جو دنیوی کاموں کی طرف گھومتا ہے - اور عورت - لڑکا - مال - اسباب وغیرہ کی طرف

मूल :— वत्थगंध मलंकारं,
इत्थीओ सयणाणि य ।
अच्छंदा जे न भुंजंति,
न से चाइ त्ति वुच्चइ ॥ ५ ॥

(۵) اسے گوتم۔ یہ دل بڑا ظالم ہے۔ جو دُنیا کے عیش و آرام کو ترک کرکے سادہو بن جاتا ہے اونکا ہی یا کوئی خانہ دار عیش و آرام دُنیوی سب کاموں کو ترک کرکے ایک دن ایک رات کے لئے پرہو کے خیال میں رہے یا ایک لمحہ کے لئے خانہ دار ایشور کی یاد میں سب باتونکا ترک کرکے رہے۔ یا کوئی آدمی کسی خراب بات سے توبہ کرلے۔ انکا دل۔ کپڑے یا خوشبو یا اچھے زیور یا حسین عورت یا پلنگ وغیرہ اور ترک شدہ اشیائے کو دل کے ذریعہ خواہش کرتا ہے۔ لیکن اون اشیائی کو جوکہ دوسروں کے قبضہ میں ہونے سے استعمال نہیں کرسکتا ہے۔ اوس وقت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے تارک الدنیا نہیں ہوسکتا ہے۔

मूल:— जे य कंते पिए भोए,
लद्धे वि पिट्ठि कुव्वइ ।
साहीणे चयइ भोए,

کبھی سچائی میں۔ کبھی جھوٹ میں۔ کبھی جھوٹ آمیز ستیہ
میں۔ اور سچ بھی نہیں جھوٹ بھی نہیں، ایسی غلط محاورہ
کو بھی استعمال میں لاتا ہے۔ جب یہ دل جھوٹ اور جھوٹ
آمیز ستیہ کی طرف جاتا ہے تو بڑا نقصان پیدا کرتا ہے
اس لئے اپنے دل پر قبضہ رکھنا چاہیئے۔ یعنی اون
عذابوں کے بارے روح نیچے درجہ میں تنزل پاجاتی
ہے۔

मूल :— संरंभ समारंभे,
आरंभम्मिय तहेव य।
मणं पवत्तमाणं तु,
निअत्तिज्ज जयं जई ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سادھو ہو یا۔ خانہ دار ہو۔ چاہے
جو ہو۔ لیکن دل کے اندر کبھی بھی ایسا خیال نہ آنے دے
کہ فلاں شخص کو مار ڈالوں یا اوسکو کسی طرح تکلیف
پہونچاؤں۔ یا تمام اثاث البیت خانہ داری سے نیست
و نابود کر دوں۔ اسی قسم کے خیالات کرنے سے
روح عیوب بن جاتی ہے۔ اسی طرح بد خیالات سے
اس دل کو ہٹانا چاہیئے تاکہ عذاب پیدا نہ ہوں۔

اس لئے تمام سادہو اور خانہ دار کے لئے ایک بار سب سے پہلے دل کو جیت لیناہی اچھا ہے۔

मूल :- मणो साहसिओ भीमो,
दुट्ठस्सो परिधावई।
तं सम्मं तु निगिण्हामि,
धम्मसिक्खाइ कंथगं ॥२॥

(۲) اے گوتم - یہ دل خراب کام کرنے میں بیخوف ہے - اور ڈر کا پیدا کرنے والا ہے - جس طرح خراب گھوڑا ادہر اُدہر دوڑتا ہے - اوسی طرح یہ ہی حکیمانہ لگام کے بغیر ادہر ادوہر چکر مارتا پھرتا ہے - ایسے اِس دل کو دہرم روپ نصیحت سے خاندانی گھوڑے کی طرح میں نے قبضہ میں کر رکھا ہے - اِسی طرح سب کو چاہیئے کہ وہ حکیمانہ لگام سے اِس دل کو قبضہ میں کرتے رہیں -

मूल :- सच्चा तहेव मोसा य,
सच्चामोस तहेव य।
चउत्थी असच्च मोसा य,
मणगुत्ती चउव्विहा ॥३॥

(۳) اے گوتم - یہ دل چاروں طرف گھومتا رہتا ہے

اوم

باب پانزدہم

دربارہ قابو پانے دل پر

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— एगे जिए जिया पंच,
पंच जिए जिया दस ।
दसहा उ जिणित्ताणं,
सव्वसत्तू जिणामहं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - ایک دل کو جیت لینے سے حواس خمسہ (یا پانچوں اندریاں) قابو میں ہو جاتی ہیں - اور حواس خمسہ جیت لینے پر ایک دل و حواس خمسہ - غصہ - غرور - دغا بازی - اور لالچ - یہ دسوں ہی جیت لئے جاتے ہیں ان دسوں کے جیت لینے سے تمام دشمنوں کو جیتا جا سکتا ہے

मूल:— डहरे य पाणे वुड्ढे य पाणे,
ते आत्तओ पासइ सव्वलोए।
उव्वेहती लोगमिणं महंतं,
बुद्धेऽपमत्तेसु परिव्वएज्जा ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - چیٹیاں - مکوڑے - کیڑے وغیرہ چھوٹے چھوٹے جاندار - بکرا - گائے - بھینس - ہاتھی - وغیرہ بڑے بڑے جاندار سب ہی کو اپنے روح کے مانند جو سمجھتا ہے اور دُنیا میں ہر ایک جاندار کی پیدایش و موت کی طرف خیال کرکے اپنے اعمال صادق میں قایم رکھتا ہے وہی نجات ابدی کا مستحق ہوتا ہے۔

———

باب چہاردہم ختم ہوا

पाड पुन्न मरोलिस ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - جو اپنے نفس کو مارتا ہے - اور خواہشات پر قابو پا لیتا ہے - اور دُنیا میں مثلہ تناسخ کو دور کر دیتا ہے - اور جدید اعمال روک دیتا ہے - وہ تکلیف و راحت کے ہونے پر بھی یکساں خیال رکھتا ہے وہ ہی عالم ہے -

मूल :- न कुम्मुणा कम्म खवेंति बाला,
अकम्मुणा कम्म खवेंति धीरा।
मेधाविणो लोभमयावतीता,
संतोसिणो नो पकरेंति पावं ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - سابقہ اعمال کو جو ہنا وغیرہ سے ہی دور کرنا چاہتے ہیں - یہ اون کی بھول ہے بلکہ اعمال کے دور ہونے کے بجائے اون کے اور بھی بڑے اعمال پڑ جاتے ہیں - کیوں کہ خون آلودہ کپڑا کبھی خون سے صاف نہیں ہوتا ہے - عقلمند وہی ہے جو اعمال بد کو رحم دلی - راست گوئی - نفس کشی وغیرہ سے دور کرتے ہیں - اور وہ طمع و غرور سے دور ہو کر صابر ہو جاتے ہیں - وہ پھر آیندہ میں جدید اعمال کرتے ہیں -

अज्झप्पेण समाहरे ॥ १३ ॥

(۱۳) اے فرزندو - کچھوا اپنی مصیبت کو دیکھ کر تمام اعضاؤں کو جسم میں چھپا لیتا ہے اوسی طرح دانشمند انسان بھی دُنیوی عیش وعشرت کی طرف جاتی ہوئی خواہشات کو علم صادق سے روک رکھتے ہیں -

मूल :— साहरे हत्थपाए य,
मणं पंचिंदियाणि य ।
पावकं च परीणामं,
भासा दोसं च तारिसं ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم - جو عقلمند آدمی ہیں وہ کچھوے کی طرح اپنے اعضاؤں کو سکوڑ رکھتے ہیں - یعنی افعال بد نہیں کرتے ہیں اور افعال بد کی طرف جاتے ہوئے اس دل کو بھی روکتے ہیں - اور دُنیوی عشرت کی طرف خواہشات کو متوجہ نہیں ہونے دیتے - اور جس کلام سے دوسروں کا دل دُکھی ہوتا ہو - ایسا کلام بھی نہیں بولتے ہیں -

मूल :— सयं खु णाणिणो सारं,
जं न हिंसति कंचणं ।
अहिंसा समयं चेव,

(۱۰) اسے سادہوؤ - جو گذشتہ زمانے میں ترتہنکر (بھگوان) ہوئے ہیں اون کے اور آئندہ میں جو ہوں گے اون سبوں کے فرمان میں اختلاف نہیں ہوتا ہے سبوں کا کلام یکسان ہی ہے - کیوں کہ وہ نیک اعمال کرنے سے راگ کے درجہ کو یعنی عالم الغیب کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں - اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں اس سے ऋषभ देव (رشبہ دیو) سے لے کر بھگوان مہابیر تک سبھی یقین صادق - علم صادق - عمل صادق سے نجات پاتے ہیں - اسی سے یکساں فرمان کرتے ہیں -

شری رشبہ دیو فرماتے ہیں

सूत्र :— तिविहेण वि पाण मा हणे,
आयहिते अणियाण संवुडे।
एवं सिद्धा अणंतसो,
संपइ जे अणागयावरे ॥ ११ ॥

(۱۱) اسے فرزندو - جو شخص اپنی بھلائی کے لئے جملہ اقسام جانوروں کی روحانی جسمانی - زبانی افعال سے ضایع نہیں کرتے ہیں اور حواس خمسہ پر قابو پا لیتے ہیں

وغیرہ ہونے والے تکلیف و آرام بھی مزدور ہیں۔
اعمال کے نیک و بد نتائج کے مطابق دوزخ و بہشت
نہیں ہیں۔ ایسا جو کہتے ہیں اون کا علم صادق دنیوی
محبت میں پھنسنے ہونے سے اور برے اعمال سے
چھپا ہوا ہے۔

मूल :— गारं पि अ आवसे नरे,
अणुपुव्वं पाणेहिं संजए।
समता सव्वत्थ सुव्वते,
देवाणं गच्छे सलोगयं ॥ ९॥

(۹) اے فرزندو۔ جو آدمی دنیا میں رہ کر بھی
نیک کلام (دہرم) سنگھ کے سلسلہ وار جانداروں
پر رحم رکھتا ہو وہ دنیا دار بھی اس قسم کے اعمال کرتا
ہوا بہشت کو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے نجات بھی
نزدیک ہے۔

سری سودہرما سوامی فرماتے ہیں

मूल :— अभविंसु पुरा वि भिक्खुवो,
आएसा वि भवंति सुव्वता।
एयाइं गुणाइं आहुते,
कासवस्स अणुधम्म चारिणो ॥ १०॥

मूल :— अद्दक्खुव दक्खुवाहियं,
सद्दहसु अद्दक्खुदंसणा।
हंदि हु सुनिरुद्धदंसणे,
मोहणिज्जेण कडेण कम्मुणा॥८॥

(۸) اے فرزندو۔ اعمال کے نیک و بد نتائج ہوتے ہوئے بھی جو اون کو نہیں مانتا ہے۔ چشم بینا کے ہوتے ہوئے بھی نابینا ہے۔ ایسے کو کہنا پڑتا ہے کہ جنہوں نے ظاہری صورت میں اپنے علمِ غیب کی طاقت سے بہشت دوزخ معلوم کئے ہیں۔ اون کی زبان کو وہ صحیح مانیں۔ اور اون کے بتلائے ہوئے احکام کو مان کر اون کے مطابق عمل کرے۔

اے لاعلم انسانوں تم کہتے ہو کہ موجودہ زمانہ میں جو ہوتا ہے وہ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایسا کہنے سے تمہارے باپ اور دادا بھی عدم وجود ہی مقصود ہوئے (تو سوال پیدا ہوتا ہے) کہ تمہاری پیدائش کیسی ہوئی۔ باپ کے بغیر بیٹے کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ یعنی زمانے گذشتہ میں بھی باپ تھا۔ ایسا ضرور ماننا ہوگا۔ اسی طرح گذشتہ اور موجودہ زمانے میں دوزخ بہشت

خود ہی ایسے کام کئے ہیں کہ انکا بدلہ پائے بغیر رہائی نہیں پا سکتے ہیں۔

मूल :— विरया वीरा समुट्ठिया,
कोहकायरियाइ पीसणा।
पाणा या हणंति सव्वसो,
पावाओ विरयाभिनिव्वुडा ॥५॥

(۵) اے فرزند۔ کوئی آدمی جنگ و جدل و قتل وغیرہ وغیرہ سے بہادر نہیں ہو سکتا ہے۔ بہادر تو وہی آدمی ہے جو عیش و آرام دنیوی سے نفرت کر لیتا ہے و نیک چال چلن میں ہوشیاری سے کام لیتا ہے۔ غصہ۔ غرور۔ دغابازی۔ طمع۔ ان کو اپنا جانی دشمن سمجھ کر ان پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ جسمانی روحانی۔ اور زبانی افعال سے دوسروں کے حق میں نقصان نہ ہو۔ ایسا خیال رکھتا ہے اور جانداروں کی جان ضائع کرنے وغیرہ میں متنفر ہو کر خوش حال رہتا ہے۔

मूल:— जे परिभवइ परं जणं,
संसारे परिवत्तई महं।
अदु इंखिणिया उ पाविया,

मूल :— मायाहिं पियाहिं लुप्पइ,
नो सुलहा सुगई य पेच्चओ।
एयाइं भयाइं पेहिया,
आरंभा विरमेज्ज सुव्वए ॥ ३॥

(۳) اے فرزندو- والد والدہ وغیرہ رشتہ داران کی محبت میں پھنکر جس آدمی نے دہرم نہیں کیا وہ اوسی وجہ سے تکلیفات دنیا ہر قسم کو برداشت کرتا ہوا ہر طرف پھرتا رہتا ہے اور اوسکو عاقبت میں بھی اچھی جگہ دستیاب نہیں ہوتی ہے۔ ایسی باتوں کا خیال کرکے جور و ظلم عیش و آرام دنیوی جھوٹ۔ چوری۔ بدکاری وغیرہ افعال بد سے نفرت کرے وہی انسانی ہستی کو نیک بنانے والا ہے

मूल :— जमिणं जगती पुढो जगा,
कम्मेहिं लुप्पंति पाणिणो।
सयमेव कडेहिं गाहइ,
णो तस्स मुच्चेज्जऽपुट्ठयं ॥४॥

(۴) اے فرزندو- جو دوسروں کو تکلیف دینے میں کوتاہی نہیں کرتے ہیں- وہ ہر اجسام میں و ہر جگہ پیدا ہوکر تکلیفات اوٹھاتے رہتے ہیں- کیوں کہ اونھوں نے

(۱) اے فرزندو - یقین صادق - عمل صادق کو حاصل کرو
سب طرح کے اسباب میسّر ہوتے ہوئے بھی کارِ خیر کو
کیوں حاصل نہیں کرتے ہو - اگر انسانیت میں فہم و
فراست دھرم کو نہ کیا تو پھر دھرم فہم حاصل ہونا بہت
مشکل ہے - گیا ہوا وقت تمہارے لئے پھر واپس لوٹ
کر نہیں آنے کا - اور نہ جامۂ انسانیت ہر بار مل سکتا
ہے -

मूल :— डहरा बुड्ढाय पासह,
गब्भत्था वि चयंति माणवा।
सेणे जह वट्टयं हरे,
एवं आउ खयम्मि तुट्टई ॥२॥

(۲) اے فرزندو ! دیکھو کئی ایک زمانے طفولیت
میں ہی - اور کئی ایک ضعیفی میں جامۂ انسانیت کو چھوڑ
کر یہاں سے چلے جاتے ہیں - اور کئی ایک حالت حمل
میں ختم ہو جاتے ہیں - جیسے باز اچانک بٹیر کو آدبوچتا
ہے - اسی طرح قضا بھی آدبوچتی ہے -

کو ترک کرکے سب سے پہلے سادھو ہی ہوگئے اور ترتنکر بھی پہلے ہی ہوگئے -
اور عالم الغیب بھی پہلے ہی ہوگئے ہیں - انہیں نے اپنے بیٹوں کو عاقبت یعنی نجات کی راہ
دکھلائی ہے وہ اس باب میں ہے - انکے بعد آخری چوبیسویں ترتنکر یعنی دھرم اوتار بھگوان مہابیر ہوئے ہیں

ادم

باب چہار دہم

دربارہ اظہار ترک دنیا

شری بھگوان رشبھ دیو اپنے فرزندوں کو نصیحت فرماتے ہیں

—— ⁂ ——

मूल:— संबुज्झह किं न बुज्झह,
संबोही खलु पेच्च दुल्लहा।
णो हूवणमंति राइओ,
नो सुलभं पुणरावि जीवियं॥१॥

× نوٹ :- اس باب میں بھگوان رشبھ دیو جی کا اپدیش ہے جو کہ اس دنیا میں سب سے پہلے راجا ہو کر قاعدہ راج کا انہیں نے بتلایا ہے اور پھر انھوں نے دنیا کو ہیچ سمجھ کر تخت تاج نہ

ہیں - اور وہ اپنی عمر میں سے کسی قدر حصہ عمر کا بعوض
اس ختم شدہ عمر والے کے لئے موت کو دے کر اُسے
بچا نہیں سکتے ہیں۔

मूल:— इमं च मे अत्थि इमं च नत्थि,
इमं च मे किच्चमिमं अकिच्चं।
तं एवमेवं लालप्पमाणं,
हरा हरंति त्ति कहं पमाए ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - یہ میرا ہے - یہ میرا نہیں ہے - یہ
کام کرنا ہے - یہ غیر مفید ہو یا وغیرہ کا کام کرنے کا
نہیں ہے - اسی طرح بولنے والوں کی عمر تو شب و روز
سے قہر ہوتی جاتی ہے - پھر کاہلی کیوں کرتے ہو۔
یعنی ایک طرف میرے اور تیرے کا خیال اور کرنے نہ
کرنے واجب یا ناواجب کی فکر رہتی ہے - اور دوسری
طرف وقت بطور چور کے عمر کو ختم کرتا ہے - اس واسطے
جلدی سے جلدی خبردار ہو کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے
میں کوشاں عمدہ کاموں کے کرنے میں مستعد ہو جانا
چاہئے۔ فقط۔

باب سیزدہم ختم ہوا

اور اون گنہگاروں کو دوزخ ہوتی ہے جہاں پر اُن کو
بہت بھاری تکلیف ہوتی ہے -

मूल :— सव्वं वि लविअं गीअं,
सव्वं नट्टं विडंविअं।
सव्वे आहरणा भारा,
सव्वे कामा दुहावहा ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم - گیت وغیرہ جتنے ہیں وہ رونے کے
برابر ہیں - جس قدر ناچ ہیں وہ فضول یعنی بیگار کے
برابر ہیں - تمام جواہرات لگے ہوئے زیورات وزن
کے برابر ہیں اور تمام عیش وآرام مثلہ تناسخ میں مبتلا
رکھنے والے ہیں -

मूल :— जहेह सीहो व मियं गहाय,
मच्चू नरं नेइ हु अन्तकाले।
न तस्स माया व पिआ व भाया,
कालम्मि तम्मं सहरा भवंति॥२३॥

(۲۳) اے گوتم - جس طرح شیر دوڑتے ہوئے آہو
(मृग) کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے - اسی طرح موت بھی
انسان کو ختم کر ڈالتی ہے - اوس وقت اوس کے
والدین جادر وغیرہ کوئی بھی مددگار یا حصہ دار نہیں بنتے

(۲۰) اسے گوتم - اوّل تو وہ نا اُمید اشخاص عیش و آرام دُنیوی میں غلطاں و پیچاں ہوکر افعال بد کے مرتکب ہوتے ہیں - پھر جب اون افعال بد کے پاداش کا وقت قریب آتا ہے تو اوس وقت وہ امراض سخت میں مبتلا ہوجاتے ہیں - اوس وقت اون کو بڑی پشیمانی ہوتی ہے اور تکلیفات دوزخ کو خیال و محسوس کرتے ہوئے پریشان ہوتے ہیں - اور اپنے کئے ہوئے افعال بد کی نتائج کو خیال کرکے بہت بھاری تکلیفات پاتے ہیں -

मूल :— सुआ मे नरए ठाणा,
असीलाणं च जा गई।
बालाणं कूरकम्माणं,
पगाढा जत्थ वेयणा ॥ २१ ॥

(۲۱) اسے گوتم - دہریا لوگ بہشت و دوزخ کو نہ مانکر خوب گناہ کرتے ہیں - اور جب اون گناہوں کا وقت نمود قریب آتا ہے تو اوس وقت اونکو کچھ غیر مفید معلوم ہونے لگتا ہے - تب وہ کہتے ہیں کہ سچ ہے ہم نے عالموں سے سنا ہے کہ دوزخ میں گنہگاروں کے لئے کہنیاں و تیرلی ندی و تیزہ جگہ ہیں कुम्भिया

گوشت خورد و نوش کرنے میں ہی زندگی خود کی نیک مانتا ہے۔

मूल :— कायसा वयसा मत्ते,
विते गिद्धे य इत्थिसु।
दुहओ मलं संचिणइ,
सिसुणागु व्व मट्टियं ॥ १६ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ روحانی و جسمانی و لفظانی تکبرانہ خیال والے ناامید آدمی مال و آرام و عورتوں میں مبتلا ہوکر دُنیوی معاملات سے وہ بڑے بڑے گناہوں کا اپنی روح پر بوجھ لاد رہے ہیں۔ مگر اون افعال کے زمانہ طلوع میں جس طرح ایک کیڑہ مٹی میں پیدا ہوکر بہر مٹی ہی سے لپٹ جاتا ہے۔ اور آفتاب کی گرمی سے وہ مٹی خشک ہونے پر وہ کیڑہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اِسی طرح وہ ناامید آدمی بھی تکلیفات تناسخ کو اُٹھاتے رہیں گے۔

मूल:— तओ पुट्ठो आयंकेणं,
गिलाणो परितप्पइ।
पभीओ परलोगस्स,
कम्माणुप्पेहि अप्पणो ॥ २० ॥

मूल :— हत्थागया इमे कामा,
　　कालिया जे अणागया ।
को जाणइ परे लोए,
　　अत्थि वा नत्थि वा पुणो ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم - جاہل مطلق دہریہ اس طرح کہتے ہیں کہ اے ایمان لانے والو یہ افعال مباشرت واقعی طور پر مل رہے ہیں ۔ ان کو ترک کر دینے پر عاقبت میں ان سے بھی زیادہ آرام ملے گا ۔ ایسا تم کہتے ہو ۔ مگر یہ تو آئندہ کی بات ہے ۔ کون جانتا ہے کہ دوزخ و بہشت و نجات ہیں یا نہیں ۔

मूल :— जणेण सद्धिं होक्खामि,
　　इइ बाले पगब्भइ ।
काम भोगाणुराएणं,
　　केसं संपडिवज्जइ ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - وہ جاہل مطلق پھر بولتے ہیں کہ اس قدر بد افعال والوں کا عاقبت میں جو کچھ ہوگا وہ ہمارا بھی ہو جائے گا ۔ کیا وہ سب کے سب بے وقوف ہیں ۔ اسی طرح سے بولنے والے جاہل اے گوتم ۔ آخر کار دنیا افعال مباشرت میں مبتلا اشخاص یہاں اور عاقبت

کرنے میں دریغ نہیں کرتا ہے۔
اسی طرح تم بھی کاہلی کو چھوڑ کر نیک کام تا زیست (زندگی بسر کرنے میں عمدگی خیال کرو۔ (संयमी जीवन)

मूल :— जे गिद्धे कामभोएसु,
एगे कूडाय गच्छइ।
न मे दिट्ठे परे लोए,
चक्खुदिट्ठा इमा रई ॥ २४ ॥

(۱۴) اے گوتم - جو افعال مباشرت میں ہر وقت غرق رہتا ہے۔ وہ جانداروں کو ضایع کرنے دروغ گوئی سے پرہیز نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر اوس سے کہا بھی جاوے کہ ان افعال کی بدولت تم دوزخی ہوگے اور افعال نیک کروگے تو بہشت میں آرام پاؤگے تو وہ کاہل وجود افعال بد کا مرتکب فوراً جواب دیتا ہے کہ عاقبت کی خبر کون جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے۔ بہشت اور دوزخ کس نے دیکھے ہیں۔

کاہل وجود نیک اعمال کے ذریعہ راہ نجات کو کچھ بھی لیتا ہے مگر طمع نفسانی کی طرف راغب ہوکر یافت شدہ راہ طریقت کو کھو بیٹھتا ہے۔ اور وہ تناسخ کی مصیبتوں کو برداشت کرتا رہتا ہے۔

ذریعہ سے نجات نہیں ملسکتی ہے۔ اس لئے وہ غرق آب محبت دُنیوی مثل شمع* نابود ہونے پر بھی راہ طریقت کے نمایاں ہوتے ہوئے بھی نابینا اختیار کرتے ہیں۔

मूल:— सुत्तेसु यावी पडिबुद्ध जीवी,
न वीससे पंडिए आसुपराणे।
घोरा मुहुत्ता अबलं सरीरं,
भारंड पक्खी व चरऽप्पमत्तो॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو آدمی مال و متاع کے تاثر سے خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اون کی عادات اور اوصاف کو عقلمند آدمی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے۔ اور نہ خود اون میں محو ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ وقت عمر کو ختم کرنے میں ہر لمحہ مستعد ہے اور یہ بھی نہیں ہوسکتا ہے کہ اِس جنم میں کسی موت کا مقابلہ ہوسکے اس واسطے جیسے भारंड पक्षी پرند جانور یعنی غذا حاصل

---

* نوٹ ۔۔ جس طرح جواہرات کا متلاشی چراغ کے ذریعہ پہاڑوں کی گپھاؤں میں جاتا ہے اور اوس چراغ کے ذریعہ گپھا دیکھ بھی لیتا ہے۔ مگر وہاں داخل ہونے پر اُنھوں نے چراغ کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اوسکی لاپرواہی سے چراغ نابود ہوگیا تو اُس حالت میں لا چراغ تکلیفات کا مقابلہ کرکے اپنی مصیبت میں جان کھو دیتے ہیں۔ اسطرح

मूल :— असंक्खयं जीविय मा पमायए,
जरोवणीयस्स हु नत्थि ताणं।
एअं वियाणाहि जणे पमत्ते,
कं नु विहिंसा अजया गहिंति ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم۔ انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جانے پر اس کا دوبارہ پیوند نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ یہ طوالت پا سکتا ہے۔ اس واسطے کار ثواب میں تساہلی مت کرو اگر کوئی بحالت ضعیفی کسی سے پناہ لینا چاہے تو اوس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتا ہے تو خیال کرو پھر کاہل جانداروں کی جان لینے والا جنھوں نے حواس خمسہ پر بھی قابو نہیں پایا ہے۔ وہ عالم بالا میں کس کی پناہ لیویں گے۔ اور وہاں کی تکلیفات سے اون کو کون نجات دلا سکتا ہے یعنی کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

मूल :— वित्तेण ताणं न लभे पमत्ते,
इमम्मि लोए अदुवा परत्था।
दीवप्पणट्ठेव अणंत मोहे,
नेयाउयं दट्ठुमदट्ठुमेव ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ کار ثواب میں تساہل کرنے والے اشخاص کو اس دنیا اور عاقبت دونوں جگہ مال و زر کے

मूल :— कोहो पीइं पणासेइ,
माणो विणयनासणो।
माया मित्ताणि नासेइ,
लोभो सव्वविणासणो ॥९॥

(۹) اے گوتم - غصہ ایسی بُری شے ہے کہ وہ باہمی تعلقات کو فوراً توڑ دیتا ہے - اور تکبر سادگی و عاجزی کو اپنی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتا ہے - اور دغابازی سے رفاقت دور ہو جاتی ہے - اور طمع تمام اوصاف حمیدہ پر پانی پھیر دیتا ہے - اس واسطے غصہ - تکبر - دغا - اور طمع اِن چاروں سے ہمیشہ کنارہ کرنا چاہیئے -

मूल :— उवसमेण हणे कोहं,
माणं मद्दवया जिणे।
मायं मज्जवभावेण,
लोभं संतोसओ जिणे ॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - اِس بمار غصہ کو استقلال سے اور تکبر کو عاجزی سے - دغا و فریب کو صاف دلی سے اور طمع کو صبر سے فتح کرو - اِن چاروں عیبوں پر قابو پائے بغیر نجات ملنا دشوار ہے کہ جہاں پہونچ جانے کے بعد واپس آکر تکلیفات پانے کا کام نہیں رہتا -

मूल :— पुढवी साली जवा चेव,
हिरराणं पसुभिस्सह।
पडिपुराणं नालमेगस्स,
इइ विज्जा तवं चरे ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - وہاں جو سونا چاندی گائے بھینس وغیرہ سے بھری ہوئی زمین بھی کسی ایک آدمی کی تمناؤں کو پورا کرنے میں ناکامیاب ہے تو ایسا سمجھ کر ریاضت کے ذریعہ راہ راست میں گھومتے ہوئے طمع کو ختم کرنا چاہیئے - جس سے اوس کے حق میں فائدہ ہو -

मूल :— अहे वयइ कोहेणं,
माणेणं अहमा गई।
माया गइपडिग्घाओ,
लोहाओ दुहओ भयं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - جب روح غصہ آور ہوتی ہے تو اوس غصہ کے باعث اوسکو دوزخ وغیرہ میں جگہ ملتی ہے - اور غرور کرنے سے وہ ہلکی جگہ پاتی ہے - دغا بازی کرنے سے بہشت وغیرہ عمدہ جگہ ملنے میں رکاوٹ ہوتی ہے - اور طمع کرنے سے دُنیا اور عاقبت میں خوف پیدا کرتا ہے -

मूल :— कसिणं पि जो इमं लोगं,
पडिपुण्णं दलेज्ज इक्कस्स।
तेणावि से न संतुस्से,
इइ दुप्पूरए इमे आया ॥ ५॥

(۵) اے گوتم - کسی آدمی کو جواہرات ہر قسم کے یعنی - ہیرا - پنا - موتی - وغیرہ وزر نقد و غلہ ہر قسم سے پوری زمین کوئی دیدیوے تاہم بھی اوسکو صبر نہیں ہوتا ہے - ایسی روح کی تمناؤں کا پورا کرنا بہت مشکل ہے -

मूल :— सुवण्णरुप्पस्स उ पव्वया भवे,
सिया हु केलाससमा असंखया।
नरस्स लुद्धस्स न तेहिं किंचि,
इच्छा हु आगाससमा अणंतिया ॥ ६॥

(۶) اے گوتم - کیلاش پہاڑ جیسے عرض و طول والے بے شمار پہاڑوں کے برابر سونا چاندی کے انبار کے طمع نفسانی والے کو دستیاب ہو جاویں تاہم اوسکی طمع ختم نہیں ہوتی ہے - کیونکہ جس طرح فلک لامحدود ہے اسی طرح اوس طمع والے شخص کی تمناؤں کی بھی کوئی حد نہیں ہے

(۳) اے گوتم - جو خفیف عقل والا آدمی ہے اور وہ اپنے ہی کو تپاگی اور عالم سمجھتا ہے اور سب کو اپنی نگاہ میں دوسروں کو ہیچ سمجھتا ہے - یہ خیال کرتا ہے کہ میرے سوائے نیک (سخی) زندگی بسر کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے - جس طرح میں فہم و فراست والا ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے - اسی طرح کی وہ شہرت کرتا پھرتا ہے - بلکہ اپنی نظر میں دوسروں کو لاعلم محض انسان خیال کرتا ہے ایسا متعصبی انسان یافتہ شدہ اشیاسے کو بھی کھو کر نیچی حالت میں گر جاتا ہے -

मूल:— पूयणट्ठा जसोकामी,
माणसम्माणकामए।
बहुं पसवइ पावं,
मायासल्लं च कुव्वइ ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جو شخص خدمت مراتب شہرت اور تعظیم کا خواہاں ہے اور اوس میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے افعال بدکار استعمال کرکے خود کے لئے عذاب سب سے پیدا کر لیتا ہے اور وہ دغا کرنے میں بھی کمی نہیں کرتا ہے -

یعنی پانی دینے سے درخت سرسبز ہوتا ہے۔ اسی طرح
غصہ وغیرہ سے روح تناسخ کو بڑھاتی ہے۔

मूल :— जो कोहणो होइ जगय भासी,
विओसियं जे उ उदीरएज्जा।
अंधे व से दंडपहं गहाय,
अविओसिए धासति पावकम्मी ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ جو عادتاً غصہ آور ہو وہ اپنی اس
عادت سے جو دُنیا میں جانداروں نے پہلے کئے ہوئے
اعمال سے لنگڑے۔ اندھے۔ بہرہ وغیرہ صفات پائی
ہیں۔ اون ہلکی باتوں کو اپنی زبان کے ذریعہ سامنے رکھ
دیتا ہے۔ اور پہلے کسی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی وہ رفع
ہو چکی ہے۔ جس کو دوبارہ سرسبز کر دیتا ہے۔ جیسے۔
اندھا آدمی لکڑی لے کر راستہ چلتے وقت مویشی سے ٹھوکر
کھا کر تکلیف اوٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ غصہ باز بھی مثلہ
تناسخ میں ہر قسم کی تکلیف کو اوٹھاتا رہتا ہے۔

मूल :— जे आवि अप्पं वसुमंति मत्ता,
संखाय वायं अपरिक्ख कुज्जा।
तवेण वाहं सहिउ त्ति मत्ता,
अण्णं जणं पस्सति बिंबभूयं ॥३॥

मूल :— कोहो अ माणो अ अणिग्गहीआ,
माया अ लोभो अ पवड्ढमाणा।
चत्तारि एए कसिणा कसाया,
सिंचंति मूलाइं पुणब्भवस्स ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جس روح نے غصہ اور غرور کو اپنے قبضہ میں نہیں کیا ہے اور دغابازی طمع کو بے حد ترقی دے رکھا ہے وہ روح مثل تناسخ میں پڑجاتی ہے - یہاں پر تناسخ کا مسئلہ مانند درخت جڑ کے ہے - غصہ غرور - دغابازی - طمع - یہ چاروں مثل پانی کے ہیں -

(۱۶) اے گوتم - اس روح کو جب دوسرے وجود میں جانے کا آخری وقت آتا ہے - اوس وقت اسکی دلی خواہش اپنے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے مطابق ہی بن جاتی ہے - اور وہ اوسی خیال کے مطابق یعنی اپنے کئے ہوئے کرموں کے موافق ہی اوسکو دوسرا وجود ملتا ہے -

मूल :— तम्हा एयासि लेसाणं,
अणुभावं वियाणिया ।
अप्पसत्थाओ वज्जित्ता,
पसत्थाओऽहिट्ठिए मुणी ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - نیک و بد لیشیا کو جاننے والے با علم سادہو اسی طرح پر ہر چھ لیشیاؤں کا مطلب سمجھکر برے خیالات کو کبھی اپنے اندر جاگزیں نہ ہونے دیتے - اور نیک خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں -

---
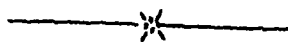
باب دوازدہم ختم ہوا

لے جانے والی ہیں۔ اسی طرح پر جاری اور غیر منسوب خیالات میں مستغرق رہنا باعث دوزخ اور نہایت تکلیف کی دینے والی ہیں ان ہر سہ لیشیہ کا اپنے اوپر کبھی اثر نہ ہونے دے۔

मूल :— तेउ पम्हा सुक्का,
तिरिणा वि एयाओ धम्मलेसाओ।
एयाहिं तिहिं वि जीवो,
सुग्गइं उववज्जइ ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم - تیجو - پدم - شکل - یہ تینوں لیشیہ انسان کو اعمال نیک میں لگانے والی ہیں۔ اسی طرح نیک کام نیک خیالات میں رہنے سے انسان کی اس جگہ بھی تعریف ہوتی ہے - اور اس دار فانی سے رحلت اختیار کرنے پر وہاں بھی اچھی جگہ دستیاب ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت کو ظاہر و باطن ہمیشہ صاف و صفاف رکھے

मूल :- अन्तोमुहुत्तम्मि गए,
अंतमुहूत्तम्मि सेसए चेव।
लेसाहिं परिणयाहिं,
जीवा गच्छंति परलोयं ॥ १६॥

सुक्कलेसं तु परिणमे ॥ १३॥

(۱۲ و ۱۳) اے گوتم - جو آدمی خیالات خراب کو چھوڑ کر ہر وقت کار ثواب میں دلی توجہ رکھتا ہو - غصہ - تکبر - دغا بازی - طمع وغیرہ چھوڑ کر صابر و مطمئن رہتا ہے اور جس نے ایمان صادق - عمل صادق - علم صادق - سے اپنی روح پر قابو پایا ہے - اور چلنا - نشست برخاست خورد و نوش وغیرہ تمام کاموں میں جو صبر و استقلال سے کام لیتا ہے - اور جس نے افعال جسمانی و روحانی - زبانی کو خراب رغبتوں سے روک لیا ہے - محبت والا ہو یا ترک محبت والا ہو - چہرہ جس کا صاف ہے جو حواس خمسہ کے آرام کو خراب سمجھ کر نفرت کرتا ہے - وہی روح شکل لیشیہ ہے یعنی (سفید رنگ کے دل والا) ہے مرد ہو یا عورت یہ فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتا ہے۔

मूल:— किराहा नीला काऊ,
तिरिण विसया ओ-अहमलेसाओ।
एयाहिं तिहिं वि जीवो,
दुग्गइं उववज्जइ ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - کرشن - نیل - اور کاپوٹ یہ ہر سہ لیشیہ انسان کو عذابوں میں مبتلا کر (دوزخ) نیچے

उवसंते जिइंदिए।
स्यजोग समाउत्ते।
पम्हलेसं तु परिणमे ॥ ११ ॥

(۱۰ و ۱۱) اسے گوتم - جس میں غصہ - تکبر - دُنیوی کاروبار میں دغابازی و طمع نفسانی کم ہیں اور وہ ہمیشہ ہر وقت خوش و خرّم رہتا ہے - اپنی روح پر قابو پاکر روحانی - جسمانی - زبانی - اعمال میں قواعد یعنی شاستر کے مطابق ریاضت کرتا ہو - ہر ایک کار دُنیوی میں دُور اندیشی سے عمل کرتا ہو - شیریں کلام و ہر عضو جسمانی کو بحفاظت رکھتا ہو - حواس خمسہ پر قابو پایا ہے ایسے خیالات کو پدم لیشیہ یعنی (زرد رنگ کے دل والا) کہتے ہیں جو خواہ مرد ہو یا عورت ایسے خیال والا مرکر عالم بالا میں اچھی جگہ پاتا ہے

मूल :— अट्टरुद्दाणि वज्जित्ता,
धम्मसुक्काणि झायए।
पसंत चित्ते दंतप्पा,
सुमिए गुत्ते य गुत्तिसु ॥ १२॥
सरागो वीयरागो वा,
उवसंते जिइंदिए।
स्यजोगसमाउत्ते,

सच्चजोगसमाउत्तो,
तेऊलेसं तु परिणामे ॥९॥

(۸ و ۹) اے گوتم - جس کی عادت ملایم ہے اور مستقل مزاج ہے - ظاہر اور باطن یکساں ہے - ہنسی مذاق نہیں کرتا ہے - بڑوں کا ادب کرکے جس نے اپنی عزت پیدا کی ہے - اور حواس خمسہ پر قابو پایا ہوا ہے - جسمانی - روحانی زبانی - ہر طریق سے کبھی کسی کا بُرا نہ چاہتا ہو - شاستروں کے احکام کی جس نے تعمیل کی ہے اور ریاضت کرنے میں دریغ نہ کرنے والا ہو - کار ثواب میں دلچسپی رکھتا ہو - چاہے اوس کی جان جوکھوں میں پڑ جائے مگر کار ثواب سے کبھی گریز کرنے والا نہ ہو - گفتار ملایم ہو - دوسروں کا خیر خواہ ہو وغیرہ وغیرہ - ایسے نجات کا راستہ تلاش کرنے والے خیالات رکھنے والا آدمی ہو خواہ عورت فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتے ہیں -

मूल:— पयणुक्कोहमाणे य,
साया लोभे य पयणुए।
पसंतचित्ते दंतप्पा,
जोगवं उवहाणवं ॥ १० ॥
तहा पयणुवाई य,

काऊ लेसं तु परिणमे ॥ ७ ॥

(۶ و ۷) اے گوتم - جو گفتگو اچھی نہ کرتا ہو - برتاؤ بھی جس کا ٹیڑھا بانکا ہو - دوسروں کو معلوم ہو۔ ایسا برتاؤ اندرونی دغابازی سے کرتا ہو - یعنی صاف دلی نہ ہو - اپنے عیبوں کو پوشیدہ رکھنے میں مستعد رہتا ہو - جس کے تمام دن بھر کے کاروبار فریب اور دغابازی سے بھرے ہوئے ہوں - اور غلط باتوں میں دلچسپی بنی رہتی ہو - کبھی ناواجب کام بھی کر بیٹھتا ہو - اور ایسا کلام کہتا ہو - جس سے غیروں کو تکلیف پہونچتی ہو - دوسروں کی چیز چرا کر کھانے میں زندگی جائز مانتا ہو - اور دوسروں کے آرام کو دیکھ کر ناراض رہتا ہو - وغیرہ وغیرہ اس قسم کی عادت والا مرد ہو یا عورت ہو وہ کاپوت لیشیہ یعنی آسمانی رنگ کے دل والا ہوتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

मूल :— नीयावित्ती अचवले,
अमाई अकुऊहले ।
विणीय विणए दंते,
जोगवं उवहाणवं ॥ ८ ॥
पियधम्मे दढधम्मे,
ऽवज्जभीरू हिएसए ।

नीलल्लेसं तु परिणमे ॥ ५॥

(۴ و ۵) اے گوتم - جو دوسروں کے علم و ہنر برداشت نہ کرکے شب و روز اُس سے کدورت رکھتا ہو - ہر وقت غصہ کرتا ہو - خورونوش کرکے خوب مُسٹنڈا بنا رہتا ہو - کبھی ریاضت نہ کرتا ہو - راست بازکے ساتھ دشمنی رکھنے والا ہو کار ثواب میں کاہلی دکھلاتا ہو - جان داروں کو ضایع کرنے میں کسی قدر بھی اپنے دل میں نہ ہچکچاتا ہو - دوسروں کے علم و ہنر کو دیکھ کرکے اوس میں عیب جوئی کرنے والا ہو - اور ناجائز کاموں میں بہادری دکھلانے والا ہو - جو روح اس قسم کے خیالات سے مخلوط ہو اوسکو نیل لیشیہ (نیلا رنگ کا دل والا) کہتے ہیں - اور ایسی عادت والا مرد ہو خواہ عورت ہو دوزخ میں جائے گا -

मूल :— वंके वंकसमायरे,
नियडिल्ले अणुज्जुए ।
पलि उंचगओवहिए,
मिच्छदिट्ठी अणारिए ॥ ६॥
उप्फालग दुट्ठवाई य,
तेणे आवि य मच्छरी ।
एअजोग समाउत्तो,

(۲ و ۳) اے گوتم - جس کی عادت اتلاف جان - دروغ گوئی - چوری - عیاشی - اور خود پسندی میں مخلوت ہو - اور باطن میں ہر ایک کے لئے برُے خیالات رکھتا ہو - اور دوسروں کے ساتھ سخت کلامی سے جو سُننے میں بُری معلوم ہو پیش آتا ہو - اور اوس کا صاف برتاؤ ہو - بلا واسطہ زمین - پانی - آگ - ہوا - نباتات وغیرہ کے اتلاف میں مستعد ہو ہمیشہ اس قسم کے کاموں میں رغبت رکھتا ہو اور اندرونی خیالات سے ہر وقت گناہ کرنے میں و مباشرت و پسندیدگی حواس خمسہ وغیرہ وغیرہ امورہائے ناجائز میں مشغول ہو - ایسی عادات والی روح کرشن لیشیہ والی جاننا چاہیئے - اور وہ عورت یا مرد فوت ہو کر دوزخ میں جاوے گا - اوپر جانے کے لئے اوسکو گنجایش نہیں ہے -

मूल :- इस्सा ऽअमरिस ऽपतवो,
ऽअविज्ज माया ऽअहीरिया।
गेही पऽओसे य सढ़े,
पमत्ते रसलोलुए ॥ ४॥
सायगवेसए य ऽआरंभा ऽअविरऽओ,
खुद्दो साहस्सिऽओ नरो।
सऽधजोग समाउत्तो,

(۱) कृष्णलेश्या (کرشن لیشیہ)
(۲) नील लेश्या (نیل لیشیہ)
(۳) कापोत लेश्या (کاپوت لیشیہ)
(۴) तेजो लेश्या (تیجو لیشیہ)
(۵) पद्म लेश्या (پدم لیشیہ)
(۶) सुक्ल लेश्या (شکل لیشیہ)

اے گوتم جی کے خواص یہ ہیں۔

मूल :— पंचासवप्पवत्तो,
तीहिं अगुत्तो छसु अविरओय।
निम्मारम्भ परिणओ,
खुद्दो साहस्सिओ नरो ॥२॥
निद्धंधस परिणामो,
निस्संसो अजिइंदिओ।
एअजोग समाउत्तो,
किराहलेसं तु परिणमे ॥३॥

---

(۴) تیجو لیشیہ وہ ہے کہ دوسروں کو لات گھونسہ مکے وغیرہ سے تکلیف پہنچائے اور خود کو عقلمند سمجھے۔
(۵) پدم لیشیہ وہ ہے جو گنہگاروں کو صرف لعنت ملامت کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔
(۶) شکل لیشیہ والا وہ ہے جو گنہگار سے بھی شیریں کلامی سے پیش آتا ہے۔

دُور ہیں -

मूल:- सएहिं परियाएहिं,
लोयं बूया कडे त्ति य।
तत्तं ते ण विजाणंति,
ण विणासी कयाइ वि ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - جو لوگ اس سنسار کے متعلق مختلف قسم کی رائے زنی کرتے ہیں - کوئی کہتا ہے اُس نے بنائی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اوس نے بنائی ہے - وہ سب کے سب گمراہ ہیں اور اونکا یہ محض خیال ہی خیال ہے - یعنی اصلیت سے بے بہرہ ہیں - کیونکہ یہ سنسار دائمی ہے - نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہوگی ہاں بلحاظ وقت تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے - مگر کُلّیتہً - بیخ کنی اس کی کبھی نہیں ہوگی -

---

باب یازدہم ختم ہوا

کوئی کہتا ہے کہ برہما نے بنائی ہے۔ کوئی کہتا ہے ایشور نے جگت پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ست۔ رج۔ تم۔ اِن تینوں روپ پرکرتی نے رچائی ہے۔ کوئی ایسا کہتے ہیں کہ کانٹے نوک دار اور مور کے پنکھ طرح طرح کے رنگ دار اور گنے میں مٹھاس۔ لہسن میں بدبو اور گلاب میں خوشبو قدرتاً ہوتی ہے۔ ایسے ہی دُنیا بھی قدرتاً بنی ہے۔

کوئی اس طرح کہتے ہیں کہ اس دُنیا کے بنانے میں سویمبھو وشنو۔ تن تنہا تھے۔ جب اُنکو دُنیا بنانے کی فکر پیدا ہوئی تب ایک طاقت پیدا ہوئی۔ اوس کے پیچھے سارا برہمانڈ بنایا۔ تب دُنیا بہت لمبی اور چوڑی تیار ہو گئی۔ تب اون کو خیال آیا کہ دنیا کہاں رہے گی۔ اِس لئے اُنہوں نے موت بنائی۔ اوس موت نے دغا بازی کو پیدا کیا۔

کوئی ایسا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے برہما نے ایک انڈا بنایا۔ جب وہ ٹوٹ گیا۔ تو اوپر کے حصّہ کا آسمان اور نیچے کے حصّہ کا پاتال ہوا۔ اور درمیانی حصّہ میں سمندر۔ ندی۔ پہاڑ۔ گاؤں۔ حیوان۔ انسان وغیرہ وغیرہ بنائے گئے اسے گوتم۔ یہ سب طرح طرح کے بولنے والے سچائی سے

देवउत्ते अयं लोए,
बंभउत्ते ति आवरे ॥ १७॥
ईसरेण कडे लोए,
पहाणाइ तहावरे।
जीवाजीवसमाउत्ते,
सुह दुक्खस मन्निए ॥ १८॥
सयभुणा कडे लोए,
इति वुत्तं महेसिणा।
मारेण संथुया माया,
तेण लोए असासए ॥ १९॥
माहणा समणा एगे,
आह अंडकडे जगे।
असो तत्तमकासी य,
अयाणंता मुसं वदे ॥ २०॥

(۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) اے گوتم - اس دُنیا میں حیوانات-
نباتات جو آرام اور تکلیف محسوس کرنے والے وغیرہ سے
پرستار لبالب بھرا ہے - جس کے متعلق انواع اقسام
کی رائے ظاہر کرتے ہیں
کوئی کہتا ہے اس طرح کی دُنیا دیوتاؤں نے بنائی ہے -

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن طوطے میں کئی قسم کے رنگ ہوتے ہوئے بھی اوسکو سبز رنگ سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کروڑپتی کے پاس خواہ اوس کے پاس کسی قدر رقم کم ہو یا زیادہ لیکن وہ کروڑپتی ہی کہلاتا ہے اور جس بات کی مثال دی جائے وہ ہی مثال دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔
یہ دس اقسام کی باتیں سچی مانی جاتی ہیں۔

मूल :— कोहे मारो माया लोभे,
पेज्ज तहेव दोसे य।
हासे भए अक्खाइय,
उवघाए निस्सिया दसमा ॥९६॥

(۱۴) اسے گوتم۔ غصہ[۱]۔ غرور[۲]۔ دغابازی[۳]۔ طمع[۴]۔ پریم۔ دشمنی[۶]۔ ہنسی[۷]۔ یا خوف سے جو بات بولی گئی ہو وہ زبان دوسروں کی جان ضائع ہونے کے لحاظ سے جو بولی گئی ہو وہ گفتار دروغ ہے۔ اور ایسی زبان استعمال کرنے سے عاقبت میں نتیجہ خراب ملتا ہے۔ بناوٹی[۹] باتیں۔ اور دوسروں کی جان جاتی رہے۔ اوسکے متعلق زبان یہ سب جھوٹی سمجھی جاتی ہیں۔

मूल :— इणमन्नं तु अन्नाणं,
इहमेगेसि माहियं।

نہیں کہی جاسکتی۔

मूल :— जणवय सम्मय ठवणा,
नामे रूवे पडुच्च सच्चे य।
ववहार भाव जोगे,
दसमे ओवम्म सच्चे य ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم۔ جس ملک میں جو زبان بولی جاتی ہو اور وہ کثرت رائے سے مانی گئی ہو مثلاً لفظ पंक (پنک) سے اور چیز کے معنی بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر عام طور پر کنول کو ہی پنکج کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے ناپنے کا گز اور اشیائے کے وزن کرنے کے باٹ وغیرہ کو جس جگہ جیسا چاہا ویسا لمبا چوڑا یا وزن میں کم و بیش مقرر کر لیا ہو جو حکماً جائز ہو یا ناجائز ہو مگر جس کا جیسا نام عام طور پر مستعمل ہو ویسا بولتے ہیں اور جیسا نظر انداز ہو اوس کے مطابق بولنے میں زبان فصیح مانی جاسکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس اقسام کی گفتار کو عقلمندوں نے راست مانا ہے۔ اور ایک ہی شخص کو کوئی وجہ سے باپ اور بیٹا بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے ایک آدمی اپنے باپ کی جانب سے بیٹا ہے اور وہی شخص اپنے بیٹے کی حالت میں باپ کہلانے کا مستحق ہے اور آگ کے جلنے پر جو چولہا جل رہا ہے۔ یہ دنیوی مثلہ کہنے

اس کے کلام ناشایستہ وعیوب میں ہی پرم آنند مانتا ہے - مگر
ایسے آدمی کو آخیر میں نتیجہ خراب ہی برداشت کرنا پڑتا ہے
اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہوتا ہے -

सूत्र :— आहच्च चंडालियं कट्टु,
न निराह्विज्ज कयाइ वि।
कडं कडेत्ति भासेज्जा,
अकडं णो कडेत्ति य ॥ १३॥

(۱۳) کبھی غصہ کی حالت میں کسی سے کوئی الفاظ ناشایستہ
سرزد ہو بھی گئے ہوں تو اوسکا گناہ مٹانے کے لئے معافی
کا طلب گار ہو کر قبول کر لینا چاہیئے - کہ میرے منہ سے ایسا
نکل گیا تھا - اور اگر نہیں کہا ہے تو ویسا کہدینا چاہیئے -

सूत्र :— पडिणीयं च बुद्धाणं,
वाया अदुव कम्मुणा।
आवी वा जइ वा रहस्से,
णेव कुज्जा कयाइ वि ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - زبان بولتے وقت کیا عالم - کیا معمولی ہر
اقسام کی روحوں کے ساتھ تلخ بیانی کبھی استعمال نہیں
کرنی چاہیئے - اور جسمانی اعمال سے کیا عقب میں اور کیا روبرو
میں دشمنی پیدا کرنے والی گفتگو کا استعمال کرنا دانشمندی

(۱۰) اے گوتم۔ جو غصّے میں اور روبرو کسی کے لئے کلام ناشائستہ نہیں بولتے ہیں۔ مثلاً تو چور ہے۔ اور مخنّث کو کہنا کہ تو کاہل ہے۔ ایسی تلخ گفتار جو کبھی نہیں بولتے ہیں وہ انسان قابلِ تعظیم ہیں۔

मूल :— जहा सुणी पूइकण्णी,
निक्कसिज्जइ सव्वसो।
एवं दुस्सील पडिणीए,
मुहरी निक्कसिज्जइ ॥ २१ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ جس طرح سڑے ہوئے کان والی کُتیا کو ہر جگہ سے فوراً نکالا جاتا ہے اسی طرح بدچلن و بدکلام آدمی کو بھی ہر جگہ سے پھٹکار ہی ملتی ہے اور وہاں سے نکالا جاتا ہے۔

मूल :— कणकुंडगं चइत्ताणं,
विट्ठं भुंजइ सूयरे।
एवं सीलं चइत्ताणं,
दुस्सीले रमई मिए ॥ २२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جس طرح سُوّر غلّہ کی چیز کو چھوڑ کر غلاظت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اسی طرح سے بے وقوف آدمی اچھے چال چلن و شیریں زبانی وغیرہ کو چھوڑ کر برخلاف

वइमए कराएासेर स पुज्जो ॥८॥

(۸) اے گوتم - خوش وخرم آدمی مطلب براری کے لئے ہر طرح کی تکلیفات بخوشی برداشت کرتا ہے - مگر اوسکو خار کلام برداشت ہونا بہت ہی مشکل ہے لیکن جو بلا کسی قسم کی مطلب براری کے خار کلام کو برداشت کر لیتا ہے اوسکو جامۂ انسانیت سے ملبوس و عقلمند سمجھنا چاہیئے -

मूलः— मुहुत्त दुक्खा उ हवंति कंटया,
अओमया ते वितओ सुउद्धरा।
वाया दुरुत्ताणि दुरुद्धराणि,
वेराणु बंधीणि महब्भयाणि ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم - کانٹے کی تکلیف تھوڑی دیر میں رفع ہو جاتی ہے - اور تیر آہنی لگا ہوا بھی سہولیت سے نکالا جا سکتا ہے - لیکن سخت کلامی کا اثر بہت عرصہ تک دور ہونا مشکل ہے - کیوں کہ ایسے الفاظ سے جو دشمنی پیدا ہو جاتی ہے وہ بہت بڑے نقصان پیدا کرتی ہے -

मूल :— अवएणवायं च परं मुहस्स,
पच्चक्खओ पडिणीयं च भासं।
ओहारिणिं अप्पियकारिणिं च,
भासं न भासेज्ज सया स पुज्जो ॥१०॥

वाहिअं वा वि रोगी त्ति,

तेणां चोरे त्ति नो वए ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جو انسان کہلانے کے مستحق ہیں - وہ کانے کو کانا - مخنث کو مخنث - بیمار کو مریض - سارق کو دزد - ایسا نہیں بولتے - کیوں کہ گفتار تو صحیح ہے مگر ایسا راست بولنے سے اون کے دلوں کو صدمہ پہنچتا ہے - اس لئے عقلمند آدمی ایسی گفتار سے پرہیز کرتے ہیں -

मूल :— देवाणां मणुआणां च,

तिरियाणां च वुग्गहे।

अमुगाणां जओ होउ,

मा वा होउ त्ति नो वए ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - دیوتا - انسان - فرشتہ - وغیرہ میں جھگڑا ہوتا ہو تو اس کے متعلق قبل از اختتام اوس جھگڑے کے اظہار رائے کرنا - کہ فلاں کی فتح ہوگی اور فلاں کی شکست ہوگی - جس سے ایک خوش اور دوسرا ناراض ہوتا ہے - ایسی گفتار عقلمند انسان نہیں بولتے ہیں کہ جس سے کسی کے دل کو ایذا پہونچے -

मूल :— तहेव सावज्जणुमोयणी गिरा,

ओहारिणी जा य परोवघाइणी।

मूल :— असच्चमोसं सच्चं च,
अणावज्जमकक्कसं।
समुप्पेहमसंदिद्धं,
गिरं भासिज्ज पन्नवं ॥२॥

(۲) اے گوتم - جو بات راست بھی نہیں - دروغ بھی نہیں - اور دُنیا میں تمام استعمال بھی ہوتی ہو - اور وہ کسی کو بُری معلوم نہ ہو - جس کے کہنے میں کوئی شک بھی نہ ہو - ایسی بات کو عقلمند موقع اور غور کرکے بولتے ہیں -

मूल :— तहेव फरुसा भासा,
गुरुभूओवघाइणी।
सच्चा वि सा न वत्तव्वा,
जओ पावस्स आगमो ॥३॥

(۳) اے گوتم - جس راست بات کے اظہار سے بہت سے جانداروں کی جان ضایع ہوتی ہو ایسی راست گوئی بھی منع ہے - اگرچہ راست ہے - مگر اتلاف جان کا بکھیڑا پیدا کرنے والی ہونے سے اوس کا اظہار اِنسان کو گناہِ عظیم میں پہنچاتا ہے -

मूल :— तहेव काणं काणे त्ति,
पंडगं पंडगे त्ति वा

اوم

باب پانزدہم

دربارہ طرز گفتگو - یا وجاہت کلام

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— जा य सच्चा अवत्तव्वा,
सच्चामोसा य जा सुसा।
जा य बुद्धेहिऽणाइण्णा,
न तं भासिज्ज पन्नवं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - جو بات راست ہو اور اوس کے اظہار میں بجائے فائدہ کے نقصان پیدا کرنے والی ہو - یا اوس میں کسی قدر جھوٹ ملا ہوا ہو یا بالکل ہی دروغ ہو ایسے ہر قسم کے کلام رہنماؤں نے اپنے استعمال میں نہیں لئے - اس لئے عقلمند آدمیوں کو ایسے کلام نہیں بولنا چاہیئے -

मूल:— तिरणो हु सि अण्णवं महं,
किं पुण चिट्ठसि तीरमागओ।
अभितुर पारं गमित्तए,
समयं गोयम! मा पमायए॥२८॥

(۲۸) اے گوتم۔ جبکہ تم اپنے آپ کو دُنیوی دریائے ذخار سے پار کر لیا۔ تو پھر اپنے دل میں سمجھ کر کیوں رُک رہے ہو۔ اِس لئے نجات کے پانے میں غفلت مت کرو۔

मूल:— अकले वरसेणि मूसिया,
सिद्धिं गोयम! लोयं गच्छसि।
खेमं च सिवं अणुत्तरं,
समयं गोयम। मा पमायए॥ २९॥

(۲۹) اے گوتم۔ پرمانند پار پانے میں اچھے خیالات بطور سیڑھی کے ہیں۔ جس کے اوپر چڑھ کر بلا تکلیف کے تو مستقل رہنے والا ایسی پرمانند کی جگہ جب تجھے جانا ہی اس لئے دھرم کو استعمال کرنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔ اِس طرح رہنما کی مذکورہ بالا تمام نصیحتیں ہر ایک انسان کو اپنے لئے سمجھ کر عاقبت کو درست کرنا چاہئے اور غفلت کو ترک کرنا چاہئے۔

باب دہم ختم ہوا

मूल :— अवसोहिय कंटगापहं,
ओइण्णो सि पहं महालयं ।
गच्छसि मग्गं विसोहिया,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २६॥

(۲۶) اسے گوتم۔ مختصر دروغ راستے کو ترک کرکے عمدہ اور اعلیٰ سچے راستے کو جب تم نے پا لیا ہے اور اوسی راستے پر چل بھی رہے ہو تو اب خاص موکش کے مقام کو پہونچنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल :— अबले जह भारवाहए,
मा मग्गे विसमेऽवगाहिया ।
पच्छा पच्छाणुतावए,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २७॥

(۲۷) اسے گوتم۔ ایک کمزور انسان زیادہ وزن اوٹھا کر سخت راستے پر چلنے سے پشیمان ہوتا ہے۔ اسی طرح یقین صادق سے منکر ہوئے لوگوں کی باتوں پر چلنے سے اوہیں رنج اوٹھانا پڑے گا۔ اس لئے پھر رنج اوٹھانے کا موقع پیش نہ آوے۔ اس کو خیال کرتے ہوئے۔ اسے گوتم اب دھرم کی ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

मूल :— चच्चाण धणं च भारियं,
पव्वइओ हि सि अणगारियं।
मा वंतं पुणो वि आविए।
समयं गोयम! मा पमायए॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - مال اور اولاد کو ترک کرکے سادھو ہو گیا اس لئے استعمال شدہ اشیائے کو دوبارہ استعمال کرنے کی خواہش نہ کرکے دھرم کی ترقی کرنے میں غفلت چھوڑ دو -

मूल :— न हु जिणे अज्ज दीसई,
बहुमए दिस्सई मग्गदेसिए।
संपइ नेयाउए पहे,
समयं गोयम! मा पमायए॥२५॥

(۲۵) اے گوتم - میری غیبت میں لوگ یہ کہیں گے کہ آج رہنما نہیں ہے۔ لیکن اُنکا راستہ دکھایا ہوا موجود ہے اور اُس راستے کے بتلانے والے (مرشد یا گرو) بھی موجود ہیں - اس پر یقین صادق لاکر وے اپنی عاقبت دُرست کریں گے - تو میرے موجود ہوتے ہوئے نجات کے راستہ پانے میں ذرا بھی غفلت مت کرو-

صادق یقین ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ دُنیا میں بہت سے انسان دہریئے (ناستک) کے صحبت میں رہتے ہیں۔ اس لئے اے گوتم صادق یقین پاکر ترقی کرنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल :— धम्मं पि हु सद्दहंतया,
दुल्लहया कारण फासया।
इह कामगुणेहि मुच्छिया,
समयं गोयम! मा पमायए ॥२०॥

(۲۰) اے گوتم اگر دھرم شاستر کے مطابق صادق یقین ہو گیا تو صادق عمل کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ بہت سے انسان دُنیا کے تمام عیش و آرام میں مشغول ہیں۔ اس لئے اے گوتم ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

मूल :— परिजूरइ ते सरीरयं,
केसा पंडुरया हवंति ते।
से सोयबले य हायई,
समयं गोयम! मा पमायए ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - تمہاری ضعیفی عنقریب آرہی ہے۔ بال بھی سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔ جسم - ہاتھ - پیر - اِن تمام کی طاقت بہ نسبت پہلے کے بہت

मूल :— लध्दूण वि माणुसत्तणं,
आरिअत्तं पुणरावि दुल्लहं।
बहवे दसुआ मिलक्खुआ,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم - اگر اس روح کو انسانی جامہ مل بھی گیا تو آریہ دیش (نیک ملک) ملنا بہت ہی مشکل ہے کیوں کہ بہت سے برائے نام ہی ملکش ودیشوں میں انسان ہو ہو کر اور چوری وغیرہ خراب کام کر کے زندگی بسر کرتے ہیں - تو ایسے ملکشوں میں انسان کا پیدا ہونا بالکل بیکار ہے - اِس لئے اے گوتم آریہ دیش پاکر ترقی کرنے میں اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

मूल :— लध्दूणवि आरियत्तणं,
अहीणपंचिंदियया हु दुल्लहा।
विगलिंदिया हु दीसई,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - اگر روح کو انسانی جامہ اور آریہ دیش بھی مل گیا - لیکن حواس خمسہ کی طاقت کے ساتھ انسانی جامہ ملنا مشکل ہے - کیونکہ بہت سے انسان ایسے دیکھنے میں آتے ہیں جو اندریوں کی طاقت سے محروم ہیں

मूल :— देवे नेरइए अइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
इक्किक्कभवग्गहणे,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ دیوتاؤں (بہشت) میں یا دوزخ میں اگر پیدا ہوا تو وہاں بھی ایک ایک ہی جنم ہوتا ہے پھر مرنے پر وہاں سے انسان یا حیوان مطلق کے جامہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے اے گوتم ذرا بھی غفلت مت کر۔

मूल :— एवं भवसंसारे,
संसरइ सुहासुहेहिं कम्मेहिं।
जीवो पमायबहुलो,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم۔ اس طرح کے دُنیا درمیان میں اِدہر اُدہر اچھے بُرے اعمال کے ذریعہ سے پیدا ہو ہو کر اور مر مر کر بے انتہا وقت ضایع کیا۔ اِسی غفلت کے ذریعہ سے اس روح کو اِس لئے اے گوتم اِنسان کا جامہ پاکر ترقی کرنے میں اب ذرا بھی غفلت مت کرو۔

———— ✕ ————

समयं गोयम ! म पमायए ॥११॥

चउरिंदियकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखिज्जसंण्णियं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥१२॥

(۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اسے گوتم - اوسی طرح دو اندری والی
ارواح میں پھر اوسی طرح ۳ اندری والی ارواح میں
پھر چار اندری والی ارواح میں چند ماہ یا چند سال
تک رہ کر تمام وقت کو ضایع کرتا رہا -
اس لئے اسے گوتم اب ذرا بھی غفلت مت کر -

मूल :— पंचिंदियकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
सत्तट्ठभवग्गहणे,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥१३॥

(۱۳) اسے گوتم - پانچ اندری والوں میں یہ روح
جا کر پیدا ہو ہو کر زیادہ سے زیادہ وہاں رہی تو ۷-۸
جنم ختم کئے - اس لئے اسے گوتم وقت کو ضایع نہ کرکے
غفلت مت کر -

समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ९ ॥

(۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹) اے گوتم - مٹی کے اندر گیا تو وہاں پر پیدا ہو ہو کر مر کے بے انتہا وقت ضایع کیا - پھر پانی میں جا کر اور پیدا ہو ہو کر مر کے بہت سا وقت خراب کیا - پھر آگ میں جا کر اور وہاں بارہا پیدا ہو ہو کر مر کے بہت زیادہ وقت کا نقصان کیا - اسی طرح ہوا میں سب دنوں تک پیدا ہو ہو کر مر کے وقت کو ضایع کیا - پھر اسی طرح سے سبزی وغیرہ وغیرہ میں (अनंतवार) (بے شمار) پیدا ہو ہو کر مر کے بہت دنوں تک اپنے وقت ضایع کرتا رہا -

اس لئے اے گوتم - اب تجھے ذرا بھی غفلت نہ کرنا چاہیئے -

मूल :— बेइंदिअकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखिज्जसरिराओ,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ १० ॥

तेइंदियकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखिज्जसंखिराओ,

मूल :— पुढविकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम! मा पमायए॥५॥

मूल :— आउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं;
समयं गोयम! मा पमायए॥६॥

तेउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम! मा पमायए॥७॥

वाउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे
कालं संखाईयं,
समयं गोयम! मा पमायए॥८॥

वणस्सइकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालमणंतं दुरंतयं,

मूल :— दुल्लहे खलु माणुसे भवे,
चिरकालेण वि सव्व पाणिणं।
गाढा य विवाग कम्मणो,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جانداروں میں ایک اندری والا وہ ہے جس کا محض جسم ہی ہے دو اندری والا وہ ہے - جس کے جسم اور منھ ہے - تین اندری والا وہ ہے جس کے جسم منھ اور ناک ہے - چار اندری والا وہ ہے - جس کے جسم - منھ - ناک اور آنکھیں ہیں -
پانچ اندری والا وہ ہے جس کے جسم - منھ - ناک - آنکھیں - اور کان ہوں - ایسے جانداروں میں مر کر پیدا ہوتے ہیں - ایسا بے انتہا وقت رائیگاں ہوا لیکن انسان نہیں ہوا - کیوں کہ انسان نہ ہونے دینے والے ایسے اعمال فنا ہونا بہت مشکل ہے اس لئے اے گوتم انسان کا جامہ پاکر ذرا بھی غفلت مت کرو -

* نوٹ :- ایک اندری میں مٹی - پانی - آگ - ہوا - اور سبزی وغیرہ ہیں
دو اندری میں کیڑے وغیرہ ہیں -
تین اندری میں چیونٹی جیلیا وغیرہ ہیں -
چار اندری میں مکھی - مچھر - وغیرہ ہیں -
پانچ اندری میں گائے بھینس - آدمی - وغیرہ ہیں -

मूल:— कुसग्गे जह ओसबिंदुए,
थोवं चिट्ठइ लंबमाणए।
एवं मणुआण जीविअं,
समयं गोयम! मा पमायए ॥२॥

(۲) اے گوتم- جس گھاس کی نوک پر شبنم کے قطرے تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے ہیں اسی طرح سے یہ زندگی انسان کی بہت ہی کم وقت کی ہے- اس لئے اے گوتم ذرا سے وقت کے لئے غفلت مت کرو-

मूल:— इइ इत्तरिअम्मि आउए,
जीविअए बहुपच्चवायए।
विहुणाहि रयं पुरेकडं,
समयं गोयम! मा पमायए ॥३॥

(۳) اے گوتم- جس سے ہتیار- زہر وغیرہ حرکت نہیں پہنچا سکتے- ایسا (نوپ کرمی) مضبوط زندگی انسان کی وہ بھی کم ہے- اور ہتیار- زہر وغیرہ سے حرکت پہونچنے والی (سوپ کرمی) یعنی کمزور عمر بھی کم ہے- جس میں یہی جسمانی اور روحانی تکالیف کئی قسم کی لبالب بھری ہیں- ایسا سمجھ کر اے گوتم پہلے کئے کئے ہوئے عذابوں کو دور کرنے میں ذرا بھی غفلت نہ کرو-

اردو

باب دہم

دربارہ ترک غفلت (प्रमादपरिहार)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— दुमपत्तए पंडुरए जहा,
निवडइ राइगणाणऽच्चए।
एवं मणुयाण जीवियं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥१॥

(۱) اے گوتم - جس طرح وقت پاکر درخت کے پتے زرد ہوجاتے ہیں پھر وے پختہ ہوکر گر جاتے ہیں اسی طرح انسان کی زندگی فنا ہے - اس لئے اے گوتم دہرم کی پابندی کرنے میں ایک لمحہ بھی فضول ضایع مت کرو -

اس طرح کا غرور کرنے والا سادہو ہے وہ سادہوؤں کا
رتبہ نہیں پا سکتا۔ جو سادہو اپنی تعریف کا خواہشمند
ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں تمام سادہوؤں کا منتظم ہوں دوسرا
سادہو بچارہ کیا کر سکتا ہے جو اپنی شکم پری ہی نہیں کر سکتا
اسی طرح کے کلمات سے دوسروں کی برائیاں کرتا ہے۔
وہ سادہو ہرگز نہیں ہے۔

सूल :— न पूयणं चेव सिलोयकामी,
पियमप्पियं कस्सइ णो करेज्जा।
सव्वे अणट्ठे परिवज्जयंते,
अणाउले या अकसाइ भिक्खू ॥२६॥

(۱۴) اے گوتم۔ سادہو لوگ جس وقت زبان شیریں
سے دیا کہیان یعنی واعظ کرتے ہیں۔ اسمیں یہ نیت نہیں
رکھتے کہ میری تعریف ہو۔ یا مجھے عمدہ کھانا۔ کپڑا ملے گا
اور ایسا ذکر نہیں کرتے جس میں کسی کو ناگوار خاطر ہو۔ اور
روح کو خراب کرنے والی جو باتیں پیدا ہوں۔ اُن کو ترک
کرتے ہوئے واعظ دیتے ہیں۔

सूल :— जाए सद्धाए निक्खंतो,
परियायट्ठाणमुत्तमं।
तमेव अणुपालिज्जा,

اصولوں میں فرق نہیں آنے دیتے۔ اگر کوئی اونکی۔
بے ادبی کرتا ہے تو اوسپر غصہ نہیں لاتے۔ اور ادب
بجالانے سے غرور نہیں کرتے۔

मूल :— न तस्स जाई व कुलं व ताणं,
णण्णत्थ विज्जाचरणं सुचिन्नं।
णिक्खम्म से सेवइ गारिकम्मं,
ण से पारए होइ विमोयणाए॥१४॥

(١۴) اے گوتم۔ اگر کوئی سادہو ہوکر اپنے خاندان
کا غرور رکہتا ہے تو اوس میں سادہوتا اوسکی نہیں رہتی ہے
بلکہ وہ غرور اسکو نیچی ذات اور خاندان میں پیدا کرنیوالا
ہوجاتا ہے۔ سوائے علم صادق اور عمل صادق کے
عاقبت میں کوئی فائدہ دینے والا نہیں ہے اور پھر سادہو
ہوکر دنیوی عیش وآرام کو عمل میں لاتا ہے تو وہ تکلیفوں
کے دریا کو کبھی عبور نہیں کرسکتا۔

मूल :— एवं ण से होइ समाहिपत्ते,
जे पन्नवं भिक्खु विउक्कसेज्जा।
अहवा वि जे लाभमयावलित्ते,
अन्नं जणं खिंसति बालपन्ने॥ १५॥

(١۵) اے گوتم۔ میں قوم وان اور خاندانی ہوں۔

بھکشا کے واسطے جاتے ہیں تو اونکو کسی جگہ کچھ ملتا ہے اور دوسری جگہ کچھ اور ملتا ہے اوسمیں اونکو صبر رہتا ہے۔

मूल :— जे नवंदे न से कुप्पे,
वंदिओ न समुक्कसे।
एवमन्नेसमाणस्स,
सामण्णमणुचिट्ठइ ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - جو سادہو کا ادب نہیں کرتا ہے وہ اوس پر ناراض نہیں ہوتے اور جو اونکو نمشکار اور ادب کرتا ہے اوسکا اونکو کوئی غرور بھی نہیں ہوتا۔ اونکی سب پر یکساں نظر رہتی ہے۔

मूल :— पण्णसमत्ते सया जए,
समता धम्ममुदाहरे मुणी।
सुहुमे उ सया अलूसए,
णो कुज्झेणो माणि माहणे ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم - اگر کوئی عالم سادہو سے کسی قسم کا سوال پیش کرے تو وہ اوس پر کبھی غصہ نہیں ہوتے - بلکہ نہایت خوشی سے تسلی بخش اوسکو جواب دیتے ہیں اور اگر کسی کو نصیحت بھی کرتے ہیں تو برابر کی نظر سے کرتے ہیں۔ اپنے

सच्चित्तं नाहारए जे स भिक्खू ॥१०॥

(۱۰) اسے گوتم - ہوا بھی جاندار ہے - اس لئے پنکھا نہ خود کرتے اور نہ غیروں سے اپنے لئے کرواتے ہیں۔ اسی طرح سبزی میں بھی جان ہے - یعنی درخت - پیاز لہسن - وغیرہ وغیرہ انکو کبھی نہ تراشتے اور نہ اپنے لئے دوسروں سے ترشواتے ہیں - جس قدر تخم ہیں ان میں بھی جان ہے - اس لئے اونکو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاتے اور جاندار چیز کو کبھی استعمال میں نہیں لاتے - یہی اصول سادہوؤں کے ہیں -

मूल :— महुकारसमा बुद्धा,
जे भवंति अणिस्सिया।
नाणापिंडरया दंता,
तेण वुच्चंति साहुणो ॥११॥

(۱۱) اسے گوتم - بھونرے* کے موافق عالم سادہو یعنی وہ لوگ کسی سے طمع نہیں رکھتے ہیں - جب سادہو لوگ

* نوٹ :- بھونرے کے واسطے باغیچہ نہیں لگاتے ہیں - یا تو کوئی مالی پھول درخت کی کسی غرض سے یا کوئی شوقین پھلواڑی کو لگاتا ہے - اور پھولوں کی خوشبو پھیلنے پر بھونرے کو خبر ہی نہیں دیجاتی - کہ تم خوشبو لینے کے لئے آنا - اسی طرح دنیا اپنے کھانے کے لئے بھوجن تیار کرتی ہے اور سادہو بلا خبر دئے ہوئے بھونرے کی مثال آجاتے ہیں -

خرابیاں پیدا ہوتی ہیں سادہو لوگ اُن سب کو خیال کرکے رات کو قطعیٔ خورد نوش نہیں کرتے ہیں - بلکہ دوسرے روز کے لئے پاس بھی نہیں رکھتے ہیں -

मूल :— पुढविं न खरो न खरावए,
सीओदगं न पिए न पियावए।
अगणि सत्थं जहा सुनिसियं,
तं न जले न जलावए जे स भिक्खू॥
॥६॥

(۹) اے گوتم - زمین کے اندر جو پتھر - کنکڑ وغیرہ وغیرہ ہیں اون میں بھی جان ہے - اس لئے سادہو لوگ اونکو بھی کھودنا یا کھدوانا نہیں چاہتے - اِسی طرح پانی میں جان ہے - اس لئے کنواں ندی نالے وغیرہ کا پانی استعمال نہیں کرتے - اِسی طرح آگ میں بھی جان ہے اِس واسطے اوسکو نہ خود جلاتے ہیں اور نہ دوسروں سے جلوانا چاہتے ہیں - یہی اصُول دُنیا میں سادہوؤں کے ہیں -

मूल :— अनिलेण न वीए न वीयावए,
हरियाणि न छिंदे न छिंदावए।
वीयाणि सया विवज्जयंतो,

(۶) اے گوتم - کپڑہ - لکڑی والے برتن - کمبل اور پاؤں صاف کرنے کا کپڑہ جو سادہو رکھتے ہیں - وہ اپنے اصولوں کے پابند ہونے سے یا شرم گاہ کو بچانے کے لیئے رکھتے ہیں - جو اصول سے اوس سے زیادہ نہیں رکھتے -

मूल :— न सो परिग्गहो वुत्तो,
नायपुत्तेण ताइणा ।
मुच्छा परिग्गहो वुत्तो,
इइ वुत्तं महेसिणा ॥७॥

(۷) اے گوتم - سادہو اپنے اصولوں کی پابندی سے کپڑہ - لکڑی کا برتن وغیرہ وغیرہ رکھتے ہیں - اون کے لیئے (تیرتھنکر) رہنما نے لالچ نہیں بتلایا ہے - اور اگر جسم پر بھی محبت آجائے تو یہ لالچ میں شمار کیا گیا ہے -

मूल :— एयं च दोसं दट्ठूणं
नायपुत्तेण भासयं ।
सव्वाहारं न भुंजंति,
निग्गंथा राइभोयणं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - رات میں خورد نوش سے جو جو

तम्हा मेहुणसंसग्गं
निग्गंथा वज्जयंति णं ॥४॥

(۴) اے گوتم- خراب اعمال پیدا کرنے میں عیاشی مقدم شے ہے- یعنی کسی کی جان لینا- چوری کرنا- دغابازی وغیرہ وغیرہ بڑے کاموں کو خوب ترقی دینے والی ہے- اس لئے سادھو لوگ عیاشی کو ترک کر دیتے ہیں-

मूल :— लोभस्से समणुप्फासो,
मन्ने अन्नयरामवि ।
जे सिया सन्निही कामे,
गिही पव्वइए न से ॥५॥

(۵) اے گوتم- طمع (لالچ) خفیف بھی ہونا بُرا ہے اگر سادھو خوردنی اشیا نئے کی رات کو اپنے پاس رکھنے کے لئے خواہش کرے تو وہ سادھو نہیں ہے- بلکہ خانہ دار ہے-

मूल :— जं पि वत्थं व पायं वा,
कम्बलं पायपुंच्छणं ।
तं पि संजमलज्जट्ठा,
धारेन्ति परिहिंति य ॥६॥

मूल :— सुसावाओ य लोगम्मि,
सव्वसाहूहि गरहिओ।
अविस्सासो य भूयाणं,
तम्हा मोसं विवज्जए ॥२॥

(۲) اے گوتم - کسی کی جان لینا اس کے علاوہ جھوٹ بولنا بھی ایک گناہِ عظیم ہے - کیونکہ اچھے لوگ اس جھوٹ بولنے کو بہت ہی بُرا بتلاتے ہیں
جھُوٹ بولنے سے
آدمی کا اعتقاد قطعی نہیں رہتا ہے - اس لئے سادھو جھوٹ بالکل ہی نہیں بولتے -

मूल :— चित्त मंतम चित्तं वा,
अप्पं वा जइ वा बहुं।
दंतसोहणमेत्तं पि,
उग्गहंसि अजाइया ॥३॥

(۳) اے گوتم - جاندار یا غیر جاندار چیزیں وغیرہ یہاں تک کہ دانت کُچلنی کا تنکا بھی بلا اجازت کے نہ لے - یعنی چوری نہ کرے -

मूल :— मूलमेव महम्मस्स,
महादोससमुस्सयं।

اوم

باب نہم

درباره فرائض (نیم) سادھو

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल:— सव्वे जीवा वि इच्छंति,
जीविउं न मीरिज्जिउं।
तम्हा पाणिवहं घोरं,
निग्गंथा वज्जयंति णं ॥ १॥

(۱) اے گوتم - تمام جاندار خورد و کلاں ہر وقت زندہ رہنے کی خواہش رکھتے ہیں - اور مرنے کی کسی کو بھی خواہش نہیں ہوتی - کیونکہ زندہ رہنا ہی سب کو عزیز ہوتا ہے - اس لئے سادھو یعنی اچھے لوگ کسی کی جان نہیں لیتے ہیں - بلکہ جانداروں کو تکلیف تک نہیں پہنچاتے -

मूल :— कामाणुगिद्धिप्पभवं खु दुक्खं,
सव्वस्स लोगस्स सदेवगस्स।
जं काइयं माणसियं च किंचि,
तस्संतगं गच्छइ वीयरागो ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - عیش کے اندر محو ہونے سے جو خاص تکلیف پیدا ہوتی ہے اوس تکلیف سے دیوتا سے لیکر ساری مخلوق تک دکھی ہے - جسمانی اور روحانی تکلیفات ختم کرنے کے لئے دنیا میں صرف نفس کشی ہی آخر کرنے والی ہے -

मूल :— देवदाणवगंधव्वा,
जक्खरक्खसकिन्नरा।
बंभयारिं नमंसंति,
दुक्करं जे करंति ते ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - اس جہان بر ہم چریہ (اونچے درجہ کی نفس کشی) کو جو اختیار کرتا ہے - اوس کو دیو - دانو گندھرپ - یکش - راکشس - کنرور وغیرہ وغیرہ یعنی فرشتہ بھی قدمبوسی کرتے ہیں -

باب ہشتم ختم ہوا

मूल :— मोक्खाभिकंखिस्स वि माणवस्स,
संसारभीरुस्स ठियस्स धम्मे।
नेयारिसं दुत्तरमत्थि लोए,
जहित्थिओ बालमणोहराओ ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم - جو نجات کے خواہشمند ہیں اور
وسے مثل تناسخ کی تکالیف سے خوف کھاتے ہوئے
دھرم میں اپنے دل کو رجوع کرتے ہیں ایسے شخصوں کو
بھی جاہل لوگوں کے دل خوش کرنے والی عورت سے
بچنا مشکل ہے - اس لئے نہایت ہوشیاری سے رہنا
چاہیئے -

मूल :— एए य संगे समइक्कमित्ता,
सुहुत्तरा चेव भवंति सेसा।
जहा महासागरमुत्तरित्ता,
नई भवे अवि गंगासमाणा ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم - جو عورتوں کی محبت ترک کر دیتا ہے
اسکو دوسرے اسباب مثل مال وغیرہ وغیرہ کے ترک
کرنے میں - کوئی دیر نہیں ہوتی ہے - جس طرح مہاساگر
(دریائے ذخار) کو کوئی پار کر لیتا ہے - اس کے لئے
گنگا کا پار کر لینا کچھ مشکل نہیں رہتا -

آرام شروع میں اچھے اور بعد میں تکلیفات پیدا کرنے والے ہیں۔

मूल:— दुपरिच्चया इमे कामा,
नो सुजहा अधीरपुरिसेहिं।
अह संति सुव्वया साहू,
जे तरंति अतरं वणिया वा ॥१३॥

(۱۳) اے گوتم - یہ عیش و آرام عالم کو بھی ترک کرنا دشوار ہے - تو پھر بزدل اور لاعلم والے کی بات ہی کیا ہے - لیکن جو بہادر اور مستقل مزاج ہوتے ہیں وہی عیاشی کے دریا کو بیوپاری کی طرح عبور کر جاتے ہیں۔

मूल:— उवलेवो होइ भोगेसु,
अभोगी नोवलिप्पई।
भोगी भमइ संसारे,
अभोगी विप्पमुच्चई ॥१४॥

(۱۴) اے گوتم - عیش و آرام کر کے روح پر عذابوں کا ذخیرہ ہو جاتا ہے - اور جو ان کو ترک کر دیتا ہے اوسکی روح عذابوں سے مبرّہ رہتی ہے - عیاشی باعث تناسخ کا ہے - اور اس سے علیحدہ رہنے والا مثلہ تناسخ سے چھوٹ جاتا ہے -

ادن کا خیال وتصور ہی انسان کو نیچے گرادیتا ہے۔

मूल :— खरामेत्त सुक्खा बहुकाल दुक्खा,
पगाम दुक्खा अनिगाम सुक्खा।
संसार मोक्खस्स विपक्खभूया,
खाणी अणत्थाण उ कामभोगा ॥११॥

(۱۱) اے گوتم - افعال عیاشی لمحہ بھر کے خوش کرنے والے ہیں۔ لیکن عاقبت میں بہت عرصہ تک کی تکلیف کو دینے والے ہیں۔ اس لئے عیاشی نقصان کی بنیاد ہے اس میں خوبی خفیف اور نقصان زیادہ ہے۔ طالب نجات کے حق میں عیاشی ہونا بہت دشمن ہے اور تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں -

मूल :— जहा किंपाग फलाणं,
परिणामो न सुन्दरो।
एवं भुत्ताण भोगाणं,
परिणामो न सुन्दरो ॥१२॥

(۱۲) اے گوتم - یہ عیش و آرام کمپاک پھل - یعنی زہریلے پھل کی موافق جو دیکھنے میں نہایت خوبصورت و خوشبودار اور کھانے میں لذیذ ہیں - لیکن بعد کھانے کے دوست نما دشمن کا کام دیتے ہیں - اور جان لیتے ہیں - اور عیش و

اور نظر کسی اور کی طرف - ایسی عورتیں ہوتی ہیں - اُن سے
پرہیز کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ آدمیوں کو نقل مباشرت
کا لالچ دکھلا کر غلام بنا لیتی ہیں -

मूल :— भोगामिस दोस विसन्ने,
हियनिस्सेयस बुद्धिवोच्चत्थे।
बाले च मंदिए मूढे,
बज्झई मच्छिया व खेलम्मि॥६॥

(۹) اے گوتم - عیش و آرام دُنیا میں مثل مُردے
کے ہیں - اور اون کی محبت سے روح غلطاں و پیچاں
ہو کر گنہگار بن جاتی ہے - اور نجات چھوٹ جاتی ہے -
جو لوگ اس میں پھنستے ہیں وہ جس طرح - مکھی - ناک یا
مُنہ کے بلغم میں پھنسکر جان کھو دیتی ہے - اِسی طرح سے یہ
بھی نقصان اُٹھاتے ہیں -

मूल :— सल्लं कामा विसं कामा,
कामो आसी विसोवमा।
कामे पत्थेमाणा,
अकामा जंति दुग्गइं॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - عیاشی زہر و نوک دار خار و زہریلے
سانپ کے موافق ہے - افعال مباشرت تو دُور کنار رہے

वंसचारी विचज्जए ॥६॥

(۶) اے گوتم - جس عورت کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں - اور ناک کان منھ - دیکھنے میں نہایت بدصورت ہو عمر بھی یکصد سالہ ہو ایسی حالت میں بھی نفس کشی والے کو اوس سے گریز کرنا لازمی ہے -

सूत्र :— अंग पच्चंगसंठाणं,
चारुल्लविअपेहिअं।
इत्थीणं तं न निज्झाए,
कामरागविवड्ढणं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - نفس کشی والے کو عورتوں کے منھ ہاتھ پاؤں جسمانی نازو نزاکت چشم بازی شیریں کلامی کے طرف راغب ہونا یا توجہ کرنا نہیں چاہئے - کیونکہ یہ نفس کو پرورش کرنے کے اسباب ہیں -

सूत्र :— णो रक्खसीसु गिज्झिज्जा,
गंड वच्छासु ऽणेगचित्तासु।
जाओ पुरिसं पलोभित्ता,
खेलंति जहा वा दासेहिं ॥८॥

(۸) اے گوتم - نفس کشی والے کو دُنبل (پھوڑہ) کے موافق پستان والی و متحرک دل جو گفتگو کرے کسی اور سے

کا کام دیتے ہیں -

मूल :— जहा कुक्कुडपोअस्स,
निच्चं कुललओ भयं।
एवं खु बंभयारिस्स,
इत्थीविग्गहओ भयं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جیسے مُرغی اپنے بچّوں کو بلّی کے خوف سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح نفس کشی والے کو بھی عورتوں کے دید و شنید وغیرہ کا خوف خیال کر کے پرہیز کرنا چاہیے -

मूल :— जहा बिरालावसहस्स मूले,
न मूसगाणं वसही पसत्था।
एमेव इत्थीनिलयस्स मज्झे,
न बम्भयारिस्स खमो निवासो॥ ५॥

(۵) اے گوتم - جہاں بلّی رہتی ہو وہاں چوہوں کا رہنا اچھا نہیں - اسی طرح سے جہاں عورتیں رہتی ہوں - وہاں نفس کشی والے کو رہنا اچھا نہیں ہے -

मूल :— हत्थपाय पडिछिन्नं,
कन्ननास विगप्पियं।
अवि वाससयं नारिं,

(۵) پردہ - پارچہ - یا چک یا پرکی کی آڑ میں عورت مرد سو رہے ہوں تو وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں ٹھہرنا چاہیئے - کیوں کہ جبوقت بادل گرجتا ہے اوسوقت مور بول اوٹھتا ہے -

(۶) اصول نفس کشی کے پابند ہونے کے لئے پہلے کے افعال مباشرت کا دوبارہ تصور نہیں کرنا چاہیئے - کیونکہ جیسے رنجیدہ بات کا خیال کرنے سے دل میں پھر رنج پیدا ہو جاتا ہے اوسی طرح خیال مباشرت بھی نقصان رساں ہے -

(۷) غذائے لذیذ و تازہ ہمیشہ نہیں کہانا چاہیئے - کیوں کہ کمزور آدمی تازہ خوراک کو استعمال کرنے سے بیمار ہو جاتا ہے - اور لذیذ اشیائے کے استعمال سے نفس کی پرورش ہوتی ہے -

(۸) معمولی خوراک بھی قرینہ سے زیادہ نہیں کہانا چاہئے کیوں کہ چھوٹے برتن کو زیادہ بھر دینے سے وہ پھوٹ جاتا ہے -

(۹) جسمانی آرایش و زیبایش نہیں کرنا چاہیئے - کیوں کہ کنگال مفلس کے پاس سے جو چاہے اوس کا ہیرا چھین لیتا ہے دعیش و آرام طالب نجات کو زہر قاتل

कामभोगा य दुज्जया।
नरस्सत्तगवेसिस्स,
विसं तालउडं जहा ॥३॥

(۱ و ۲ و ۳) اے گوتم - نفس کشی طریقوں سے ہو سکتی ہے - جس کو ذیل میں بتلاتے ہیں -

(۱) جس جگہ عورت - مخنث یا وہ جانور رہتے ہوں - وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں ٹھہرنا چاہئے - کیوں کہ جہاں بلی رہتی ہو وہاں چوہوں کے حق میں اچھا نہیں ہے

(۲) وہ قصے کہانیاں جن میں عورتوں کے تذکرات ہوں کہ جس سے اصول نفس کشی میں نقصان پہونچے - اوسنے پرہیز کرنا چاہئے - جیسے نیبو والی کا تصور کرنے سے منھ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اسی طرح سے نفس کشی میں بھی نقصان پہنچتا ہے -

(۳) جہاں پر عورت بیٹھ کر اٹھ گئی ہو وہاں اوسوقت نہیں بیٹھنا چاہئے - کیوں کہ آگ کے پاس سے روغن زرد پگھل جاتا ہے -

(۴) عورتوں کے جسم - ہاتھ - ناک - منھ وغیرہ خراب نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے - کیوں کہ مریض چشم کو آفتاب کے سامنے دیکھنے سے نقصان پہنچتا ہے -

اوم

در بارہ اظہار حال نفس کشی (برہمچریہ)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

सूल :— आलओ थीजणाइण्णो,
थीकहा य मणोरमा।
संथवो चेव नारीणं,
तेसिं इंदियदरिसणं ॥१॥
कूइअं रुइअं गीअं,
हास भुत्तासिआणि अ।
पणीअं भत्तपाणं च,
अइमायं पाणभोअणं ॥२॥
गत्तभूसणमिट्ठं च,

اور بے قصور کسی کو نہ ستاتا ہو۔ اپنی ریاست کے تمام
جانداروں کی حفاظت (رکشا) کرتا ہو وہی کھشتری ہے
شکار کرنے سے اور نشہ وغیرہ استعمال کرنے سے اور
نا انصافی کرنے سے اور غیروں کی عورتوں کو بدنگاہ دیکھنے سے کھشتری پتت ہوسکتا
ویش کا کام کرنے سے ویش ہوتا ہے یعنی قاعدے
سے بیوپار کرتا ہو۔ اور اپنے عزیز و اقارب و ناتوان
اشخاص کا خبر گیران ہوتا ہو۔ اور بلا قصور عورت مرد کو
اور مرد عورت کو طلاق نہ دیوے۔ اور بیوپار۔ ناپنا۔ تولنا۔
لینا۔ دینا۔ صاف رکھتا ہو۔ وہی ویش کہلاتا ہے۔
شودر وہ ہے کہ ہر سہ اقوام مندرجہ بالا کی خدمات
کو انجام دے۔ کسی کا نقصان نہ کرے۔ اوسی کو شودر
کہتے ہیں۔ جو اشخاص شکار کرتے ہیں۔ اور دوسروں
کی عورتوں کو بدنگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وے افعال
ناجائز کرتے ہیں۔ وہ شودر سے بھی گئے گذرے ہیں
اور ایسے شخصوں کا سب سے نیچا درجہ ہے۔ اس لئے
انسان کو اعمال اپنے درست رکھنا چاہئے۔

باب ہفتم ختم ہوا

मूल :— समयाए समणो होइ,
बंभचेरेण बंभणो।
नाणेण य मुणी होइ,
तवेणं होइ तावसो ॥१९॥

(۱۹) اسے گوتم - بلا امتیاز سبوں کو ایک نظر سے دیکھے - اوسکو سادہو کہتے ہیں اور جو نفس کشی کو پالتا ہوا یا اپنی ذات بابرکات میں محو ہے وہی برہمن ہے - علم صادق سے منی اور ریاضت کرنے سے تپسوی ہوتا ہے -

मूल :— कम्मुणा बंभणो होइ,
कम्मुणा होइ खत्तिओ।
कम्मुणा वइसो होइ,
सुद्दो हवइ कम्मुणा ॥२०॥

(۲۰) اسے گوتم - برہمن کے کام کرنے سے برہمن ہوتا ہے - یعنی خاموشی - راستی - نیک چال چلن - ریاضت کرنے والا - صادق ایمان والا - اور اپنے نیک اصولوں پر چلتا ہو - وہی برہمن کہلاتا ہے - صرف تلک چھاپا لگانے اور مالا ہاتھ میں لینے سے ہی برہمن نہیں ہو سکتا ہے - کھشتری کا کام کرنے سے کھشتری ہوتا ہے - یعنی قانون سے انصاف کرتا ہو - اور تکلیف والوں کا ساتھ دیتا ہو -

नोवलिप्पइ वारिरणा।
एवं अलित्तं कामेहिं,
तं वयं बूम माहरणं ॥ १७ ॥

(١٧) اے گوتم - پانی کی تہ میں کنول کی جڑ پانی کے اندر تال اور وہ پانی کے اوپر پھول لگتا ہے -
لیکن وہ پھول پانی میں بھیگتا نہیں - اِسی طرح پر جو ناپاک قطرہ سے انسان پیدا ہو کر دُنیوی آراموں سے پرورش پاتا ہے - وہ دُنیا کے بڑے کاموں کو ترک کر کے کنول کے پھول کی مانند نیک کاموں میں رہتا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

सूत्र :- न वि मुंडिएरण समरणो,
न ओंकारेरण बंभरणो।
न मुरणी रणरण वासेरणं,
कुसचीरेरण न तावसो ॥ १८ ॥

(١٨) اے گوتم - خالی سر منڈانے سے سادھو نہیں ہوتا اور نہ محض اونکار بول لینے سے برہمن ہوتا ہے - اور نہ خالی جنگل میں بود و باش کرنے سے مُنی ہوتا ہے - اور نہ گھاس کے کپڑے پہنے سے تپسوی ہو سکتا ہے -

निद्धंत मल पावगं ।
राग दोसभयातीतं,
तं वयं बूम माहणं ॥ १५॥

(١٥) اے گوتم - جس طرح سونے کی کسوٹی پر گھسنے اور آگ پر تپانے سے اصلیت ظاہر ہو گئی وہی اصلی سونا ہے - اسی طرح خاموشی بطور کسوٹی کے ہے - اور جو علم صادق کی آگ سے تپا ہوا دُنیوی بد افعال سے دور ہو گیا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूल :— तवस्सियं किसं दंतं,
अवचिय मंससोणियं ।
सुव्वयं पत्त निव्वाणं,
तं वयं बूम माहणं ॥ १६॥

(١٦) اے گوتم - ریاضت کرنے سے جس کا جسم لاغر ہو گیا ہو - اور حواس خمسہ پر قابو کر لیا ہو - اِن وجوہات سے جس کا جسم گوشت اور خون خشک ہو کر لاغر ہو گیا ہو اور وہ اُس حالت میں بھی اپنے نیک اصولوں کا پابند ہے - اور نہ اوسکو طمع نفسانی کی خواہش باقی ہے ایسے شخص کو برہمن کہتا ہوں -

मूल :— जहा पोसं जले जायं,

मूल :— चीराजिरां नगिरिणां,
जडी संघाडि मुंडिणं।
एयाणि वि न तायंति,
दुस्सीलं परियागयं ॥ १३॥

(١٣) اے گوتم - جس سادھو نے اپنے چال چلن خراب کر دئے ہیں وہ کپڑے درختوں کی چھال کے پہنے - خواہ جانوروں کے چمڑے سے جسم کو ڈھانکے - خواہ برہنہ رہے خواہ سر پر بال بڑھا لے - یا پھٹے پرانے کپڑوں کو استعمال کرے - ایسے سادھو نہ اپنا نہ دوسروں کا ہی بھلا کر سکیں گے -

मूल :— अत्थंगयंमि आइच्चे,
पुरत्था य अणुग्गए।
आहारमाइयं सव्वं,
मणसा वि न पत्थए ॥ १४॥

(١٤) اے گوتم - جو نجات کا خواہشمند ہے وہ آفتاب غروب ہونے کے بعد تا والیسی یعنی جب تک پھر آفتاب طلوع نہ ہو جائے - اشیائے خورد و نوش کا اس وقت تک دل سے بھی طالب نہ ہو -

मूल :— जायरुवं जहामट्ठं,

کے لئے یہ جسم انسانی ملا ہے۔

मूल :— दुल्लहा उ मुहादाई,
सुहाजीवी वि दुल्लहा।
मुहादाई मुहाजीवी,
दो वि गच्छंति सोग्गइं ॥११॥

(۱۱) اے گوتم۔ دنیا میں ایسے شخص بہت کم ہیں جو بلا غرض کے خیرات کرتے ہیں۔ اسی طرح سے دینے والے کو دُنیوی فائدہ بتلائے بغیر خیرات لینے والے بھی کم ہیں ایسی حالت کے ہر دو فریق بہشت میں جانے کے مستحق ہوتے ہیں۔

मूल :— संति एगेहि भिक्खूहिं,
गारत्था संजमुत्तरा।
गारत्थेहिं च सव्वेहिं,
साहवो संजमुत्तरा ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم دُنیا میں کوئی کوئی ایسے خراب چال چلن والے سادھو ہیں کہ اُن سے تو خانہ دار ہی نیک چال چلن اچھے ہیں۔ اور تمام نیک چال چلن والے خانہ داروں سے وہ سادھو اچھے ہیں کہ جو یقین صادق۔ علم صادق عمل صادق کے اصولوں پر قایم ہیں

رتبہ عالی ملتا ہے - اور بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں -
اپنی شکل کو حسب خواہش ہر طرح کا بنا سکتے ہیں - اون کی
ہمیشہ تازہ زندگی رہتی ہے - اور جسم اونکا مثال
آفتاب کے چمکدار ہو جاتا ہے -

मूल :— ताणि ठाणाणि गच्छंति,
सिक्खिता संजमं तवं।
भिक्खाए वा गिहत्थे वा,
जे संतिपरिनिव्वुडा ॥ ९॥

(۹) اے گوتم - جو تمام گناہوں سے بری ہو چکے ہیں
یعنی یقین صادق - علم صادق - عمل صادق ہونے پر بلا لحاظ
قوم و سادہو و خانہ دار وغیرہ وغیرہ سب ہی کو نجات ملتی
ہے -

मूल :— वहिया उड्ढमादाय,
नाकंक्खे कयाइ वि।
पुव्वकम्मक्खयट्ठाए,
इमं देहं समुद्धरे॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم منتہائے سے جو آگے نجات ہے
اوسکی طرف نگاہ کرتا ہوا عیش و آرام کی خواہش نہ رکھے
بلکہ یہ خیال کرے کہ مجھ کو پہلے کئے ہوئے بد اعمال مٹانے

سادہو کی بطورِ بھکشا خانہ داروں کے یہاں سے لا کر استعمال کرے۔ اس طرح ۱۱ ماہ ختم کرے۔
مذکورہ بالا طریقہ سے دُنیا میں دہرم پالتے ہوئے اگر آخری وقت آجائے تو ہمیشہ کے لئے قطعاً آب ودانہ ترک کرے۔ اور اگر کسی اصول کے عدم وابستگی میں کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اسکو دوبارہ دوہرا کر صاف کرے۔

मूल :— खामेमि सव्वे जीवा,
सव्वे जीवा खमंतु मे।
मित्ती मे सव्व भूएसु,
वेरं मज्झं ण केणइ ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ اعلیٰ عالم وہی ہے جو تمام دُنیا کو اپنے خاندان کے موافق سمجھے۔ اور تمام جانداروں سے معافی کی استدعا کرے کہ میرا قصور معاف کرو اور یہ کہے کہ آج سے آپ سب میرے دوست ہیں کسی کے ساتھ میری دشمنی نہیں ہے۔

मूल :— अगारिसामाइअंगाइं,
सड्ढी काएण फासए।
पोसहं दुहओ पक्खं,

یاد کرے -

(۱۲) अतिहि संचस्स विभागं اتی ہی سنس بی بہاگم
اپنے دروازے سے سادہو - مہاتما - وغیرہ وغیرہ کو محروم
نہ جانے دے -

جو خانہ دار لوگوں کے لئے مندرجہ بالا کام کرنے کے بعد
اون کو راہِ نجات کے لئے بھگوان مہابیر آئندہ راستہ
ترقی کا بتلاتے ہیں -

मूल :— दंसरा वय सामाइय ॰
पोसह पडिमा य बम अचित्ते।
आरंभ पेस उदिट्ठ ॰।-
वज्जए समरा भूए य ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - ایک مہینے تک ایک روز کہانا کہاوے
اور دوسرے روز ناغہ رکھے - اور اپنے ایمان کو درست
رکھے - اسی طرح مہینہ ختم کرے - دو مہینے تک دو روز
نہیں کہانا ایک روز کہانا - اور اپنے اصولوں کی پوری
پوری پابندی رکھنا اور یہ ۶۰ یوم اس طرح ختم کرے
پھر تین مہینے تک ۳ روز نہیں کہانا - اور ایک روز کہانا
اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھکر اس طرح پر ۳ ماہ ختم کرے
پھر چار مہینے تک ۴ روز نہیں کہانا اور ایک روز کہانا - اس

(۱۲) بیل وغیرہ جانوروں کو خصی نہ کرنا۔
(۱۳) جنگل میں آگ نہیں لگانا۔
(۱۴) تالاب وغیرہ کی پال نہ توڑنا اور نہ تڑوانا۔
(۱۵) کتے۔ بلی کو اس خیال سے نہ پرورش کیا جائے کہ ان سے شکار کی امداد ہوگی۔ اور لڑکیوں کو خرید کر کے بطور طوائف رکھ کر ایسا روزگار نہ کرنا۔

(۸) अरात्थादंड वेरमण (انرتھہ دنڈویرمن) یعنی کسی بھی حالت میں رنجیدہ خاطر ہونا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کے خیالات پیدا نہ کرنا۔

(۹) सामाइय (سامائین) دن بھر میں کم از کم ۴۸ منٹ ایسے نکالنا چاہئیں کہ جس میں تمام دنیا کے کاموں کو ترک کر کے اپنے ذات پاک میں محو ہو کر خیال عاقبت کا کرے

(۱۰) देसावगासियं (دیساوگاسیم) مہینے میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے کہ جس میں اپنے تمام تفکرات دینی و دنیوی سے علیحدہ ہو کر گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر نیک خیالات پیدا کرے۔

(۱۱) पोसहो वासं (پوس ہوواسم) ہر مہینے میں اشٹمی۔ چودس۔ اماوس۔ اور پورن ماشی کو دنیوی کاموں کو ترک کر کے معیوب کاموں سے پرہیز کرتا ہوا مالک کی

(۲) اے گوتم۔ وہ اسباب یہ ہیں۔ کہ
(۱) کوئیں تیار کر کے فروخت نہ کرنا۔
(۲) جنگل کٹوانے کا ٹھیکہ نہ لینا۔
(۳) گاڑی چھکڑہ وغیرہ بنوا کر فروخت نہ کرنا۔
(۴) بیل گھوڑا ہاتھی وغیرہ وغیرہ کو کرایہ پر نہ دینا۔
(۵) نئی زمین کو نہ کھدوانا۔
(۶) دانت وغیرہ کا بیوپار نہیں کرنا۔
(۷) لاکھ کا بیوپار نہیں کرنا۔
(۸) شراب وغیرہ کا ٹھیکہ نہ لینا۔
(۹) جانوروں کی دُم (پونچھ) یا بال وغیرہ کٹوا کر نہیں بیچنا۔
(۱۰) وِشاک اور سنکھیا وغیرہ وغیرہ زہریلی اشیائے کو فروخت نہ کرنا۔

मूल :— सच खु जंतपिल्लण कम्मं,
निल्लंछणं च दवदाणं।
सरदहतलाय सोसं,
असइपोसं च वज्जिज्जा ॥ ३ ॥

(۳) ہے گوتم:—
(۱) جنتر کے ذریعہ سے روزگار نہیں کرنا۔

اسٹمی - گیارس - چودس - اماوس - پورن ماشی -
اِن دنوں میں مباشرت سے گریز کرتا رہے -
(۵) इच्छा प्रमाणं (ایچھا پرمانے) یعنی کھیت
کنواں - سونا - چاندی - غلہ - مویشی وغیرہ وغیرہ
کو محدود خیالی سے کرے اور اس میں کسی قسم کی کوئی
بیوپار میں زیادتی ہو تو اوسکو نیک کاموں میں لگانا
لازم ہے تاکہ آیندہ طمع نفسانی میں زیادتی نہ ہو جائے
اور قمار بازی کسی صورت میں نہ کرے -
(۶) दिसिव्वय (دسویہ) اپنے سکونت کے مقام
سے باہر جانے کے لئے حد قایم رکھے -
(۷) उपभोग परिभोग परिमाणं (اُپ بھوگ
پربھوگ - پرمانڑ) ہر ایک خورد و نوش اور پوشش
وغیرہ وغیرہ اشیائے کی پابندی رکھے - اور ۱۵ -
اسباب ناقابل استعال ہیں جنکو تحت میں بتلایا
جاتا ہے

मूल :— इंगाली, वण, साडी,
आडी फोडी सुवज्जए कम्मं ।
वाणिज्जं चेव य दंत,
लक्खरस केसविस विसयं ॥२॥

قصداً اونکی جان نہ لینا۔

(۲) थूलाओ मुसावायाओ वेरमाणं (تھولا وایاادویرانڑ) جس جھوٹ بولنے سے راج اور پنچایت وغیرہ میں بے قدری ہوتی ہے ایسا جھوٹ نہ بولنا چاہیئے۔

(۳) थूला ओ अदिन्ना दाणा ओवेरमणं (تھولاؤ اونا داناؤ ویرمانڑہ) یعنی پوشیدہ طور سے کسی کے گھر میں گھسکر قفل میں چابی لگاکر مال کی گانٹھ کھول کر لوٹیرے کی طرح دوسرے کے مقبوضہ مال واسباب کو نہ چراوے۔

(۴) सदारसंतोसे (سدارسنتوی) جس عورت کے ساتھ عقد شادی رسومات اہل ہنود کے قاعدے کے موافق بامواجہہ پنچان اہل برادری کے روبرو قرار پایا ہو۔ اوس کے علاوہ دوسری مستورات کو بدنگاہ سے نہ دیکھنا۔ اور اسیطرح سے اوس عورت کو بھی دوسرے آدمی کی طرف خراب نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اور آدمی کو عورت کے ساتھ عورت کو مرد کے ساتھ یعنی باہمی کسی قسم کی دغابازی نہ کریں۔ مرد کو مناسب ہے اپنی عورت کے ساتھ کم از کم دو چ تچی

ادم

باب ہفتم

درباره ادائے فرائض انسانی

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल:- सहव्वए पंच अणुव्वए य,
तहेव पंचासव संवरे य।
विरतिं इह स्सा मारोयंमि पन्ने,
लवावसक्की समरोत्ति बेमि ॥ १॥

(۱) اے گوتم - سادہوؤں کے لئے پانچ اصول ہیں جس کا تذکرہ نویں باب میں کیا جائے گا - اس باب میں خانہ داروں کے لئے سخت سے ۱۲ - اصول بتلائے جاتے ہیں -

(۱) थूलाउपो पाणाइवायाओ वेरमणं (ستھولا او پانڑاداؤ ویرانڑم)
یعنی ہلتے جلتے - جانداروں کو بلاقصد دیدهٔ دانستہ غصہ لاکر

کے راستہ کو جان کر صادق ایمان والے دہریاپن کا عذاب نہیں کرتے۔

मूल :— इओ विद्धंसमाणस्स,
पुणो संबोहि दुल्लहा।
दुल्लहाओ तहच्चाओ,
जे धम्मट्ठं वियागरे॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان ترک کرکے مرتا ہے۔ اوسکو دوبارہ ایمان پانا مشکل ہوگا۔ بلکہ اوس کو جامۂ انسانیت بھی ملنا مشکل ہے۔

باب ششم ختم ہوا

मूल :— 　जिरा वयरो अणुरत्ता,
जिरा वयणं जे करेंतिभावेरां।
अमला असंकिलिट्ठा,
ते होंति परित्त संसारी ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - جو لوگ روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کاموں میں محو رہتے ہیں اور انہیں روشن ضمیروں کے کلام پاک کے مطابق سچے دل سے جو پوری تعمیل کرتے ہیں - اون کے دل میں دہریوں کی طرح میلاپن نہیں ہے اور وہ جھگڑے لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے ہیں - ایسے لوگ تناسخ کے مثلہ کو بہت جلد ختم کریں گے -

मूल :— 　जातिं च वुड्ढिं च इहज्ज पास,
भूतेहिं जाणे पडिलेह सायं।
तम्हाऽति विज्जो परमंति णच्चा,
सम्मत्त दंसी ण करेति पावं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - اس دُنیا میں پیدایش موت کی تکلیفوں کی طرف نگاہ ڈالو اور اس بات کا علم پیدا کرو کہ تمام جانداروں کو آرام پیارا ہے - اور تکلیف بری معلوم ہوتی ہے - اس لئے صادق علم والے نجات

मूल :— मिच्छादंसणरत्ता,
सनियाणा हु हिंसगा।
इय जे मरंति जीवा,
तेसिं पुण दुल्लहा बोही ॥ ९॥

(۹) اے گوتم - جو اشخاص ناستک یا دہریا کی صحبت میں رہتے ہیں اور وے تھوڑا بہت نیک کام بھی کرتے ہیں تو اُسکا معاوضہ وے اسی جگہ چاہتے ہیں اور ہرایک جاندار کو تکلیف پہنچا کر اپنی شکم پری کرتے ہیں۔ ایسے لوگ مرنے کے بعد اونکو دوبارہ صادق ایمان ملنا بہت مشکل ہوگا۔

मूल :— सम्मदंसणरत्ता अनियाणा,
सुक्कलेसमोगाढा।
इय जे मरंति जीवा,
सुलहा तेसिं भवे बोही ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم - جو صادق ایمان میں محو رہتا ہے اور اپنے نیک کاموں کا بدلہ دُنیوی چیزوں سے نہیں چاہتا۔ اوسکا دل پاک خیالات سے نہایت پُر ہے۔ ایسے مرنے والے لوگوں کو صادق ایمان دوبارہ ملنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اوصاف ہیں۔

(۱) नि: शंकित (نہ شنکت) یعنی روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلام میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

(۲) नि: कांक्षित (نہ کانشت) ناستک یعنی دہریا لوگوں کی کسی باتوں پر یقین نہ کرے۔

(۳) निर्विचिकित्सा (نربرت چکتسا) اپنے کئے ہوئے اچھے اعمالوں کے نتیجے میں شک نہ رکھے۔

(۴) असूढ दृष्टि (اموڑھ درشٹی) دہریا (ناستک) لوگوں کو مالا مال دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ کرے کہ یہ مذہب بہت اچھا ہے۔

(۵) उपगूहन (اُپ برہا) صادق ایمان والوں کی تعریف کرنا۔

(۶) स्थिरी करण (استھری کرنے) جو ایمان سے گرتا ہو اوسکو نیچے نہ گرنے دینا۔

(۷) वात्सल्य (باتسلیہ) یعنی صادق ایمان والونکی مدد کرنا۔

(۸) प्रभावना (پربھاونا) روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں کو دنیا میں مشتہر کرنا۔

सम्मत्त चरित्ताइं,

जुगवं पुव्वं व सम्मत्तं ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم- دُنیوی چیزوں کو فنا سمجھکر ترک کرنا- وہاں تک نہیں ہوسکتا جہاں تک صادق ایمان نہ آوے- جب صادق ایمان آجائے تب دُنیا کو فنا سمجھ کر ترک کر دیتا ہے- اس لئے سب سے پہلے صادق ایمان کی ضرورت ہے-

मूल :— नादंसणिस्स नाणं,

नाणेण विणा न हुंति चरण गुणा।

अगुणिस्स नत्थि मोक्खो,

नत्थि अमुक्कस्स निव्वाणं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم- بلا صادق ایمان کے صادق علم نہیں ہوتا ہے اور بلا صادق علم کے ترک دُنیا کی صفتیں نہیں آتی- اور بلا ایسے اوصاف کے عذابوں سے نہیں چھوٹتا اور بلا عذابوں کے ترک کئے نجات نہیں ہوتی ہے-

मूल :— निस्संकिय निक्कंखिय,

निव्वितिगिच्छा अमूढदिट्ठी य।

उववूह - थिरी करणे,

वच्छल्लप भावणे अट्ठ ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم- صادق ایمان لانے والے کے آٹھ

ذریعہ سُننے سے۔

(۳) आज्ञा रुचि (آگیا روچی) بھگوان کے احکام کو جو آگاہ کرے اوسکو سُنکر ایمان لانے سے۔

(۴) सूत्र रुचि (سوتر روچی) یعنی شاستر کے سُننے سے

(۵) बीज रुचि (بیج روچی) یعنی شاستر کا ایک کلام سُنکر بہت سے مطلب پر پہنچ جائے۔

(۶) अभिगम रुचि (ابہیگم رچی) زیادہ علم ہونے سے

(۷) विस्तार रुचि (وستار روچی) شاستر کو بہت زیادہ یعنی مکرر سکرر سُننے سے۔

(۸) क्रिया रुचि (کریا روچی) شاستر میں بتلائے ہوئے کاموں کو کرنے سے

(۹) संक्षेप रुचि (سنچھیپ روچی) شاستر کا تھوڑا سا ذکر سُننے سے۔

(۱۰) धर्म रुचि (دہرم روچی) دہرم کی باتیں سُننے سے یقین صادق ہو جاتا ہے۔

मूल :— नत्थि चरित्तं सम्मत्तविहूणं,
दंसणे उ भइ अव्वं ।

اور مارنے میں راہ نجات جانتے ہیں وہ سب گم راہ ہیں
نجات پانے کا وہی راستہ سیدھا اور سچا ہے جو
رہنماؤں نے بتلایا ہے۔

मूल :— तहिआणं तु भावाणं,
सब्भावे उवएसणं ।
भावेणं सद्दहंतस्स,
सम्मत्तं तं वियाहिअं ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ پہلے کئے ہوئے عذاب ہٹنے سے
یا سچا راہ دکھانے والے کی زبان سے سننے سے یقین ہو
اسکو ثابت ایمان तीर्थंकर رہنماؤں نے کہا ہے۔

मूल :— निस्सग्गुवएसरुई
आणारुई सुत्त बीअरुइमेव।
अभिगम वित्थाररुई,
किरिया संखेव धम्मरुई ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ انسان کو سچے راستہ پر آنے
کے لئے حسب ذیل یعنی دس طریقے ہیں۔

(۱) निसर्ग रुचि (نسرگ روچی) خود بخود گذشتہ
جنم کا علم ہو جانے سے۔

(۲) उपदेश रुचि (اپدیش روچی) یعنی غیر کے

چیز بھی کھانے پینے کی استعمال نہ کرے۔ بلکہ کوئی سامان خورد و نوش کا اپنے پاس بھی نہ رکھے۔
روشن ضمیروں کا جو راستہ بتلایا ہوا ہے وہی نجات کا سچا راستہ ہے۔
امورات مندرجہ بالا پر جو ایمان لاوے اسی کو صادق ایمان کہتے ہیں۔

मूल :— परमत्थ संथवो वा,
सुदिट्ठ परमत्थ सेवणा यावि।
वावरणाकुदंसण वज्जणा,
य सम्मत्त सद्दहणा ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ جو راہ نجات پر خود چلے اور دوسروں کو چلاوے اُن ہی کی صحبت قابل عمل ہے۔ جو اس ایمان سے برگشتہ ہیں اون کی صحبت سے ہمیشہ گریز کرے اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

मूल :— कुप्पवयणपासंडी,
सव्वे उम्मग्गपट्ठिआ।
सम्मग्गं तु जिणक्खायं,
एस मग्गे हि उत्तमे ॥ ३॥

(۳) اے گوتم۔ جو لوگ جانداروں کو تکلیف پہنچانے

اوم

باب ششم

درباره یقین صادق

"سری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अरिहंतो महदेवो,
जावज्जीवाए सुसाहुणो गुरुणो।
जिण पण्णत्तं तत्त,
इअ सम्मत्तं मए गहियं ॥१॥

(۱) اے گوتم - جو اپنے اعمال بد کو ترک کر کے سچے رہبر ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ अरिहंत (روشن ضمیر) ہو کر انہیں کو مہا دیو کہتے ہیں -
(گرو) مرشد وہ ہے جو کسی جانداروں کو ایذا نہ پہنچائے - جھوٹ نہ بولے - چوری نہ کرے - نفس کشی کرے - مال اور اولاد کو ترک کرے - اور رات کو کوئی

کہ اون میں دنیوی اشیاسے اور عاقبت میں بہشتی اشیاسے کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ خواہ انہیں کوئی شخص مار پیٹ کرے یا اون کے جسم میں چندن لگا دے یا کھانے کو ملے یا نہ ملے۔ اِس بات کا کوئی رنج و غم نہیں ہوتا ہے۔

باب پنجم ختم ہوا

समो अ सव्वभूएसु,
तसेसु थावरेसु य ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ دُنیا میں عالِم وہی شخص ہے جو کہ کسی دُنیوی اشیائے سے دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔ اوسپر غرور بھی نہیں ہے۔ اور کسی سے تعلق بھی نہیں رکھتا ہے۔ اپنی بزرگی کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ سب ہی جانداروں کو اپنی پیاری نظر سے دیکھتا ہے۔

मूल :— लाभालाभे सुहे दुक्खे,
जीविए मरणे तहा।
समो निंदापसंसासु,
समो माणावमाणओ ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ اس عالم کی کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں آرام و تکلیف یا زندگی۔ موت۔ تعریف و بدی۔ تعظیم اور بے عزتی میں یکساں نظر رہے۔

मूल :— अणिस्सिओ इहं लोए,
परलोए अणिस्सिओ।
वासीचंदण कप्पो अ,
असणे अणसणे तहा ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ تمام عالموں کی یہی شناخت ہے

सूल :— ण चित्ता तायए भासा,
कओ विज्जाणु सासणं।
विसण्णा पाव कम्मेहिं,
बाला पंडियमाणिणो ॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - بہت سے لوگ تھوڑا بہت لکھ پڑھکر اپنے دل میں ایسا غرور کر لیتے ہیں کہ ہماری نجات ہو جائے گی کیونکہ اُنپر اصلی مدعا نہ سمجھنے کی آڑ میں عذابوں کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کیوں کہ وے یہ جانتے ہیں کہ قسم قسم کی زبانیں جاننے سے ہماری عاقبت میں کچھ فائدہ پہنچا سکیں گی ایسا ہرگز نہیں ہے

सूल :— जे केइ सरीरे सत्ता,
वण्णे रूवे अ सव्वसो।
मणसा काय वक्केणं,
सव्वे ते दुक्ख सम्भवा ॥११॥

(۱۱) اے گوتم - کئی شخص علم والے نیک چال چلن کو چھوڑ دیتے ہیں - اور اپنے جسم کی پرورش اور طاقتور بنا لینے میں ہر صورت سے مشغول رہتے ہیں - لیکن وے یاد رکھیں کہ سوائے تکلیف کے نجات کا پتہ ذرہ برابر بھی نہ پا سکیں گے -

सूल :— निम्ममो निरहंकारो,
निस्संगो चत्तगारवो।

मूल :— इहमेगे उ मरागांति,
अपच्चक्खाय पावगं।
आयरिअं विदित्ताणं,
सव्व दुक्खा विमुच्चई ॥८॥

(۸) اے گوتم - کئی جاہل لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ اپنا ایسا یقین رکھتے ہیں کہ بلا عذاب کے ترک کئے ہوئے محض نیک چال چلن کی واقفیت ہونے سے ہی نجات ہو جاتی ہے - اونکا یہ ایسا عقیدہ بالکل غلط ہے - کیوں کہ بلا نیک کام جانے ہوئے اور عمل کئے ہوئے نجات نہیں ہو سکتی ہے -

मूल :— भणंता अकरिंता य,
बंध मोक्खपइरिणणो।
वाया विरियमत्तेणं,
समासासंति अप्पयं ॥९॥

(۹) اے گوتم - جو لوگ قید اور نجات کی باتوں کو علم کے ذریعہ سے واقفیت کر لیتے ہیں - مگر اوس کے مطابق اپنا چال چلن نہیں بناتے - وے لوگ محض غلط راستہ پر ہیں - یعنی خالی زبانی جمع خرچ کرنے والے ہیں - اور اپنے دل کو ایسا کر کے غلط یقین دلاتے ہیں -

ہو سکتی ہے کہ یہ راستہ نیک ہے یا بد ہے یہ دونوں
سُننے سے ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ اور معلوم ہونے کے بعد
سچا راستہ پا لیتا ہے ۔

मूल :— जहा सूई ससुत्ता,
पडिग्रा वि न विरणस्सइ।
तहा जीव ससुत्ते,
संसारे न विरणस्सइ ॥ ६॥

(۶) اے گوتم ۔ جیسے دھاگے والی سوئی کہیں گم ہوجانے
پر دھاگے کی وجہ سے دوبارہ آسانی سے مل جاتی ہے
اسی طرح یہ آتما یعنی روح عالم ہونے سے تناسخ ۔ یعنی
آواگون میں بار بار نہیں جاتی ۔

मूल :— जावंत ऽ विज्जा पुरिसा,
सव्वे ते दुक्ख संभवा।
लुप्पंति बहुसो मूढा,
संसारम्मि अणंतए ॥ ७॥

(۷) اے گوتم ۔ جتنے لاعلم شخص ہیں وے اپنے حق
میں تکلیفوں کو جمع کرنے والے ہیں ۔ جاہل لوگ تکلیفوں
کو برداشت کرتے ہوئے تناسخ میں بار ہا آتے جاتے
رہتے ہیں ۔

نہ جانی جائے۔ جُدی جُدی جاننے لایق چیزوں کو
اون پانچ علم میں سے کسی ایک علم کے ذریعہ سے ضرور ہی
جانی جاتی ہے۔ ایسا سب ہی رہنماؤں کا کلام ہے۔

मूल :— पढमं नाणं तओ दया,
एवं चिट्ठइ सव्व संजए।
अन्नाणी किं काही किंवा,
नाहिइ छेय पावगं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے
کیوں کہ بلا جانے جانوروں پر رحم نہیں کرسکتا ہے۔ اس
واسطے پہلے علم۔ پھر رحم کرے۔ اسی طرح سے جتنے رحم
کرنے والے ہیں وہ پہلے علم کو حاصل کرتے ہیں۔ جو علم
سے بے خبر ہے وہ کیا کرے گا۔ یعنی کچھ نہیں کرسکتا۔
کیوں کہ جو بے علم ہے اوسکو نیک و بد راستہ نہیں
معلوم ہو سکتا ہے۔

मूल :— सोच्चा जाणइ कल्लाणं,
सोच्चा जाणइ पावगं।
उभयं पि जाणई सोच्चा,
जं सेयं तं समायरे ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ عالموں کی زبانی سُننے سے واقفیت

सगविहं केवलं नाणं ॥२॥

(۲) اے گوتم - خالص علم یہ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے اور یہ تمام اشیائے کی پیدائش - فنا ہونا - قایم رہنا - تمام اوصاف کا حال - اسی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے - دنیا میں بے انتہا جاننے کے لایق چیزیں ہیں - وہ سب اسی علم سے جانی جاتی ہیں جس کو لامحدود علم کہتے ہیں - اور یہ جس آتما یعنی روح کو ہو جاتا ہے اوسکو ہمیشہ رہتا ہے -

मूल :- एयं पचविहं णाणं,
दव्वाण य गुणाण य।
पज्जवाणं च सव्वेसिं,
नाणं नाणीहि देसियं ॥३॥

(۳) اے گوتم - اس دنیا میں ایسی کوئی بھی شے صفت اور شکل کی نہیں ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ علموں میں سے

میں واپس آجاتی ہے درمیانی جنم کی اکثر بے خبری پیدا ہونے اور مرنے دونوں ہی کی ہو جاتی ہے - جس سے ابھی روح کو درمیانی جنم کی خبر نہیں رہتی ہے پہلے کے جنم ہوش و حواس کی باتیں کہہ دیتی ہے - جب بعد کو متی گیانا ورن کا پردہ واپس پڑ جاتا ہے تب پہلے جنم کی باتیں بھول جاتی ہیں -

(۲) मतिज्ञान* (متی گیان) یعنی اپنے دل سے ہونا ہے۔

(۳) अवधिज्ञान (اودہی گیان) وہ ہے کسی حد کے درمیان میں جو حدود ہیں اون کے رنگ اور شکل والی اشیائے کا علم ہونا۔

(۴) मनःपर्यवज्ञान (منہ پریوئے گیان) دوسرے کے دل کی بات کا علم ہونا۔

(۵) केवलज्ञान (کیول گیان) عالم الغیبی علمیت کا پیدا ہونا۔ یعنی چار درجے کے جو علم ہیں اُن میں کمی و بیشی اور قطعی دور ہونا۔ بھی ممکن ہے۔ اور پانچویں درجے کے علم ہونے کے بعد روح کو نجات ہو جاتی ہے۔

मूल :— अह सव्व दव्व परिणाम,
भावविण्णत्ति कारण मणंत।
सासयमप्पडिवाई,

---

* نوٹ :۔ متی گیان کا حجاب پردہ بعض روح کا اس قدر کم ہونے سے اس جنم سے پچھلے جنم کا حال بچپن میں ہی کہنے لگتی ہے۔ بعض بعض ارواح دس جنم پہلے کی باتیں کہتے ہیں۔ بعض روح منش (انسان) جنم سے مرکر ایک ماہ دو ماہ چار ماہ چھ ماہ ایک برس دو برس چار برس کے قریب ان مدتوں کے درمیان میں ایک ایک جنم لیکر وہاں سے پھر لوٹ کر منش جنم

اوم

باب پنجم

درباره ذکر علم صادق

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— तत्थ पंचविहं नाणं,
सुअं आभिणि बोहिअं।
ओहिणाणं च तइअं,
मणणाणं च केवलं ॥ १ ॥

(۱) اسے گوتم - علم صادق پانچ قسم کے ہوتے ہیں -
(۱) श्रुतिज्ञान* (شرت گیان) یعنی سننے سے جو علم حاصل ہوتا ہے -

---

* نوٹ :- سری سوتر (नन्दी सूत्र) میں سورت گیان کا دوسرا درجہ ہے اوترادھین سوتر उत्तराध्यन सूत्र میں اس کو پہلے درجہ میں لیا گیا ہے - اس کا خاص مطلب یہ ہے کہ پانچوں قسم کے علم میں شرت گیان سے - دنیا کو محض فائدہ سب سے پہلے اس سے پہونچتا ہے -

होमं हुतानि दुरितानि पसत्थं ॥२४॥

(۲۴) اسے گوتم - ریاضت بطور آگ کے ہے - روح بطور کنڈ - دل بطور چمچا - جسم بجائے دیگر اشیاء عذاب بطور لکڑی کے - یہ سب بنا کر اُس ریاضت کی آگ سے اعمال بد کو جلا دے - اور رحم کر کے تسلی کا سبق پڑھے ایسے ہی ہون کی عالموں نے تعریف کی ہے اور میں بھی اسی ہون کو کرتا ہوں -

---

باب چہارم ختم ہوا

جواب شری بھگوان کا

मूल :— जयं चरे जयं चिट्ठे,
जयं आसे जयं सए।
जयं भुंजंतो भासंतो,
पावं कम्मं न बंधइ ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - کسی بھی روح جاندار کو جس کے ذریعے ذرا بھی تکلیف نہ ہو - ایسی ہوشیاری کو यतना (یتنا) کہتے ہیں - یعنی خبرداری - چلنے - کھڑے رہنے - بیٹھنے سونے - کھانے - اور بولنے میں عذابوں کا روح پر اثر نہیں ہوتا ہے - بدیں وجہ عذابوں کا وزن نہیں ہوتا ہے

मूल :— पच्छा वि ते पयाया,
खिप्पं गच्छंति अमरभवणाइं।
जेसिं पिओ तवो संजमो य,
खंती य बम्भचेरं च ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم - نیک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیا ہو - اگر ضعیف العمر ہو گیا ہے تو بھی اُسے نا امید نہ ہونا چاہیئے - کیوں کہ ضعیفی میں اپنا نیک چال چلن کر دے -

जह तह कम्मविमुक्का,
लोयग्गपइट्ठिया होंति ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - بھی بسن - انکا وزن تو سب سے چھوٹ جانے سے تونبا ہلکا ہو کر پانی کے اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح سب گناہوں سے مبرّہ ہو جانے پر یہ روح ہلکی ہو جانے سے اور تمام تکلیفات سے پاک ہو کر اونچے درجہ یعنی نجات کو پاجاتی ہے -

سوال گوتم سوامی کا

मूल :— कहं चरे ? कहं चिट्ठे ?
कहं आसे ? कहं सए ।
कहं भुंजंतो ? भासंतो,
पावं कम्मं न बंधइ ॥२०॥

(۲۰) سچے پربھو - براہ مہربانی اس خادم کے لئے فرمایا جاوے کہ کس طرح چلنا - کھڑا رہنا - بیٹھنا - سونا - کھانا اور بولنا چاہئے - جن سے اس روح پر عذابوں کا لیپ نہ چڑھنے پاوے -

(۴) वेदना (ویدنا) جسم کے سخت بیماری سے۔
(۵) पराघात (پراگھات) چلتے چلتے کسی گہرے خندق یا کنواں وغیرہ میں گرنے سے یا ایک دم ٹھوکر کھانے سے۔
(۶) स्पर्श (سپرش) یعنی سانپ یا بچھو کو ہر زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے۔

(۷) आन प्राणः (آن پران) دم روکنے سے۔

मूल:— जह मिउलेवालित्तं,
गुरुयं तुवं अहो वयइ एवं।
आसवकयकम्मगुरु,
जीवा वच्चंति अहरगइं ॥१८॥

(۱۸) اے گوتم۔ جیسے تونبے پرسن کو گیلی مٹی میں ملا کر اور لگا کر خشک کرے۔ اسی طرح ۸ مرتبہ لگا لگا کر خشک کرے تو تونبا وزنی ہو کر پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے گا۔
اسی طرح سے مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا یا کسی چیز میں محو ہو جانا وغیرہ وغیرہ گناہوں سے یہ روح بہت وزنی ہو کر نیچے درجوں میں چلی جاتی ہے۔

मूल:— तं चेव तव्विमुक्कं,
जलोवरिं ठाइ जायलहुभावं।

(۱۷) मायामृषा (مایا مرشا) دغا بازی اور جھوٹ بولنے سے۔

(۱۸) मिथ्यात्वशल्य (متھیاتوشلیہ) جو رہنما نہیں ہے اوسکو رہنما ماننا۔ جو مُرشد نہیں ہے اوسکو مُرشد مانتا ہے اور جس کے ذریعہ سے نجات یعنی موکش ہو اوسکو دُنیوی سمجھنے سے۔

सूत्र :— अज्झवसारगनिमित्ते,
आहारे वेयरग पराघाते।
फासे आरग पारगू,
सत्तविहं भिज्जए आऊं ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم۔ جن سات وجوہات سے عمر کم ہوجاتی ہے وہ تحت میں بتلاتے ہیں۔

(۱) अध्यवसाय (ادہیہ وساے) یعنی دُنیوی باتوں میں محو ہو جانے سے۔ فکر ہونے سے یعنی زیادہ سے زیادہ رنج سے۔

(۲) निमित्त (نمت) یعنی لکڑی۔ چابک۔ ہتیار۔ کے ضرب سے یا زہر وغیرہ سے۔

(۳) आहार (اہار) زیادہ کھانا کھانے سے یا کھانا قطعی نہ ملنے سے۔

یہاں اور عاقبت میں ضرور ملے گا۔

(۲) अलीकम (الیکم) یعنی جھوٹ بولنے سے۔

(۳) चौरी (چوری) چوری کرنے سے۔

(۴) मैथुन (میتھن) زنا وغیرہ سے۔

(۵) द्रव्य मूर्च्छा (دردیہ مورچھا) مال اور اولاد میں محو ہو جانے سے۔

(۶) क्रोध (کرودھ) غصہ کرنے سے۔

(۷) मान (مان) یعنی غرور کرنے سے۔

(۸) माया (مایا) دغابازی یا فریب کرنے سے۔

(۹) लोभ (لوبھ) طمع کرنے سے۔

(۱۰) प्रेम (پریم) ناپاک محبت کرنے سے۔

(۱۱) द्वेष (دویش) کسی سے دشمنی رکھنے یا کرنے سے۔

(۱۲) कलह (کلہ) فساد یعنی لڑائی کرنے سے۔

(۱۳) अभ्याख्यानम् (ابیاکیانم) تہمت لگانے سے۔

(۱۴) पैशुनयम (پیشونیم) غیب میں برائی کرنے سے یعنی چغلی کھانے سے۔

(۱۵) रत्यरती (رتیارتی) برے کاموں میں خوش رہنے سے اچھے میں ناراض رہنے سے۔

(۱۶) परापवाद (پراپواد) دوسروں کی بدی کرنے سے۔

کرنا اسی کو پرانا تی پات یعنی مارنا کہتے ہیں -
یہ بتلایا جاتا ہے - چھونے کی - جسم کی - سانس[۳] یعنی
دم لینے کی - اور عمر کی یہ چار طاقتیں ہیں -
پانی - آگ - ہوا - زمین اور اتو - رتا بو - درخت وغیرہ سبزیوں کی
ارواح میں ہیں - بولنا - ذائقہ[۲] پہچاننا یہ دو سابق کی چار طاقتوں
میں شامل کر کے ۶ طاقتیں کیڑے - کیچوا - وغیرہ کی ارواح میں ہیں
ان چھ طاقتوں میں ایک سونگھنے کی ملا کر یعنی سات طاقتیں - چینٹی
چیٹیا - جوں - وغیرہ ارواح میں ہیں - ان میں ایک آنکھ کی -
طاقت ایزاد ہونے سے آٹھ طاقتیں - مکھی - مچھر - وغیرہ کی ارواح
میں ہیں - اسمیں سُننے کی طاقت اور اضافہ ہونے سے نو طاقتیں
جو بلا والدین کے مچھلی وغیرہ ارواح میں ہیں - اس میں ایک من
کی طاقت اور ہونے سے کل دس طاقتیں - انسان - حیوان مطلق
چرند - پرند - سانپ - اجگر - وغیرہ وغیرہ ارواح میں ہیں - مثال
یہ ہے کہ مخلوق میں یوں تو بہت سے مرتے ہیں - انہیں کسی میں
پولیس دست اندازی نہیں کرتی - لیکن قصداً - جو کسی بندوق - تلوار
چھرا - زہر وغیرہ وغیرہ کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے تو اُس میں
پولیس ضرور دست اندازی کرتی ہے - اسی طرح عمر ختم ہونے پر
جو مرتا ہے - اُس کا گناہ کسی پر نہیں لگتا ہے - اور جو کسی خاص وجہ
سے مارا جاتا ہے اُسی کا نام گناہ یا عذاب ہے اور اس کا معاوضہ

کلاموں کا ادب کرتا ہوا۔

(۲۰) प्रवचन प्रभावना (نرگرنتھ پروچن) کے اوصاف کو مشتہر کرتا ہوا۔

اے گوتم اب ہم نیچے درجوں میں جانے والی ارواح کا سبب ۱۸ قسموں میں دکھلاتے ہیں۔

मूल :— पाणाइवायमलियं,
चोरिक्कमेहुणं दविणमुच्छं।
कोहं माणं मायं,
लोभं पेज्जं तहा दोसं ॥ १५॥
कलहं अब्भक्खाणं,
पेसुन्नं रइअरइसमाउत्तं।
परपरिवायं माया,
मोसं मिच्छत्तसल्लं च ॥ १६॥

(۱۵ و ۱۶) اے گوتم۔ (۱) पाणातिपात پراناتی پات۔ وہ شے ہے کہ ارواح کو۔ سننے ۔ دیکھنے ۔ سونگھنے کھانے ۔ چھونے ۔ من ۔ بولنے ۔ جسم ۔ دم لینے اور عمر کی طاقتوں میں سے کسی کو چار کسی کو چھ ۔ کسی کو سات کسی کو آٹھ ۔ کسی کو نو کسی کو دس طاقتیں ملی ہیں۔ اُن پائی ہوئی متذکرہ بالا طاقتوں میں سے روح کو علیحدہ

(۱۲) शीलव्रत (شیل ورت) عورتوں سے اپنی شرم گاہ کو بالکل بچاتا ہوا۔

(۱۳) क्षरालव (چھن لو) ہمیشہ اپنے خیالات کو بُری طرف نہ جانے دیتا ہوا۔

(۱۴) तप (تپ) ریاضت کرتا ہوا۔

(۱۵) त्याग (تیاگیہ) مرتے ہوئے جانداروں کے بچانے کی کوشش کرتا ہوا۔ اور सुपात्रों (نیک کام کرنیوالے) کو خیرات دیتا ہوا۔

(۱۶) व्यावृत (ویاورتا) بزرگوں کی خدمات میں یا۔ اچھے کاموں میں دلچسپی سے لگا رہے۔

(۱۷) समाधि (سمادہی) اپنے دل کو ایک طرف لگاتا ہوا۔

मूल :— अपुव्वणाण गहणो,
सयुभत्ती पवयणो पभावणया।
एएहिं कारणेहिं,
तित्थयरत्तं लहइ जीओ॥ १४॥

(۱۴) اسے گوتم۔ (۱۸) अपूर्वज्ञान ग्रहण (اپورب) جدید علم کو حاصل کرتا ہوا۔

(۱۹) सूत्रभक्ति (سوترمجگتی) بھگوان کے فرمانے پاک

(۶) बहुश्रुत (بہوشرت) مذہب اور غیر مذہب کے شاستروں کا واقف کار ہو۔

(۷) तपस्वी (تپسوی) یہ بارہ* قسم کی ریاضت ہیں انہیں سے کسی ایک قسم کی بھی ریاضت کرنے والا مندرجہ بالا महापुरुषों (عالم) کے اوصاف ظاہر کرے اور ان کی خدمات دل چسپی سے کرے۔

(۸) ज्ञानोपयोग (گیانوپ یوگ) ہر وقت علم میں دلچسپی رکھے۔

मूल :— दंसण विणए आवस्सए य,
सीलव्वए निरइयारो ।
खणलवतवच्चियाए,
वेयावच्चे समाही य ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ (۹) दर्शन (درشن) یعنی اپنی آتما کو درست رکھتا ہوا۔

(۱۰) विनय (ونے) بزرگوں کا ادب کرتا ہوا۔

(۱۱) आवश्यक (آوشیک) صبح و شام اپنے گناہوں کا خیال کرتا ہوا۔ جس کا گناہ کیا ہے اس سے معافی مانگتا ہوا

---

* نوٹ:— ان کی تفصیل پندرہویں باب کے اشلوک نمبر ۱۲ و ۱۳ میں موجود ہے۔

پر نظر پہلے ڈال لے تاکہ جاندار نہ دب جائے۔
گُپتی (गुप्ति) یہ ہیں کہ دلؔ - زبانؔ - جسمؔ - یہ اپنے قابو میں رکھے۔

(۴) गुरु (گرو) مرشد وہ ہے جو ذیل کے قاعدوں پر قایم ہو - اوّل کسی جان کو تکلیف نہ دے - دوسرے جھوٹ نہ بولے - تیسرے چوری نہ کرے - چوتھے ब्रह्मचर्य (نیک چلن) رہے - پانچویں مال - اولاد - چھاتا - سواری وغیرہ کو ترک کردے - چھٹویں قبل از غروب آفتاب کھانا کھائے - یعنی آفتاب غروب کے بعد صبح طلوع ہونے تک کسی قسم کی کوئی چیز کھانے پینے کی استعمال نہ کرے یہاں تک کہ خورد نوش کی کوئی اشیا اپنے پاس رات کو نہ رکھے۔

(۵) स्थविर (استھور) تین قسم کی ہوتی ہیں۔
اوّل - वयस्थविर (ویستھور) جس کی عمر ۶۰ سال کی ہوگئی ہو۔
دوئم दीक्षास्थविर (دکشاستھور) جس کو سادھو ہوئے ۲۰ سال گذر چکے ہوں۔
سوئم - सूत्रस्थविर (سوتر استھور) الیشوری کلام کے مطلب کا پورا واقف کار ہو۔

मूल :— अरहंतसिद्ध पवयण

गुरुथेरबहुस्सुएतवस्सीसु ।

वच्छलया यसिं,

अभिक्खणाणोवओगे य ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم (۱) अरिहंत یعنی جیون مکت جسم ہوتے ہوئے۔ یہی تمام دنیا کا حال جاننے والے روشن ضمیر کو کہتے ہیں۔

(۲) सिद्ध (سدھ) جو جسم کو چھوڑ کر نجات پا جاتے ہیں۔ اور وہ مثلہ تناسخ (اواگون) میں نہیں پڑتے۔ انہیں سدھ کہتے ہیں۔

(۳) प्रवचन (پروچن) یہ وہ شاستر ہے کہ جس میں پانچ (سمتی) ہیں اور تین गुप्ति समिति (گپتی) ہیں ان کی تشریح ذیل میں اس طرح ہے کہ (۱) ہوشیاری سے چلنا۔ کوئی جاندار پاؤں سے نہ دب جائے (۲) زبان سے سخت کلام نہ بولے (۳) جو سناری آدمی اپنے واسطے کھانا تیار کرے اس میں سے لے۔ (۴) کوئی بھی چیز کسی قسم کی اوٹھاوے یا رکھے اس میں احتیاط رکھے کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہونچے۔ یعنی آنکھ سے کام لیا جاوے (۵) کوئی بھی چیز زمین پر ڈالنی ہو تو زمین

گھبراہٹ نہ آنے دینا - جو اپنے نے نیکیاں کی ہیں تو
گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے -

मूल:— संगाणा य परिण्णाया ।
पायच्छित्त करणे विय ।
आराहणा य मरणंते ।
बत्तीसं जोग संगहा ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - (۳۰) संग (سنگہ) دنیوی
خرابیوں کا بدنتیجہ خیال کرکے ترک کرنا - یعنی مال - اولاد -
وغیرہ یہ سب فنا ہیں اور فساد کی جڑ ہیں -

(۳۱) प्रायश्चित्त (پراشچت) یعنی گناہوں سے روح
کو پاک رکھنا -

(۳۲) आराधना (آرادہنا) یعنی جس سے روح کی نجات
ہو ان باتوں پر پابند ہوکر مرنا -

اے گوتم اب ہم ترتھنکر× (तीर्थंकर) یعنی رہنما
ہونے کے لئے ۲۰ قسم کے اسباب تحت میں ظاہر کرتے ہیں
تو سنو -

× نوٹ :- ترتھنکر ہونے کے بعد وہ موکش یعنی نجات ہوجاتی ہے بہرا واگون یعنی دو[illegible]
وہی ترتھنکر نہیں ہوتے - لیکن اس مخلوق کے اندر جو بے شمار ارواح ہیں ان میں سے جو [illegible]
روح تحت کے اسباب میں سے ایک بھی بات کو حاصل کرے گی وہ روح ترقی کرتی ہو[illegible]
ترتھنکر یعنی رہنما کے درجہ کو پہونچ جائے گی -

آرام میں مشغول نہو۔ بلکہ اون کو ترک کرتا رہے۔

मूल :— पच्चक्खाणे विउस्सग्गे,
अप्पमादे लवालवे।
झाणे संवर जोगे य,
उदए मारणंतिए ॥ १०॥

(۱۰) سے گوتم (۲۳) प्रत्याख्यान (پرتیاکھان) یعنی سلسلہ وار برُے کاموں کو چھوڑتا جائے۔
(۲۴) व्युत्सर्ग (وریت سرگہ) یعنی جسم سے محبت ہٹاتا رہے۔
(۲۵) अप्रमाद (اپرمادو) یعنی غفلت سے ہوشیار رہ کر یعنی۔ نیند۔ سستی وغیرہ نہ آنے دے۔
(۲۶) लवालव (لوالوہ) یعنی عبادت وغیرہ وغیرہ کی پوری پابندی ہوتی رہے۔
(۲۷) ध्यान (دھیان) ایشور کی طرف سے جو جو احکام ہیں۔ اون کے لئے دلچسپی سے سوچتے رہنا۔
(۲۸) संवरयोग (سنور یوگا) یعنی جس کے ذریعہ سے گناہ پیدا ہوں۔ اوس ذریعہ کو روکنے کی کوشش کرنا۔
(۲۹) उदयमरणान्त (اودے مرناتی) مرتے وقت

(۱۴) आचार (اچار) یعنی نیک چال چلن سے رہے۔
(۱۵) विनय (ونے) یعنی ہمیشہ عاجزانہ طریقے سے رہے
(۱۶) धृतिमति (دہرت متی) کسی بات میں پریشانی نہ ہو اور نہایت استقلال سے رہے۔

सूत्र :— धिईमई य संवेगे,
यरीा हि सुविहि संवरे ।
अत्त दोसोव संहारे,
सव्व कास विरत्तया ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم۔ (۱۷) संवेग (سم ویگیہ) یعنی دنیا کو ہر وقت فنا سمجھتا رہے۔
(۱۸) प्रणिधि (پرندہی) یعنی جسم۔ روح۔ اور زبان ان کو خراب حرکتوں سے بچاتا رہے۔
(۱۹) सुविधि (سوبدہی) یعنی نیک کاموں میں مشغول رہے۔
(۲۰) संवर (سنورے) گناہوں سے بچا رہے۔
(۲۱) आत्मदोषोपसंहार (اتم دوشوپ سنگھارہ) یعنی اپنی اندرونی خرابیوں کو تلاش کر کر کے نکالتا رہے۔
(۲۲) सर्वकामविरक्तता (سروکام برکتتا) یعنی عیش و

کبھی استعمال نہ کرے۔

मूल:— अरणायया अलोभे य,
तितिक्खा अज्जवे सुई।
सम्मदिट्ठी समाही य,
आयारे विणओवए॥८॥

(۸) اے گوتم۔ اس اشلوک میں نو نصیحتیں حسب ذیل ہیں۔

(۷) असातता (اگیاتتا) یعنی ریاضت کرکے اپنی تعریف کسی سے نہ کرنا۔

(۸) अलोभा (الوبھا) بلا طمع کے رہنا۔

(۹) तितिक्षा (تتکشا) جو اپنے کو نقصانات اور تکالیف پہونچائے اوسکو معاف کردے۔

(۱۰) आर्जव (ارجوہ) اپنا کاروبار دغابازی سے صاف رکھے۔

(۱۱) शुचिः (شوچی) اپنے دل کو ہمیشہ پاک رکھے۔

(۱۲) सम्यग् दृष्टि: (سمیگ درشٹی) یعنی صادق ایمان میں فرق نہ آنے دے۔

(۱۳) समाधि (سمادہی) یعنی دل کو اپنے قبضہ میں رکھے۔

सिक्खा निप्पाडे कम्मया ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - (۱) आलोचना سب سے پہلے دانستہ یا نادانستہ میں کوئی اپنی غلطی ہوگئی ہو تو دہرم گرو یعنی مرشد کے روبرو ظاہر کردے اوسکے معاوضہ میں وہ جو کچھ سزا دیوے اوسکو بخوشی قبول کرے۔

(۲) निरपलापा (نرپ لاپا) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اون غلطیوں کی سزا مرشد سے ملتی ہے۔ اوسکا اظہار کسی سے نہ کرنا

(۳) आपत्सु दृढ धर्मा (آپتو سودڑہ دہرم) یعنی جب کوئی شخص عبادت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب اوسکو کئی تکالیف پیش آتی ہیں لیکن وہ اپنے ایمان سے ہرگز جنبش نہ ہووے۔

(۴) अनिश्रितोपधान (ان شرتوپ دہان) یعنی ریاضت ایسی کرے کہ جسمیں دنیوی خواہشات نہوں۔

(۵) शिक्षा (شکشا) یعنی کلام پاک کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

(۶) निः प्रतिकर्मता (نہ پرت کرمتا) یعنی نفس کو پرورش کرنے کے لئے ذائقہ دار اشیائے کو بھول کر

کا خیال پیوست ہو رہا ہے۔ وے نیک چلنی کے ذریعہ سے جمع کئے ہوئے گناہوں کو بات کی بات (ایک لمحہ) میں ختم کر دیتے ہیں۔

मूल :— जह रागेण कडाणं कम्माणं
पावगो फलविवागो।
जह य परिहीण कम्मा
सिद्धा सिद्धालयमुवेंति ॥ ६॥

(۶) اے گوتم۔ جس طرح یہ روح دنیوی محبت و ناراضگی کے ذریعہ گناہوں کا انبار لگاتی ہے۔ اور اوس کے معاوضہ کا ذائقہ بھی لیتی ہے۔ اسیطرح سے اپنی کی ہوئی نیکیوں کے ذریعہ سے ہزاروں گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ پھر وہ ایسی جگہ پہونچتی ہے کہ جہاں کسی قسم کے رنج و غم کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے۔ اے گوتم اب ہم اوّل ۳۲ نصیحتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ سلسلہ وار ارواح پاک ہو جاتی ہیں۔

मूल :— आलोयणा निरवलावे,
आवईसु दड्ढ धम्मया।
अणिस्सिओ वहाणे य,

मूल :— जह जीवा वज्झंति,
मुच्चंति जह य परिकिलिस्संति।
जह दुक्खाणं अंतं,
करेंति केई अपडिबद्धा ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - یہی روح برے اعمال جمع کر لیتی ہے اور یہی روح ریاضت کے ذریعہ سے بد اعمال کو ختم کر دیتی ہے - یہ ہی روح گناہوں کو جمع کر کے ذلت اٹھاتی ہے اور اپنے اچھے چال چلن سے تمام گناہوں سے چھوٹ جاتی ہے - ایسا بھگوان نرگرنتھوں کا پروچن ہے -

मूल :— अट्ट दुहट्टियचित्ता जह,
जीवा दुक्खसागरमुवेंति।
जह वेरग्गमुवगया,
कम्मसमुग्गं विहाडेंति ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - جو اشخاص عاقبت اندیش نہیں ہیں وے عیش و آرام میں غافل ہیں - جو دنیوی خواہشات و تفکرات اور دوسروں کو تکلیف و نقصان پہنچانے کے خیالات سے ہزاروں گناہ کو جمع کر لیتے ہیں - اوسی کے ذریعہ سے تناسخ (اواگون) کے دریا میں غوطے لگاتے رہتے ہیں - جن لوگوں کے رگ رگ میں عاقبت اندیشی

मूल :— माणुस्सं च अणिच्चं,
वाहिजरामरणवेयणापउरं।
देवे य देवलोए,
देविड्ढिं देवसोक्खाइं ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ انسان کی زندگی ہمیشہ قایم رہنے والی نہیں ہے۔ پھر بھی تھوڑی سی زندگی میں انواع اقسام کی تکالیف کو برداشت کرتا ہے۔ اور جو اچھے اعمال کے ذریعہ سے بہشت میں جاتے ہیں وے وہاں آرام کو پاتے ہیں۔ لیکن وہاں سے وے گذر جاتے ہیں اور پھر اعمال ختم ہونے پر وہاں سے بھی واپس آجاتے ہیں۔

मूल :— णरगं तिरिक्खजोणिं,
माणुसभावं च देवलोगं च।
सिद्धे अ सिद्धवसहिं,
छज्जीवणियं परिकहेइ ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ جو شخص گناہ کرتے ہیں وے دوزخ اور جانوروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو مخیر ہیں وے انسان میں یا بہشت میں پیدا ہوتے ہیں اور جو ہر ایک پر رحم کرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔

اوم

باب چہارم

(درباره پاک ہونے روح)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— जह णरगा गम्मंति,
जे णरगा जा य वेयणा णरए।
सारीर माणसाइं,
दुक्खाइं तिरिक्ख जोणीए ॥१॥

(۱) اے گوتم - جس طرح دوزخ میں جانے والی ارواح خود کئے ہوئے اعمال کے موافق دوزخی تکالیف کو برداشت کرتی ہیں - اسی طرح حیوان مطلق میں پیدا ہونیوالی ارواح بد اعمال کے نتیجے طرح طرح کے جسمانی اور روحانی تکالیف کو وہاں بھی برداشت کرتی ہیں -

---

دریا کے مانند روانگی میں غرق ہوتے ہوئے روحوں کو
دہرم ٹیلے کے برابر ہے۔ جو اِس ٹیلے کے اوپر روح
آجاتی ہے اوسکو آرام کی صورت ہے۔

मूल :— एस धम्मे धुवे णितिए,
सासए जिणदेसिए।
सिद्धा सिज्झंति चाणेणं,
सिज्झिसंति तहावरे ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ ایسا دہرم عالم الغیب کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا ہمیشہ کیلئے قایم ہے اور رہیگا جو روشن ضمیروں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے اسی کے ذریعہ سے سابق میں بھی روحوں نے نجات پائی ہے اور آیندہ بھی نجات پائیں گے۔
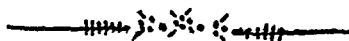
باب سوئم ختم ہوا

(۱۱) اے گوتم - جو رات و دن کا وقت گذر رہا ہے
وہ گیا ہوا پھر واپس نہیں آسکتا - جو اسکے اندر دہرم اور
نیک کام کرتے ہیں وے اپنے بیش قیمتی وقت کو ایسا عمدہ
بنا لیتے ہیں کہ جس کے ذریعہ سے عاقبت میں آرام پاوینگے

मूल:– सोही उज्जुअभूयस्स,
धम्मो सुद्धस्स चिट्ठई।
णिव्वाणं परमं जाइ,
घयसित्ते व्व पावए॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - جس کا دل دغا بازی سے دور ہے وہی
پاک ہے اور وہی پاک دل والا دہرم میں مضبوط رہتا ہے
بلکہ وہ اپنی زندگی میں نجات والوں کے برابر ہو جاتا ہے
جیسے گھی ڈالنے سے آگ بھڑک اٹھتی ہے - اسیطرح سے
تمام گناہوں سے روح پاک ہو کر عالم الغیب کے درجہ
تک پہونچ جاتی ہے -

मूल:– जरामरण वेगेणं,
वुज्झमाणाण पाणिणं।
धम्मो दीवो पइट्ठा य,
गई सरणमुत्तमं॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم - پیدایش - ضعیفی - اور قضا یہ تیز

तात धम्मं समायरे ॥९॥

(۹) اے گوتم - دہرم کرنے کے واسطے وہی وقت مناسب ہے کہ جہاں تک اوسکے جسم پر ضعیفی کا قبضہ نہ ہو جائے جسمانی - امراض - اور دلی تفکرات یا رنجشیں اوسکے دل پر غالب نہوں - کان - آنکھہ - ناک - زبان - اور چھونا اِن خواہشات میں جب تک کمزوری نہ پہونچے وہیں تک عاقبت اندیشی کی دُرستی کرسکتا ہے -

मूल :— जा जा वच्चइ रयणी,
न सा पडिनि अत्तइ।
अहम्मं कुणमाणस्स,
अफला जंति राइओ ॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - جو رات و دن کا وقت جارہا ہے وہ گیا ہوا وقت پھر واپس نہیں آسکتا ہے - جو لوگ اسکے اندر خراب کام کررہے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو رات دن ضایع کررہے ہیں -

मूल :— जा जा वच्चइ रयणी,
न सा पडिनि अलइ।
धम्मं च कुणमाणस्स,
सफला जंति राइओ ॥११॥

ذریعہ سے سلسلہ وار ذائقہ والا ہوتا ہے - اوسی طرح دہرم (دین) کی بنیاد عاجزی سے ہے - اور عالم ہو نے پر خراب عادتوں کو ترک کردیتا ہے یعنی خیالات اوس کے پاک (پوتر) ہو جاتی ہیں - پھر آخیر میں اوسکو نجات ملجاتی ہے جس سے اوسے کبھی رنج کا موقع نہیں ہوتا ہے جب جس شخص میں انکساری (عاجزی) نہیں ہے تو اور آئندہ کچھ ترقی نہیں کرسکتا ہے -

सूत्र :— अणुसट्टं पि बहुविहं,
मिच्छदिट्ठिया जे नरा अबुद्धिया।
बद्धनिकाइय कम्मा,
सुणंति धम्मं न परं करेंति ॥८॥

(۸) اے گوتم - دہرم کی نصیحتیں مرشد کے ذریعہ سننے پر بھی جو جاہل خراب خیالات والے انسان وہیں رہجاتے ہیں - وہ نصیحتوں کے مطابق اپنے چال چلن کی درستی نہیں کرسکتے - کیوں کہ پہلے کے اعمال بہت مضبوط ہیں جنکا پردہ پڑا ہوا ہے -

सूत्र :— जरा जाव न पीडेइ,
वाही जाव न वड्ढइ।
जाविंदिया न हायंति,

(۵) اے گوتم - دہرم وہ شے ہے کہ جس سے
پاک ہو - اور وہی سب میں اعلیٰ ہے - دہرم کی شناخت
رحم دلی ہے - جس سے کسی روح کو کسی قسم کی تکلیف
نہ پہونچے - یہی ریاضت اور عبادت ہے - ایسی باتوں
پر جو قایم رہتے ہیں یعنی سچے دل سے ثابت ایمان ہو -
اُنکی قدمبوسی انسان نہیں بلکہ فرشتہ تک کیا کرتے ہیں

मूल :— मूलाउ खंधप्पभवो दुमस्स,
खंधाउ पच्छा समुविंति साहा।
साहप्पसाहा विरुहंति पत्ता,
तओ से पुप्फं च फलं रसो य॥६॥

(۶) اے گوتم - پہلے درخت کی جڑ ہوتی ہے -
اوسکے بعد स्कन्ध (تنا) کہنڈ کے بعد شاخیں ٹہنیاں
ہوتی ہیں - پھر پتے اور پتوں کے بعد پہلدار (ثمر) ذایقہ
والا ہوتا ہے -

मूल :— एवं धम्मस्स विणओ,
मूलं परमो से मुक्खो।
जेण कित्तिं सुअं सिग्घं,
नीसेसं चाभिगच्छइ॥७॥

(۷) اے گوتم - جس طرح شجر (درخت) اپنی جڑوں کے

کہ جسکی مدّت ۱۰ سے ۱۰۰ سال تک ہے اس میں
شبانہ روز سوائے سونے کے نشست برخاست بھی
بمشکل تمام ہو جاتی ہے۔
اسی طرح زمانہ حال میں جس قدر عمر ہو اوسکو دس حصّہ
میں تقسیم کرکے مندرجہ بالا اوقات پر اونکے واقعات
تصوّر کر لئے جاویں۔

सूल :— माणुस्सं विग्गहं लद्धुं,
सुई धम्मस्स दुल्लहा।
जं सोच्चा पडिवज्जंति,
तवं खंति माहिंसयं ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ اوّل تو روح کو انسانوں میں آنا
بہت مشکل ہے۔ اور اگر انسان ہو بھی گیا تو دھرم شاستر
یعنی وہ کلام سُننا مشکل ہے کہ جسکے (धर्म शास्त्र)
سُننے سے ریاضت (عبادت) خاموشی۔ متحمّلی۔ اور
رحم وغیرہ کی خواہشات پیدا ہوں۔

सूल :— धम्मो मंगल मुक्कहं,
अहिंसा संजमो तवो।
देवा वि तं नमंसंति,
जस्स धम्मे सया मणो॥ ५॥

ہوتا ہے اور عاقبت اندیشی بھی ہوتی ہے۔

(۶) हायनी अवस्था (ہاینی اوستھا) اوسکو کہتے ہیں۔ جسکی مدت ۵۱ سے ۶۰ تک ہے۔ جسمیں حواس خمسہ کے خواہشات کے محسوس ہونے میں کچھ کمزوری ہوجاتی ہے۔

(۷) प्रपंचा अवस्था (پرپنچ اوستھا) اسکی مدت ۶۰ سے ۷۰ تک کی ہے اس میں بار بار بلغم کی ترقی سے شکایت کھانسی تھوکنے کی زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۸) प्राग् भारा अवस्था (پراگیہ بہار اوستھا) اسکی مدت یا میعاد ۷۱ سے ۸۰ سال تک ہے۔ اسمیں جسم میں سلوٹیں (شکنیں) پڑجاتی ہیں۔ کھال ملایم ہوکر لٹک جاتی ہے اور جسم میں خمی بھی آجاتی ہے۔

(۹) मुम्मुखी अवस्था (مُمکھی اوستھا) کا وقت ۸۱ سے ۹۰ سال تک ہوتا ہے۔ اس میں ضعیفی پورے طور پر اپنا زور کرلیتی ہے۔ یا تو اسی وقت میں اوسکی وفات ہوجاتی ہے۔ اور اگر زندہ رہا بھی تو مثل مُردے کے ہوجاتا ہے۔ کیوں کہ اُس سے کسی قسم کا کام نہیں ہوسکتا ہے۔

(۱۰) शायनी अवस्था (شاینی اوستھا) یہ وہ ہے

(۱) बाल्यावस्था (بال اوستہا) یہ ہے کہ جسمیں کھانا - پینا کے سوا کمانا وغیرہ کے تکلیف آرام کا اسکو کچھ بھی خیال نہیں رہتا ہے - جس کی مدت ایک سے ۱۰ سال تک ہے

(۲) क्रीड़ावस्था (کریڑا اوستہا) اسکی مدت ۱۱ سے ۲۰ تک ہے اس میں لہو لعب (کہیل کود) وغیرہ میں مشغول رہتی ہے -

(۳) मन्दावस्था (مندا وستہا) اسکی مدت ۲۱ سے ۳۰ سال تک ہے اس میں جو خانہ داری میں چیزیں عیش و آرام کی جمع کی ہوئی ہیں - اوس میں لگا رہتا ہے - اور جدید سامان کے مہیا کرنے میں عقل کو زور نہیں دیتا ہے - اس وجہ سے یہ کمزور اوستہا ہے -

(۴) बलावस्था (بلا وستہا) اسکی مدت ۳۱ سے ۴۰ سال تک ہے طاقتور نظر آتا ہے - اسی سے یہ چوتھی اوستہا کہی گئی ہے -

(۵) प्रज्ञावस्था (پرگیا اوستہا) اسکی مدت ۴۱ سے ۵۰ تک ہوتی ہے - جس میں اپنی خواہشات کے مطابق دولت وغیرہ کو جمع کرنے کے لئے اور خاندان کی ترقی دینے کے لئے عقل کو بہت زور دیتا ہے - یعنی دوراندیش

मूल :— वेमायाहिं सिक्खाहिं,
जे नरा गिहिसुव्वया।
उविंति माणुसं जोणिं,
कम्मसच्चा हु पाणिणो ॥२॥

(۲) اے گوتم - جو شخص طرح طرح کے اشیا سے کو ترک کرکے دہرم (دین) قبول کرتا ہے - اور ہر ایک کے ساتھ بلا دغا اور فریب کے اپنا برتاؤ رکھتا ہے - وہی شخص دوبارہ اشرف المخلوقات میں پیدا ہوتا ہے - کیوں کہ وہ جیسے اعمال کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی (گتی) یعنی حشر ہوتا ہے - गति

मूल :— वाला किड्डा य मंदा य,
बला पन्ना य हायणी।
पवंच्चा पभारा य,
मुम्मुही सायणी तहा ॥३॥

(۳) اے گوتم - جس وقت انسان کی جس قدر عمر ہوتی ہے اس عمر کو دس حصہ میں تقسیم کرنے سے دس अवस्थायें (اوستھائیں) یعنی وقت ہوسکتے ہیں - جیسے سو سال کی عمر کو دس حصہ میں تقسیم کیا جائے تو حسب ذیل اوقات (अवस्थायें) ہوں گی -

اوم

باب سوئم

دربارہ بیان دھرم سروپ

شری بھگوان فرماتے ہیں

मूल :- कम्माणं तु पहाणाए,
आणुपव्वी कयाइ उ ।
जीवा सोहि मणुपत्ता,
आययंति मणुस्सयं ॥ १॥

(۱) اسے گوتم - جب یہ روح کئی بار پیدا ہوتے ہوتے تکلیفات کو برداشت کرتی ہوئی آہستہ آہستہ - اشرف المخلوقات کے قالب میں آنے سے روکنے والے اعمال کو مٹا دیتی ہے - تب وہ روح اعمال کے وزن سے ہلکی ہو کر اشرف المخلوقات میں آتی ہے -

मूल :— दुक्खं हयं जस्स न होइ मोहो,
मोहो हओ जस्स न होइ तराहा।
तराहा हया जस्स न होइ लोहो,
लोहो हओ जस्स न किंचणाइं॥२८॥

(۲۸) اے گوتم۔ دُنیوی۔ تکلیفات سمندر کو جو عبور کر گیا ہے۔ وہ (मोह) موہ خواہش نفسانی میں مقید نہیں ہوتا۔ اور جس نے خواہش نفسانی کو بالکل مٹادیا ہے اوسکو وہ طمع نہیں رہتی ہے۔ اور جس سے طمع دور ہو گئی ہے۔ اوسمیں لالچ بھی نہیں رہ سکتا ہے۔ اور جو گناہوں کا باپ علیحدہ ہو گیا ہے اوسکو بیش قیمتی صبر مل جاتا ہے۔ پھر اوس کے واسطے موکش (نجات) کچھ دور نہیں رہتی ہے۔

باب دوم ختم ہوا

मूल :— जहा य अंडप्पभवा बलागा,
अंडं बलागप्पभवं जहा च।
एमेव मोहाययणं खु तण्हा,
मोहं च तण्हाययणं वयंति ॥२६॥

(۲۶) اے گوتم - جیسے انڈے سے مُرغی اور مُرغی سے انڈا پیدا ہوتا ہے - اِسی طرح دُنیوی خواہشات نفسانی کے اعمال سے طمع اور طمع سے دُنیوی خواہشات نفسانی پیدا ہوسکتے ہیں - ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے فرمایا ہے

मूल :- रागो य दोसो वि य कम्मबीयं,
कम्मं च मोहप्पभवं वयंति ।
कम्मं च जाई मरणस्स मूलं,
दुक्खं च जाई मरणं वयंति ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم - نفرت اور موہ मोह (خواہشات نفسانی) اعمال سے پیدا ہوتی ہیں - اور اعمال خواہش نفسانی سے پیدا ہوتی ہیں - یہ خواہش نفسانی ہی - تناسخ کا سبب ہے اور تناسخ (آواگون) ہی تکلیف کی وجہ ہے - ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے فرمایا ہے -

کوئی رشتہ دار - دوست - لڑکا یا بھائی - وغیرہ نہیں لیتا جس نے گناہ کئے ہیں وہی روح خود ہی تکلیف اوٹھاتی ہے - یہاں سے مرنے وقت اعمال کرنے والے کے ساتھ ہی جاتے ہیں - جیسے اونٹ - دشتروں) کی قطار

मूल :— चिच्चा दुपयं च चउप्पयं च,
खित्तं गिहं धणधन्न च सव्वं ।
सकम्मबीओ अवसो पयाइ,
परं भवं सुन्दरं पावगं वा ॥२५॥

(۲۵) اے گوتم - یہ روح اپنے بُرے کئے ہوئے اعمال کے قبضہ میں ہو کر - عورت - لڑکا - ہاتھی - گھوڑے زمین - کھیت - گھر - روپئے - پیسے - غلہ - چاندی - سونا - وغیرہ - سب ہی کو ترک کر کے اچھے برے اعمال کے مطابق دوزخ یا بہشت میں جاتی ہے -

---

وہ کنگوروں سے مثل آرے کے کام کرنے لگے - بس پھر کیا تھا - جیسا کہ تخم بو یا تھا دیسا کاٹا دیکھئے ہاتھ کے بنائے ہوئے کنگوروں ہی نے اسکی جان کو ختم کر دیا - اسیطرح یہ روح اپنے کئے ہوئے بُرے اعمال سے خود ہی اِس دُنیا یا عاقبت میں بڑی ذلتیں اوٹھاتی ہے -

मूल :— संसार मावरणा परस्सश्र ह्वा,
साहारणां जं च करेइ कम्मं।
कम्मस्स ते तस्स उ वेयकाले,
न बंधवा बंधवयं उविंति ॥२३॥

(۲۳) اے گوتم۔ دُنیوی روحوں نے عزیزوں اور خود کے واسطے جیسے جیسے بُرے اعمال کئے ہیں اون کا بدلہ پاتے وقت رشتہ دار یعنی۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی بھائی۔ یا دوست وغیرہ کوئی بھی شریک نہیں ہوتا۔ اُسکو خود ہی نتیجہ اوٹھانا پڑتا ہے۔

मूल :— न तस्स दुक्खं विभयंति नाइओ,
न मित्तवग्गं न सुया न बन्धवा।
इक्को सयं पच्चणु होइ दुक्खं,
कत्तार मेव अणुजाइ कम्मं ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم۔ کئے ہوئے خراب اعمال میں سے حصہ

تختے کو کاٹنے پر اپنی کاری گری کو خیال کرکے تختے میں کنگورے لگانے پر اُس نے خود ہی نقب میں اپنے دونوں پیر ڈالے تب مالک مکان نے اندر سے اُس کے پاؤں پکڑ لئے اور باہر سے چوروں نے اُس کا سر پکڑ لیا۔ ادہر وہ کھینچتے تھے اور ادہر مالک مکان کھینچتا تھا۔ اس کھینچا تانی میں اُس کے جسم میں وہ

۶ کی ہے - نام کرم اور گوتر کرم اعمال کی مدت ۲۰ کروڑ را
کروڑ ساگروپم مدت تک کی ہے - اور کم از کم مدت مہورت
کی ہے -

सूत्र :— एगया देवलोएसु,
नरएसु वि एगया ।
एगया आसुरं कायं,
अहा कम्मेहिं गच्छइ ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - یہ روح جب اچھے اعمال پیدا کرتی ہے
تو وہ بہشت میں جا کر فرشتہ (دیوتا) بن کر رہتی ہے - اور اگر یہ
روح خراب اعمال پیدا کرتی ہے تو وہ دوزخ میں جا کر
وہاں کی تکلیفوں میں پڑتی ہے - اور کبھی بے علم اور بلا
خواہش وغیرہ وغیرہ سے خورد و نوش کی تکالیف کو
برداشت کر کے भवनपति یعنی اوسط درجہ کے فرشتوں
میں جا کر پیدا ہو جاتی ہے - اس سے ثابت ہو رہا ہے

کسی نے اسکو آج تک آزمایا نہیں - اور نہ آزمائش میں آسکتی ہے -
لیکن بھگوان مہاویر جو سب کے جاننے والے اور دیکھنے والے ہیں انھوں نے
تمام مخلوق کو اپنے زبان مبارک سے تمثیلاً سمجھانے کے لئے فرمایا
ہے -

तेत्तीसं सागरोवम,
उक्कोसेण वियाहिया।
ठिई उ आउ कम्मस्स,
अन्तो मुहुत्तं जहण्णिया ॥ १९॥
उदहीसरिस नामाणं,
वीसई कोडिकोडीओ।
नाम गोत्ताण उक्कोसा,
अट्ठ मुहुत्ता जहण्णिया ॥ २०॥

(۱۸ و ۱۹و۲۰) اسے کرم (موہنی) मोहनीय
اعمال زیادہ سے زیادہ روح کے ساتھ رہے تو ستر کروڑا
کروڑ ساگردیم کے عرصہ تک کی مدت ہے اور کم از کم۔
رہے تو اوسکی مدت انترمہورت تک کی ہے۔۔

(آیوشں کرم) اعمال کی مدت ۳۳ आयुष्य कर्म
ساگروپم تک کی ہے کم از کم اس کی یہی مدت انترمہورت

کو ایسا ٹھوس کرکے بھر دیا جائے کہ ایک برسنی آہنی گاڑے نے پر بھی اس میں نہ گڑ سکے
اب سوسو برس ہونے پر ایک ایک ذرہ بال کا نکالا جائے اسی طرح سے سارا کنواں
خالی ہونے پر اس مدت کو पल्योपम (پلوپم) کہتے ہیں۔ ایسے دس کروڑا
کروڑ کنویں خالی ہونے پر ایک सागरोपम (ساگردیم) کی مدت ہوتی ہے۔ مگر

ठिई एसा वियाहिया ॥ २७ ॥

(١٦ و ١٧) اسے گوتم ज्ञानावरणीय (گیاناورنی)

दर्शनावरणीय (درشناورنی) वेदनीय ویدنی

اور अन्तराय (انترائے) یہ چار اعمال زیادہ سے

زیادہ روح کے ساتھ رہیں تو

तीसक्रोड़ा क्रोड़ी یعنی تیس کروڑ کو تیس کروڑ سے

ضرب دینے پر جو حاصل ضرب ہوگا اتنے सागरोपम*

(ساگروپم) کے عرصہ تک رہ سکتے ہیں۔

اور کم از کم رہے تو अन्तरमुहूर्त (انترمہورت)

یعنی ۴۸ منٹ کے اندر ہی اندر اعمال رہ سکتے ہیں۔

मूल :— उदही सरिसनामाणं,

सत्तरिं कोडि कोडीओ।

मोहणिज्जस्सउक्कोसा,

अन्तो मुहुत्तं जहण्णया ॥ १८॥

---

* نوٹ — ساگروپم کی تعداد کا ذکر میں مثال دیجاتی ہے کہ جیسے چار کوس کا طول طویل اور عمیق والا کنواں ہو اس میں ایک روز سے ۷ روز تک کے پیدا ہوئے بچے کے سر کے بالوں کو لیکر اس قدر باریک کاٹا جائے کہ آنکھوں میں ڈالنے پر بھی کھٹک یا کرکراہٹ معلوم نہو۔ اُن بالوں کے بہت باریک ذرّوں سے کنواں ...

نہ ہوسکے -

اسے گوتم - اب یہ بتلاتا ہوں کہ امورات متذکرہ بالا کن کن وجوہات سے نہیں ہوسکتے ہیں - وہ یہ ہیں کہ -

اس پیدائش کے ماقبل جو پیدا ہوا تھا - وہاں یہ - یا اسی زندگی میں خیرات کرنے والے کو روک دیا تھا - کسی کی روزی میں لات ماری تھی - دوسرے کے کھانے پینے میں ہرج پہنچایا تھا - کسی شخص کو اچھی چیزیں استعمال کرتے ہوئے منع کر دیا تھا - دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے روکنا وغیرہ -

اِن اعمال سے مذکورہ بالا میں پیدا ہوتے ہیں -

اسے گوتم اب ہم آٹھوں اعمال کی قدامت کا بیان سناتے ہیں -

मूल :— उदही सरिस नामाणं,
तीसई कोडि कोडीओ ।
उक्कोसिया ठिई होइ,
अंतो मुहुत्त जहणिणया ॥१६॥
आवरणिज्जाण दुण्हं पि,
वेयणिज्जे तहेव य ।
अन्तराए य कम्मंमि,

اعمال وہ ہیں کہ جس کے ذریعہ جس چیز کی خواہش نہ ہو - اور وہ نہ ہونے پاوے - اسکی ذیل میں پانچ قسمیں بتلاتے ہیں -

(۱) दानान्तराय (دانانترائے) اس کا یہ مطلب ہے کہ خیرات کرنے کی ہر ایک اشیائے موجود ہے اور وہ خیرات کرنیکا اچھا نتیجہ بھی جانتا ہے لیکن نہیں کر سکتا -

(۲) लाभान्तराय (لابھانترائے) دُنیا داری کے کاروبار میں و مانگنے میں سب طرح سے سہولیت ہوتے ہوئے جس کی وہ خواہش کرے وہ نہیں ملتا -

(۳) भोगान्तराय (بھوگانترائے) یہ وہ شے ہے کہ خورد و نوش وغیرہ کے کُل اشیائے سہولیت کے سامنے ہونے پر بھی استعمال میں نہ لاسکے اگر استعمال بھی ہو جائے تو ہضم نہیں ہو سکتا -

(۴) उपभोगान्तराय (اُپ بھوگ انترائے) وہ اشیائے ہیں - کہ کپڑا - زیور - عورت - برتن - گھوڑا ہاتھی - گاڑی - موٹر - سائیکل وغیرہ وغیرہ - ہوتے ہوئے بھی استعمال میں نہ لاسکے -

(۵) वीर्यान्तराय (ویریہ انترائے) - وہ چیز ہے کہ جوان اور طاقتور ہوتے ہوئے بھی کوئی کام اُس سے

(الف) پہلی یہ ہے کہ ہر بات میں اعلیٰ ہونا۔ جیسے اعلیٰ قوم یا خاندان ۔ طاقتور۔ خوبصورت۔ مالدار۔ اچھی ریاضت کرنے والا۔ عالم۔ سردار۔

(ب) دوسری قسم یہ ہے کہ ہر ایک بات میں ادنےٰ ہونا۔ یعنی ادنےٰ قوم و خاندان ۔ کمزور۔ بدصورت۔ مفلس۔ عبادت بھی کبھی نہ کرنا ۔ بے علم اور غلام ہونا۔

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ کون سے اعمال کی وجہ سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ متذکرہ بالا کے ماقبل کی باتوں میں جو غرور کرے گا۔ وہ اعلیٰ سے ادنیٰ ہو جاوے گا۔ اور اگر وہ مغرور نہ ہوگا تو پھر اعلیٰ میں ہی چلا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو اپنے غرور سے ادنیٰ ہوا ہے وہ معاوضہ پاکر اس ادنیٰ پنے میں جو ہر جاندار پر رحم کرے گا۔ منکسر ہوگا۔ سچ بولے گا اور اپنا چال چلن نیک رکھیگا تو پھر وہ ہر بات کا اعلیٰ رتبہ پا جائے گا۔

मूल :— दाणे लाभेय भोगेय,
उव भोगे वीरिए तहा।
पंचविहमंतरायं,
समासेण वियाहियं ॥१५॥

(۱۵) अन्तरायकर्म (انترائے کرم) اسے گوتم کے

تعریف کرے۔ یعنی اوتار (رہنما) ہونا وغیرہ وغیرہ۔
(۲) अशुभ नामकर्म (اشبھ نام کرم) یہ ہے کہ جسم بدصورت (بدنما) ہونا۔ اور جانوروں میں جانا تو بھی بدشکل ہی ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔
اب اس کی وجہ بتلاتے ہیں کہ خوبصورت کون سے اعمال سے اور بدصورت کون سے اعمال سے ہوتے ہیں۔
جو دل سے اور زبان سے اور جسم سے صاف ہو اور کسی کے ساتھ جھگڑہ فساد نہ کرتا ہو۔ یہ خوبصورتی وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔
اسی طرح دل سے زبان سے اور جسم سے دغاباز ہو۔ اور لڑتا جھگڑتا بھی ہو۔ وہی بدصورت وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔
اے گوتم۔ اب ہم गोत्र कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ تو سنو۔

मूल :— गोयकम्मं तु दुविहं,
उच्चं नीअं च आहिअं।
उच्चं अ दुविहं होइ,
एवं नीअं वि आहिअं ॥१४॥

(۱۴) गोत्र कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کی دو قسمیں ہیں

اسے گوتم اب ہم نام کرم اعمال کا ذکر سناتے ہیں تو سنو :-

मूल :— नाम कम्मं तु दुविहं,
सुहं असुहं च आहियं।
सुहस्स तु बहू भेया,
एमेव असुहस्स वि ॥ १३॥

(۱۳) اسے گوتم - جس کے ذریعہ سے جسم خوبصورت یا بدصورت کرنے میں جو مددگار ہو - اوسکو नाम कर्म (نام کرم) اعمال کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں -

(۱) शुभ नाम कर्म (شبہ نام کرم) یہ وہ اعمال ہے کہ انسان اور فرشتوں کے اجسام خوبصورت ہونا - یعنی - ناک - کان - آنکھ - ہاتھ - پاؤں - منھ وغیرہ اچھے رنگ کے सुडोल (باقاعدہ) ہوں - اور جسکی زبان شیریں کلام ہو - جو کہ ہر شخص کو پسند ہو اور ہر شخص اوسکی

درمیان میں کسی جگہ بھی قیام نہیں کرتی جیسے کمان سے تیر چھوٹتا ہے اور جہاں وہ پیدا ہوتی ہے وہاں یہ روح پہلے خوراک لیتی ہے - جس کے ذریعہ سے جسم تیار ہوتا ہے اور اس کے بعد حواس خمسہ تیار ہوتے ہیں اوسکے بعد سانس لینا ہوتا ہے پھر ذہن اور کلام پیدا ہو جاتے ہیں -

(۲) دغا بازی میں دغا بازی کرکے جھوٹ بولنا۔
(۳) دوسرے کا آرام پسند نہ کرکے جلنا (حسد)
(۴) ناپنے تولنے کی چیزوں میں کمی بیشی کرنا۔ اور چیز کو اچھا بتا کر کم درجہ کی فروخت کرنا۔ اچھی چیز میں خراب چیز ملا کر دینا
اب انسان میں پیدا ہونے کے چار طریقے بتلائے جاتے ہیں
(۱) جس شخص کے دل میں صفائی ہو یعنی دغا نہ ہو۔
(۲) عاجزی کا رکھنے والا۔
(۳) سب جانداروں پر رحم کرنے والا۔
(۴) غیروں کا آرام دیکھ کر خوش ہونے والا۔
اب بہشت میں جانے کے چار طریقے ظاہر کرتے ہیں۔
(۱) جو شخص درویش صفت یعنی دنیا کے عیش و آرام کو ترک کرکے ایشور کی یاد میں رہے۔
(۲) دنیا میں رہ کر نیک چال چلن رکھنے والا اور خراب کاموں سے گریز کرنے والا۔
(۳) بلا علم کے ریاضت (عبادت) کرنے والا۔
(۴) بلا خواہش عاقبت کے دنیا کی ہر قسم کی تکلیفات کو برداشت کرنے والا۔

نوٹ۔ جب یہ روح جسم سے نکلتی ہے اور جہاں یہ دوسرا جسم دھارن کرتی ہے اور ادھر سے ادھر کے جانے میں ایک سیکنڈ کا کروڑواں حصہ نہ لگے یعنی

مندرجہ بالا ۲۵ اقسام کی وجہ سے اور خراب ایمان کرنے سے اور بدچلنی سے موہنی کرم کی قید ہوتی ہے۔

اے گوتم۔ اب ہم आयुष्य कर्म (آیوشں کرم) یعنی دوزخ۔ حیوانات مطلق۔ حیوانات ناطق۔ دیوتا۔ (فرشتہ) اور بہشت میں جانے کا طریقہ بتلاتے ہیں

सूत्र :— नेरइयतिरिक्खाउं,
मणुस्साउं तहेवय।
देवाउअं चउत्थतु,
आउकम्मं चउव्विहं ॥१२॥

(۱۲) اے گوتم۔ جسم میں روح کو جس وقت تک کے لئے رکنا پڑے اسکو عمر کہتے ہیں۔

اب سخت کی چار قسمیں دوزخ میں جانے کی بتلاتے ہیں

(۱) دنیا پر بہت ظلم کرنے والا (ظالم)

(۲) سخت لالچی (طمعی)

(۳) گوشت خور

(۴) انسان وحیوان کو قتل کرنے والا۔ اور شکار کھیلنے والا۔

اب حیوانات مطلق میں جانے کی چار وجوہات ذیل میں بتلاتے ہیں۔

(۱) دغا بازی کرنا۔

گو اسس کا نشا فوراً ہی جھک جاتا ہے۔
(۳) دغابازی اسکی اسقدر خفیف ہے کہ بالس کے چھلکے کے برابر ہے۔ یعنی جدہر چاہیں ادہر ٹیڑہا سیدہا کر سکتے ہیں۔
(۴) طمع (لالچ) اسکا اس قدر کم ہے کہ مثلاً ہلدی کا رنگ دہوپ لگتے ہی اُڑ جاتا ہے۔
یہ چار قسم والے لوگ مرکر بہشت میں جاتے ہیں اگر متذکرہ بالا کے ۱۶ اقسام قطعاً جس شخص میں نہ ہیں تو اوس کے روح کی موکش یعنی نجات ہو جاتی ہے۔
اوپر بیان کئے ہوئے کے علاوہ लोक षाय (نوکشائے) کی ۹ قسمیں اور ظاہر کیجاتی ہیں۔
(۱) ہنسی مذاق کرنا۔ (۲) دنیوی عیش و آرام میں خوش رہنا (۳) نیک کاموں میں ناراضی رکھنا۔
(۴) عاقبت اندیش بالکل نہ ہونا۔ بلکہ ایسا خیال رکھنا کہ میرا دنیوی عیش و آرام کہیں قبضہ سے نہ چلا جائے۔
(۵) دنیوی فکر میں رہنا (۶) اچھی باتوں سے نفرت کرنا (۷) عورت کو مرد کی خواہش ہونا (۸) مرد کو عورت کی خواہش ہونا (۹) مخنث (ہیجڑے) کو مرد عورت دونوں کی خواہش ہونا۔

قطعی صاف نہیں ہوتا ہے ۔
یہ چار قسم والے لوگ مرکر حیوانات مطلق میں جاتے ہیں
प्रत्याख्यानी (دیرتیاکھیانی) اسکی بھی چار قسمیں ہیں یعنی۔
(۱) اس کا ایسا غصہ ہے کہ زیادہ قایم نہیں رہتا ہے ۔
مثلاً ریت پر لکیر کیجاوے تو وہ ہوا کے آنے سے جلد برابر ہو جاتی ہے ۔
(۲) غرور اسکا ایسا ہے کہ یہ بھی زیادہ قائم نہیں رہتا ہے ۔ یعنی بیت (बैत) کی لکڑی کے مطابق ہے ۔ جو جھکانے سے جھک جاتی ہے ۔
(۳) دغا بازی اسکی زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی ہے ۔
یعنی آڑی ٹیڑھی لکڑی کے موافق ہے ۔
(۴) طمع (للیچ) بھی اسکا ایسا ہے کہ زیادہ قایم نہیں رہتا ہے ۔ مثلاً گاؤں کے گندے نالے کے پانی کا قطرہ کپڑے پر پڑ جاوے اور اسکو دہو ڈالا جائے تو کم ہو جائے
یہ چار قسم والے لوگ مرکر پھر انسان میں آتے ہیں ۔
संजलन (سنجل) اسکی بھی چار قسمیں ہیں ۔
(۱) غصہ اس کا بہت خفیف ہوتا ہے ۔ مثلاً پانی میں لکیر کیجائے تو فوراً ہی برابر ہو جاتی ہے ۔
(۲) غرور اس کا بہت ہی خفیف ہوتا ہے ۔ جیسے ۔

اس کے دل سے دور نہیں ہوتا - مثلاً کسم کی سرخی بارہا
دہونے پر بھی نہیں جا سکتی ہے - اوسی طرح اس کے دل
سے وہ لالچ کبھی دور نہیں ہوتا - یہ چاروں قسم والے
آدمی مرکر براہ راست دوزخ میں ہی پہونچتے ہیں -
اسی طرح - अप्रत्याख्यानी (اپرتیا کھیانی) یہ مذکورہ
بالا کی کیفیت یعنی अनंतानुबंधी (اننتا نو بندھی) سے
کچھ کم درجہ کا ہے - یعنی -
(۱) کسی کے ساتھ لڑائی ہو جائے تو وہ تقریباً ایک سال
کے اندر فرو ہو جاتی ہے - جیسے تالاب کے پانی خشک
ہونے پر مٹی میں درزے ہو جاتے ہیں - لیکن پانی پھر
آنے پر وہ درزے جاتے رہتے ہیں -
(۲) غرور اس کا ایسا ہے کہ یہ بھی کچھ عرصہ میں ملایم
ہو جاتا ہے - مثلاً ہاتھی دانت کچھ جھکانے سے خفیف
جھک جاتا ہے -
(۳) دغا بازی اسکی ایسی ہے کہ کچھ عرصہ میں کم ہو جاتی
ہے - یعنی مینڈھے کے سینگ کے برابر ہے -
(۴) لالچ بھی اس کا ایسا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد کم
ہو جاتا ہے - جیسے گاڑی کے پہیے کا جو اونگھن سیاہ
ہے اوسکا داغ کسی ترکیب سے کم ہو جاتا ہے - لیکن

मूल :— सोलस विह भेएणं,
कम्मं तु कसायजं ।
सत्तविहं नवविहं वा,
कम्मं च नोकसायजं ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ غصہ وغیرہ سے پیدا ہونے والے اعمال ۱۶ قسم کے ہیں۔ جن کو تحت میں بتلایا جاتا ہے۔

(اوّل) अनंतानुबंधी (اننتانو بندھی) یعنی ہمیشہ سے روح کے ساتھ رہنے والا ہے۔ جسکی چار قسمیں ہیں۔

(الف) क्रोध (غصہ) یہ ایسا غصہ ہے کہ جس کے دل سے تابہ زندگی اسکی دشمنی کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ مثلاً پتھر کے شکست ہو جانے سے پھر وہ کسی طرح جوڑنے میں نہیں آتا۔

(ب) मान (غرور) یہ اس قدر سخت ہے کہ کبھی بھی اُس کے دل میں ملائمیت نہیں آتی۔ مثلاً پتھر کا کھمبا اگر جھکایا جائے تو وہ کسی طرح نہیں جھک سکتا۔

(ج) माया (دغابازی) یہ اس قدر سخت ہے کہ کبھی اوسکے دل کو صاف نہیں ہونے دیتی۔ مثلاً بانس کی گانٹھ میں گانٹھ ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ شخص ہر کام میں اپنے دغابازی سے باز نہیں آتا ہے۔

(د) लोभ (لالچ) یہ اس قدر سخت ہے کہ کبھی

کبھی کہیں پیدا ہوا اور کبھی کہیں پیدا ہوا -

(۳) समामिथ्यात्व मोहनीय (سم مِتھیا تو موہنی) یہ وہ ایمان ہے کہ جس کو ہمیشہ شک بنا رہتا ہے - جھوٹی باتوں سے ایمان ہٹ گیا ہے - لیکن ایشور سچا رہنما مرشد اور جس کے ذریعہ نجات ہو اُن کاموں کے اوپر وسکا ایمان ثابت قدم نہیں ہوا -

اب ہم چارتر موہنی کی تشریح کرتے ہیں - تو سنو

मूल :— चरित्त मोहणं कम्मं,

दुविहं तं वियाहियं ।

कसाय मोहणिज्जं तु,

नो कसायं तहेवय ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم - یہ وہ شے ہے کہ دُنیا کے تمام عیش و آرام کو خراب تو سمجھ لیا - لیکن اونکو ترک کرنے میں روک کرتا ہے - وہ دو قسم پر منقسم ہیں -

(۱) कषायमोहनीय (کسائے موہنی) وہ شے ہے کہ غصہ وغیرہ آنا -

(۲) नो कषाय मोहनीय (نوکشائے موہنی) یہ وہ شے ہے کہ مذاق کرنا - اور خراب باتوں میں خوش ہونا وغیرہ وغیرہ -

طرف بالکل خیال نہیں رہتا۔ یہ اعمال دو قسم کے کہے گئے ہیں۔ دَرشن موہنی (दर्शन मोहनीय) یعنی ایمان۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔

چارتر موہنی (चारित्र मोहनीय) یعنی چال چلن میں اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

मूल :— सम्मतं चेव मिच्छत्तं,
सम्मामिच्छत्तमेवय।
एयाओ तिरिण पयडीओ,
मोहणीज्जस्स दंसणे ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم۔ درشن موہنی۔ یعنی ایمان کی تین قسمیں یہ ہیں (۱) (سمکتو موہنی) सम्यकत्त्व मोहनीय اُس ایمان کا نام ہے۔ جو ایشور کے اوپر یقین کرتا ہے لیکن دُنیوی مالا پھیرتا ہے اور ریاضت عبادت کرتا ہے خواہشات کیلئے ایسی خواہشات جہانتک بنی رہتی ہیں اصلی ایمان پر نہیں آتا ہے کہ جس ایمان کے ذریعہ سے نجات ہو جاوے۔

(متھیا تو موہنی) मिथ्यात्व मोहनीय یعنی وہ ایمان ہے کہ ایشور پر ایمان نہ لاتا ہوا۔ بلکہ جو ایشور نہیں ہے اس کو ایشور سمجھتا ہے۔ اس قسم کا ایمان کبھی نجات (موکش) نہیں ہونے دیتا ہے۔ اس لئے وہ مخلوق میں چکر لگاتا رہتا ہے

وغیرہ سے تکلیف نہیں پہنچانے سے یا اونکی جان نہ لینے کر
(ساتا ویدنی) کرم کا بندھ و عقیدہ ہوتا سातावेदनीय
ہے - یعنی آرام دینے والے اعمال ہیں - متذکرہ بالا کو
پھر بتلایا جاتا ہے کہ جیسا - بیلی - کیڑے مکوڑے - مکھی وغیرہ
وغیرہ -
چرندے - پرندے - درندے - سانپ - بچھو - اجگر - پانی -
کے جیلی کیچوا وغیرہ و اشرف المخلوقات - زمین - پانی
آگ - ہوا - ان سبھوں میں روح ہے - ان کو کسی ذریعہ
سے ہلاک کرنے یا تکلیف دینے سے اپنے کو تکلیف ملتی ہو
یعنی اساتا ویدنی کرم کا بندہ ہوتا ہے -

मूल :— मोहणिज्जं पि दुविहं,
दंसणे चरणे तहा ।
दंसणे तिविहं वुत्तं,
चरणे दुविहं भवे ॥ ८ ॥

(۸) اسے گوتم - मोहनीयकर्म (موہنی کرم) یعنی اس
عمل کا یہ مطلب ہے کہ آدمی روحانی اوصاف سے بیخبر
رہتا ہے - جس طرح شراب استعمال کرنے والے کو
کچھ بھی ہوش نہیں رہتا ہے - اسی طرح موہنی اعمال
کے ظہور ہونے پر روح کو حق الیقین اور نیک چلنی کی

جسمانی اور روحانی آرام सातावेदनीय (ساتاویدنی) اچھے اعمال کے نتیجے ہیں۔ اسیطرح۔ پھنسی۔ پھوڑہ۔ بخار آنکھوں میں کرکراہٹ وغیرہ وغیرہ جسمانی و روحانی۔ یعنی اندرونی جو یہ سب تکلیفات ہوتی ہیں۔ ان کو असातावेदनीय (اساتاویدنی) بداعمالی کا نتیجہ جاننا چاہیے۔

اے گوتم۔ یہ روح آرام اور تکلیف کون کون سے اعمالوں سے پیدا کر لیتی ہے۔ چنانچہ اُن کی تشریح بتلاتا ہوں۔ لو سنو۔

(۱) प्राण (پران) یعنی چینٹا۔ چینٹی۔ کیڑے۔ مکھی مچھر وغیرہ وغیرہ

(۲) भूत (بھُوت) املی۔ آم۔ امرود اور اقسام کے درختان سبزی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) जीव (جیو) یعنی۔ چرندے۔ پرندے۔ درندے سانپ۔ اجگر۔ پانی کی مچھلی۔ کچھوا وغیرہ واشرف المخلوقات

(۴) सत्त्व (ستون) یعنی۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اِن چاروں میں روح ہے۔ یعنی حیوانات میں۔ حیوان مطلق۔ اور حیوان ناطق ہوسکتے ہیں۔

ان سب کو تکلیف۔ رنج۔ رولانا۔ پریشان یا لات گھونسہ

جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اور اب وہ نظر آنے لگی ہیں - اوس سے احسان کو فراموش کر دینا -
(۳) غیب کی دور کے اندر والی چیزوں کو خود دیکھنے والا ہو یعنی اور دوسروں کی گذشتہ زندگی کے حالات کا دیکھنے والا جسکو (روشن ضمیر) کہتے ہیں - اس کی بے ادبی کرنا - یعنی اس نے کچھ نہیں دیکھا ایسا کہنا -
(۴) جسکی آشوب چشم یعنی دکھتی ہوئی (آنکھیں) اچھے ہونے میں یا آنکھوں کے علاوہ دوسرے ذریعہ سے معلوم ہونے میں تکلیف پہنچا دے -
(۵) کوئی ایسی تجویز کرے کہ جس کے ذریعہ سے دیکھنے والا (اندھا) ہو جائے -
(۶) جو تمام غیب کی باتوں کا دیکھنے والا (عالم الغیب) یعنی ہر شے اور ہر ذرہ جس سے روشن ہو رہا ہے اسکو (جھوٹا) بتلانا -

मूल :— वेयणीयं पिदुविहं,
सायमसायंच आहियं।
सायस्सउ बहूभेया,
एमेव असायस्स्स वि ॥७॥

(۷) اسے گوتم - تندرست رہنا اور بے فکر ہونا - یہ

(۴) چلتے پھرتے اونگھائی لینا۔
(۵) چھ ماہ میں ایک وقت نیند آنا اور اس نیند یعنی سوتے میں اپنی طاقت کے باہر کا کام کر بیٹھنا۔
(۶) آنکھوں سے بالکل نظر نہ آنا۔ یا کم نظر آنا یا کانا ہونا۔
(۷) سننے۔ سونگھنے۔ ذائقے۔ اور چھونے کی طاقتوں میں کمی ہونا۔
(۸) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو دیکھنے میں رُکاوٹ ہونا۔
(۹) تمام دنیا کو ہاتھوں کی لکیروں کے برابر دیکھنے میں رُکاوٹ کا آنا۔

یہ سب درشناورنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔
اے گوتم جب روح درشناورنی اعمال پیدا کر لیتی ہے تب وہ مذکورہ بالا اعمال کے سزا پانے کی مستحق ہوتی ہے
اب ہم یہ بتلا دیں گے کہ روح کن کن وجوہات سے۔ درشناورنی کرم پیدا کر لیتی ہے۔ لو سنو۔
(۱) جس کو بخوبی نظر آرہا ہے۔ اوسکو بھی اندھا یا کانا بتلا کر مذاق اُڑانا۔
(۲) جس کے ذریعہ سے آنکھوں کو فائدہ پہنچا ہو یعنی

(۵) جو کچھ سیکھ پڑھ رہا ہو اس کے کام میں ہر طرح سے رکاوٹ کرنے کی کوشش کرنا۔

(۶) عالم کے ساتھ ناپسندیدہ الفاظ سے پیش آنا اور لڑائی کرنا۔

متذکرہ بالا وغیرہ وغیرہ اسباب سے گیان ورنی اعمال میں مقید ہوتا ہے۔

मूल :— निद्दा तहेव पयला,

निद्दा निद्दा य पयल पयला य।

ततो अ थीणगिद्धी उ,

पंचमा होइ नायव्वा ॥५॥

चक्खुम चक्खू ओहिस्स,

दंसणे केवले अ आवरणे।

एवं तु नवविगप्पं,

नायव्वं दंसणावरणं ॥६॥

(۵ و ۶) اے گوتم - اب درشناورنی اعمال کی اقسام بتلاتے ہیں - تو سنو -

(۱) خود ہی آرام سے سونا اور آرام سے اٹھنا -

(۲) خود آرام سے سونا اور جاگنے میں بمشکل تمام اٹھنا -

(۳) بیٹھے بیٹھے اونگھائی لینا -

(۴) मन पर्यव ज्ञाना वरणीय (منہ پریو گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں کہ دوسروں کے دل کی بات جاننے میں حرکت پیدا کرے۔

(۵) केवल ज्ञाना वरणीय (کیول گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں کہ کلہم اشیائے کے واقفیت میں کمزوری پیدا کرے۔

یہ سب گیانا ورنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم گیانا ورنی اعمال میں مقید ہونے کے اسباب چھ وجوہات سے بتلاتے ہیں۔ سو سنو۔

(۱) عالم کے ذریعہ سے ظاہر کئے ہوئے لب لباب ذکر حقیقی کو غلط ثابت کرنا۔ یا انہیں غلط ثابت کرنیکی کوشش کرنا۔

(۲) جس عالم کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ہے اس کا نام پوشیدہ کرنا۔ اور میں ہی خود عالم ہوں ایسی باتوں کو دنیا میں ظاہر کرنا۔

(۳) علم اور عالم کی حقارت کرنا اور بے ادبی سے پیش آنا۔

(۴) عالم سے دشمنی رکھتا ہوا اور اسکو ناخواندہ جاننا۔ اور یہ کہنا کہ صرف بناوٹی عالم ہے وغیرہ وغیرہ ایسا کہنا۔

خاندان وغیرہ وغیرہ پیدا ہونے میں مدد دیوے اُسکو गोत्रकर्म (گوتر کرم) کہتے ہیں۔ جو مقصد کو پورا نہ ہونے دے اُسکو अन्तरायकर्म (انترائے کرم) کہتے ہیں۔
اسی طرح یہ آٹھوں ہی اعمال اس जीव (روح) کو چوراسی کے چکر میں ڈال رہے ہیں۔

मूल :— नाणावरणं पंचविहं,
सुयं आभिणि बोहियं ।
ओहिनाणं च तइयं,
मणनाणं च केवलं ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ اب گیانا ورنی کرم کو ذیل کے پانچ حصوں میں دکھلاتے ہیں۔ سو سُنو۔
(۱) श्रुत ज्ञानवर्णीयकर्म (شُرت گیان ورنی کرم) اُسے کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے سماعت کی طاقت وغیرہ میں کمی ہو۔
(۲) मति ज्ञाना वरणीय (مت گیانا ورنی) اُسے کہتے ہیں جس میں فہم یعنی سمجھنے کی طاقت نہ ہو۔
(۳) अवधि ज्ञानावरणीय (اودھ گیانا ورنی) اُسے کہتے ہیں جس کے ذریعہ حدود میں رہے ہوئے ذرّے تک کی باتیں جاننے میں نہ آدیں۔

वेयणिज्जं तहा मोहं
आउ कम्मं तहेव य ॥२॥
नाम कम्मंच गोयंच।
अंतरायं तहेव य।
एवमेयाइ कम्माइं।
अट्ठेव उ समासओ ॥३॥

(۲و۳) اے گوتم - جس کے ذریعہ سے عقل اور علم کی کمی ہو - یعنی علم کی ترقی میں رکاوٹ کی شکل ہو اوسے ज्ञानावरणीय[1] (گیاناورنی) یعنی علمیت کو کم کرنے والا کرم کہتے ہیں - جو اشیائے کو پختہ کرنے میں رکاوٹ ڈالے اوسے दर्शनावरणीय[2] (درشناورنی) کرم کہا گیا ہے - روحانیت اور ہمیشہ کی راحت میں جو رکاوٹ کرے اسکو वेदनीय[3] (ویدنی) کرم کہتے ہیں - یقین اور نیک چلن کو جو خراب کرے اوسے मोहनीय[4] (موہنی) کرم کہتے ہیں - اور خود کو بے خبر رکھے جنم بدن یعنی شکل تناسخ میں جو امداد دیتا ہو وہ आयुषकर्म[5] (آیوشں) کرم مانا گیا ہے یعنی جو عمر کا کام دے - اور جو کئی قسم کے اجسام کو بدصورت یا خوبصورت وغیرہ وغیرہ پیدا کرنے میں مدد دیوے اسکو नामकर्म[6] (نام کرم) کہتے ہیں - جو روح اعلیٰ یا ادنیٰ

ادم

باب دوم

دربارہ تشریح اعمال

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अट्ठ कम्माइं वोच्छामि,
आणुपुव्विं जहक्कमं ।
जेहिं बद्धो अयं जीवो,
संसारे परिवत्तइ ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - جن اعمال کو کرنے سے یہ روح دُنیا کے
مثلہ تناسخ میں پڑتی ہے - اونکے وجہ سے دُنیا کا اخیر نہیں
ہوتا ہے وے اعمال آٹھ قسم کے ہوتے ہیں - میں
اُنھیں سلسلہ وار اور مفصل کہتا ہوں -

मूल :— नाणस्सावरणिज्जं,
दंसणावरणं तहा ।

لازم ملزوم میں تاثیر اور شے ان دونوں کے ساتھ شناخت اور شکل وابستہ ہے جس سے प्रयाय (پریائی) کہتے ہیں۔

मूल :— एगत्तं च पुहत्तं च,
संखा संठाणमेव य।
संजोगा य विभागा य,
पज्जवाणं तु लक्खणं ॥ १६॥

(۱۹) اسے گوتم۔ پریائے اوسے کہتے ہیں۔ کہ یہ فلاں شئے ہی۔ یہ اُس سے علیحدہ ہے یہ اسقدر تعداد والی ہی आकार (صورت) اس کا لمبا۔ چوڑا۔ موٹا۔ پتلا۔ چھوٹا۔ بڑا۔ اقسام کا ہے۔ یہ اتنے ذخیرہ کی صورت میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ ایسا جو علم کرادے۔ وہی پریائے شکل ہے۔ یہ گھڑا اُس گھڑے سے علیحدگی کی صورت میں ہے۔ یہ گھڑا شمار کیا ہوا ہے۔ پہلے نمبر کا ہی۔ یا دوسرے نمبر کا ہے یہ گول شکل کا ہے۔ یہ مربع (چوکھونٹا) شکل کا ہے۔ یہ دو گھڑے کا ذخیرہ ہے۔ یہ گھڑا اوس گھڑے سے علیحدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسا علم جس کے ذریعہ سے ہو۔ وہی پریائے ہی۔ فقط

پہلا باب ختم ہوا

(ہی) जीवास्तिकाय (چیتنا لکشن) ہے۔ جس میں ذرا
بھی علم نہ ہو وہ जड़ (جڑ) ستر ہے۔ آرام تکلیف، علم یقین
کا تجربہ کرتی ہے۔ اسی سے اور سے روح کہا گیا ہے۔ اور
ان ہی باتوں سے روح کی شناخت ہوتی ہے۔

मूल :— सद्दंधयार उज्जोओ,
पहा छाया ऽऽतवे इ वा।
वण्ण रस गंध फासा,
पुग्गलाणं तु लक्खणं ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم۔ پدگلوں کی شناخت یہی ہے کہ آواز
تاریکی (اندھیرا) جواہرات کی چمک۔ مہتاب کی روشنی
ٹھنڈک۔ سایہ۔ دھوپ۔ پانچوں رنگ۔ خوشبو۔ بدبو۔
پانچوں ذائقے اور آٹھوں स्पर्श (چھونے والی اشیاء)
وغیرہ کو ہی پدگل مانا گیا ہے۔

मूल :— गुणाण मासओ दव्वं,
एग दव्वस्सिया गुणा।
लक्खणं पज्जवाणं तु,
उभओ अस्सिया भवे ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم۔ तासीर تاثیر شے کے ساتھ ہے
اور شے کے ساتھ تاثیر ہے۔ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے

اور وقت[1] - پدگل[2] - (شکل والی چیزیں) روح[3]
یہ تینوں ہی بے شمار چیزیں تسلیم کی گئی ہیں -

मूल :— गइलक्खणो उ धम्मो,
अहम्मो ठाण लक्खणो ।
भायणं सव्व दव्वाणं,
नहं ओगाह लक्खणं ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم - جو جاندار اور غیر جاندار
اشیاؤں کو حرکت کرنے میں مددگار ہو اوسے دہرم
استکائے کہتے ہیں - اور جو ٹھہرنے میں مددگار ہو
اُسے ادہرم استکائے کہتے ہیں = اور باقی پانچوں
اشیائے کو جو گنجائش دے اوسے اکاش استکائے
کہتے ہیں -

मूल :— वत्तणा लक्खणो कालो,
जीवो उवओग लक्खणो ।
नाणेणं दंसणेणंच,
सुहेण य दुहेण य ॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم - جسم کے ذریعہ روح اور جملہ पुद्गलो
(پدگلوں) کے شکل بدلنے میں جو مددگار ہوتا ہے اوسے وقت
کہتے ہیں - علمیت وغیرہ کا جس میں تھوڑا یا زیادہ حصہ موجود ہو

मस लोगुत्ति पएणत्तो
जिणेहिं वरदंसिहिं ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم - धर्मास्तिकाय[1] (دھرم استکائے)
یعنی غیر روحانی اشیاء کو حرکت کرنے میں مددگار
ہونے والی شے ہے -

अधर्मास्तिकाय[2] ادھرم استکائے یعنی روحانی و غیر
روحانی اشیاء کی حرکت روکنے کا کام کرنے والی
شے ہے -

आसमान[3] (آسمان) وقت[4] - غیر روحانی[5] اور चेतन[6] جیو
ان چھ اشیاء کو عالموں نے مخلوق کہکر پکارا
ہے -

मूल :— धम्मो अहम्मो आगासं,
दव्वं इक्किक्क माहियं ।
अणंताणि य दव्वाणि य,
कालो पुग्गलजंतवो ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - دھرم استکائے - ادھرم استکائے اور
آکاش استکائے - یہ تینوں غیر جنس کی ایک ایک چیز ہے جس
طرح آسمان کے حصے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک غیر منقسم شے ہے ایک ایک
ہی غیر جنس کی چیزیں ہیں اسیطرح دھرم استکائے یا ادھرم استکائے بھی ہیں

(۱۴) اے گوتم - اب تحت میں خاص نو باتوں کو بتلاتا ہوں۔
(۱) جیو जीव وہ ہے جس میں - جاننا - سمجھنا - تکلیف اور آرام کا علم ہونا پایا جاوے۔
(۲) अजीव اجیو بے روح ہو - جیسے کپڑے - کواڑ - کاغذ وغیرہ وغیرہ - جس کو تکلیف و آرام کا علم نہ ہو۔
(۳) बंध بندھ (یکجا) یعنی روح اور عذاب مشترک ہوں۔
(۴) पुन्न پُن (ثواب) یعنی اچھے افعال کے ذریعہ سے آرام کا ملنا -
(۵) पाप پاپ (عذاب) بد افعال -
(۶) आस्रव آشرو (ذریعہ) جس کے ذریعہ سے گناہ یکجا ہوں۔ یعنی مارنا - جھوٹ بولنا - چوری کرنا - وغیرہ وغیرہ -
(۷) संवर (سمور) جن افعال کے ذریعہ سے گناہوں کا آنا رُک جائے -
(۸) निर्जरा (نرجرا) جن افعال کے ذریعہ سے سابقہ گناہ جُدا ہوویں -
(۹) मोक्ष موکش یعنی گناہ اور ثواب دونوں سے چھوٹ جانا -

मूल :- धम्मो अहम्मो आगासं,
काली पोग्गल जंतवो ।

मूल :— सरीर माहु नाव त्ति।
जीवो वुच्चइ नाविग्रो।
संसारो ग्ररणवो वुत्तो,
जं तरंति महेसिरणो ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم - دریائے ذخار کی مثال اس دنیا سے پرے پار ہونے کے لئے یہ جسم مانند کشتی کے ہے جس میں یہ روح بیٹھ کر مثل ملاح کے اس دنیوی دریا سے پار ہوتی ہے۔

मूल :— नारांच दंसरां चेव,
चरित्तं च तवो तहा।
वीरियं उवग्रोगोय,
एयं जीवस्स लक्खरां ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - علم (عین الیقین) یعنی جیسے کا تیا دیکھنا ریاضت - کام - اور ہوشیاری کام میں لانا یہ سب جانداروں میں روح کے ہونے کی علامتیں ہیں -

मूल :— जीवा ऽ जीवा य बंधोय,
पुरगं पावासवो तहा।
सवरो निज्जरा मोक्खो,
संतेए तहिया नव ॥ १२॥

ہو کر اپنی روح کو قابو میں کرلے۔

मूल :- अप्पाणमेव जुज्झाहि,
किं ते जुज्झेण बज्झओ।
अप्पाणमेवमप्पाणं,
जइत्ता सुहमेहए ॥८॥

(۸) اے گوتم۔ اپنی روح کے ساتھ لڑلڑ کر غصّہ۔ تکبّر وغیرہ پر فتح حاصل کر۔ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے سے سوائے عذاب کے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اسواسطے اپنی روح کو جیت لینے پر اوسے آرام ملتا ہے۔

मूल :— पंचिंदियाणि कोहं,
माणं मायं तहेव लोभंच।
दुज्जयं चेव अप्पाणं,
सव्वमप्पे जिए जियं ॥९॥

(۹) اے گوتم۔ جو بھی حواس خمسہ کے بد افعال یعنی غصّہ۔ غرور۔ دغا۔ (دہوکا) طمع یا دل۔ یہ سب کے سب بمشکل قابو میں آتے ہیں تو بھی اپنی روح پر فتح حاصل کر لینے سے اُن پر خود بخود ہی فتح یابی ہوسکتی ہے۔

———— ⁂ ————

मूल :— वरं मे अप्पा दंतो,
संजमेण तवेण य ।
माहं परेहिं दम्मंतो,
बंधणेहिं वहेहि य ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - ہر ایک روح کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنی ہی روح کے ذریعے نفس کشی و ریاضت کرکے اُسکو قابو میں کرنا مقدم ہے - یعنی خود مختار روح کو قابو میں کرنا اچھا ہے - نہیں تو پھر خواہشات نفسانی میں پڑنے کے بعد کہیں ایسا ہو کہ اُس کے نتیجہ پیدا ہونے پر اُسی روح کو دوسروں کے ذریعے گرفتار ہو کر لکڑی - چابک - بھالا یا برچھی - وغیرہ وغیرہ کے زخم برداشت کرنے پڑیں -

मूल :— जो सहस्सं सहस्साणं,
संगामे दुज्जए जिणे ।
एगं जिणेज्ज अप्पाणं,
एस से परमो जओ ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جو شخص لڑائی میں دس لاکھ اچھے بہادروں کو جیت لے - اُس سے بھی کہیں زیادہ وہ فتح کا گھر ہے جو اپنی روح میں قایم دیوی کام - غصہ - غرور - لالچ - ناجائز محبت اور دغا وغیرہ بد افعال کے ساتھ لڑ لڑ کر اُن سب ہی پر فتحیاب

کرتی ہے۔ ویسے بڑے کام ایک دشمن بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ دشمن تو ایک ہی وقت اپنے ہتیاروں سے دوسروں کی جان لے لیتا ہے۔ لیکن یہ روح تو ایسا بڑا کام کر بیٹھتی ہو کہ جسکی وجہ سے اسکو تناسخ (اواگون) میں پڑکر موت (قضا) کا ہر بار مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر بے رحم اوس بدکار روح کو موت کے وقت کف افسوس ملنے پر خود کئے ہوئے کاموں کا خیال ہوتا ہے کہ ہائے افسوس اس روح نے کیسے کیسے خراب کام کر ڈالے ہیں۔

मूल :— अप्पा चेव दमेयव्वो,
अप्पा हु खलु दुद्दमो ।
अप्पा दंतो सुही होइ,
अस्सिं लोसे परत्थय ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ غصہ وغیرہ کے قابو میں ہو کر روح الٹے راستہ پر چلتی ہے۔ اوسے دبا کر کے اپنے قابو میں لانا مناسب ہے۔ کیونکہ اپنی روح کو دبا کر یعنی خواہشات نفسانی سے اوسے علیحدہ کرنا بہت ہی دشوار ہے اور جب تک روح پر قابو نہ کیا جائے تب تک اوسے آرام نہیں ملتا۔ اس لئے ہی گوتم روح پر قابو کر۔ جس سے اس دنیا اور عاقبت میں راحت کلی ہو۔

کرنے والی گائے کے برابر ہے۔ یعنی ہر ایک خواہش کے حاصل کرانے میں یہ روح خواہشوں کو काम धेनु (کام دھینو) کے برابر ہے اور یہی روح فرحت افزا کے برابر ہے۔ یعنی جنت اور نجات کے آسائشوں کو مکمل آرام کرانے میں اپنے آپ ہی خود مختار ہے۔

मूल :— अप्पा कत्ता विकत्ताय,
दुहाण य सुहाणाय।
अप्पा मित्तममित्तंच,
दुप्पट्ठिय सुपट्ठिओ ॥ ३॥

(۳) اے گوتم۔ یہی روح تکلیفات۔ راحت و آرام کو پیدا کرنے والی ہے اور انہیں مٹانے والی بھی یہی روح ہے۔ یہی اچھے کام کرنے سے دوست برابر اور خراب کام کرنے سے دشمن کے برابر ہو جاتی ہے۔ نیک چلنی کا طریقہ برتنے والی اور بد افعال میں محو ہونے والی بھی یہی روح ہے۔

मूल :— नतं अरी कंठछेत्ता करेइ।
जंसे करे अप्पाणीया दुरप्पया ॥
से नाहिई मच्चुमुहं तु पत्ते।
पच्छाणुतावेण दयाविहूणो ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ یہ بدکار روح جیسے برے کاموں کو

قایم رہنے والی ہے۔ جو جسم وغیرہ سے اُسکا تعلق ہوتا ہے
وہ روح میں ہمیشہ سے رہتے ہوئے بہنے والی غلط خواہش
سے غیر محدود وغیرہ خراب خیالات کا ہی سبب ہے جیسے
آسمان بلا شکل ہے۔ لیکن گھڑے وغیرہ کے سبب سے
آسمان گھڑے کے اندرونی آسمان کی شکل میں دیکھ پڑتا ہے
ایسے ہی روح کو بھی بلا تعین پیدایش وقت کے بہنے والی
غلط خواہش سبب جسم کے قید کی صورت میں سمجھنا چاہیئے
اور یہی قید دنیا میں تناسخ ہونے کے اسباب ہیں۔

मूल :— अप्पा नई वेयरणी,
अप्पा मे कूडसामली ।
अप्पा काम दुहा धेणू,
अप्पा मे नंदणं वणं ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ یہی روح ویترنی ندی یعنی دوزخ ندی
کے موافق ہے۔ یعنی اس روح کو اپنے کئے ہوئے خراب
کاموں سے دوزخ کی ندی میں غوطہ کھانے کا موقع ملتا ہے
ویترنی ندی کا سبب یہی روح ہے۔ اسی طرح یہ روح
میں رہتے ہوئے یعنی وہ درخت جس کے پتے مثل تلوار
کے ذریعہ ہونے والی تکلیفوں کا سبب ہوتا ہے۔
اور یہی روح اپنے اچھے کاموں کے ذریعہ خواہشوں کو پورا

اوم

نمونہ ہائنگ

نرگرنتھ پروچن

باب اوّل

درباره اظہار چھ اپنائے درویہ کے
"شری بھگوان فرماتے ہیں"

सूल :— नो इंदियगोज्झ अमुत्त भावा।
अमुत्त भावा वि अ होइ निच्चो ॥
अज्झत्थ हेउ निययस्स बंधो।
संसार हेउं च वयंति बंधं ॥१॥

(۱) اے گوتم - مطلب یہ ہے کہ روح بلا تصویر یعنی آواز،
رنگ - بو - ذائقہ - اور چھونا ان سے علیحدہ ہے اس لئے حواس
خمسہ کے ذریعہ یہ گرفت میں نہیں آسکتی ہے اور بلا شکل
وشباہت ہونے سے وہ ہمیشہ بلا فنا ہے - ہمیشہ کے لئے

اوم

حالات گوتم سوامی

اِس نرگرنتھ پروچن میں ہر جگہ بھگوان مہابیر نے گوتم کو اُپدیش کیا ہے اس نام سے ناظرین شک وشبہ میں پڑیں گے۔ کہ یہ گوتم کون سے تھے۔ اِس لئے اِنکا مختصر ذکر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ گوتم موضع گوبر دیس بہار میں دسو بھوتی برہمن گوتم خاندان کے فرزند تھے۔ اِنکی والدہ کا نام پرتھوی تھا۔ اور انکا نام دراصل اندر بھوتی تھا یہ چاروں وید اتہاس نگھنٹو ترک نیای النکار دیا کرن وغیرہ علوم کے جانکار بخوبی تھے۔ اور اوس زمانے کے یہ اعلیٰ عالم تھے۔ جسوقت بھگوان مہابیر پاوان پوری کے باغیچہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اوسوقت یہ اندر بھوتی بحث مباحثہ کرنے کے لئے بھگوان مہابیر کے پاس آئے۔ بھگوان مہابیر نے انکے تمام سوالات کو حل کردیا۔ تب انکا دل خوش ہوگیا۔ اور بھگوان مہابیر کے اُپدیش سنکر گیان بیراگ پاکر شاگرد رشید بن گئے۔ انکا گوتم خاندان ہونے سے بھگوان نے انہیں کو گوتم گوتم نام کرکے اوپدیش کئے ہیں۔

———⁂———

تفصیل ابواب

اس میں منشی اومان شنکر بھوپالیہ دوسرے ساکن کوٹا والے ضلع مین پوری
سے اور منشی کنھیا لال جی کھنڈیل وال ساکن سری مادھوپور ریاست جے پور
اردو ترجمہ کرنے میں نہایت محنت اور جانفشانی یعنی دلچسپی سے انجام دیا ہے
بنگالی مل ولد کنہیا لال جی جین لوہا منڈی آگرہ - اور بابو موہن لال
جی جین لوہا منڈی آگرہ والے نے طبع کرانے میں بہت کوشش
کی ہے - اس لئے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں -

المرقوم ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء
مطابق کنوار شدی پونم سمت ۱۹۹۳

آپکا خیراندیش

سوبھاگ مل مہتا ‏ ‏ ‏ ‏ ماسٹر مصری مل
پریسیڈنٹ ‏ ‏ ‏ ‏ منتری
سری جینودے پستک پرکاشک سمیتی
رتلام (مالوہ)

پرانتہ سمرپیہ پوجیہ سشری حکمی تیزجی مہاراج کے پاٹانو پاٹ شاستر و
شارد بال برہم چاری پوجیہ دوسری منالال جی مہاراج کے پٹا
ادہکاری شاستر گیہ دہرہ دان پوجیہ سری خوب چندجی مہاراج
کی سمپروائے کے کوی درسرل سوبھادی پنڈت سری ہیرالال جی
مہاراج کے سوشش جین دواکر پرسدہ وکتا پنڈت منی سری
چوتھمل جی مہاراج سے کئی مرتبہ گذارش کی کہ اگر آپ جین
اگموں میں سے چُن کر کچھ گاتھاؤں کو یکجا کرکے اور آسان بھاشہ
میں ترجمہ کردیں تو جین جگت پر ہی نہیں بلکہ اجین جنتا کے ساتھ بھی
آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا - اس طرح پر ان کی وقتاً فوقتاً -
گذارش کرنے پر انھیں جین دواکر پنڈت منی سشری چوتھمل
جی مہاراج نے جین آگموں میں سے تلاش کرکے کچھ ایسے
گاتھاؤں کا اس جگہ ذخیرہ کیا ہے - سو جگت کے روزانہ زندگی
میں وقتاً فوقتاً فائدے مند ہو - اس کے بعد انھیں ذخیرہ کو
ہندی بھاشا میں انواد کیا - جس کا ترجمہ ہندی زبان میں
کئی بار شایع ہو چکا ہے - چونکہ محض اردو زبان جاننے
والوں کو فائدے پہنچانے کی غرض سے یہ اردو ترجمہ بھی کرکے
اور طبع کراکے بغرض رفاہ عام شایع کیا جاتا ہے - اگر اس کے
چھپنے میں یا لکھنے میں کسی قسم کی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین براہ مہربانی
درست فرماکر مطلع فرماویں گے تاکہ اگلے بار اوسکی درستی کرادیجاویگی -

میں بھی اپنے وقت کے وے ایک ہی یعنی بے مثال تھے - یہی سبب ہے کہ دنیا اونہیں مہرشی بھی کہتی تھی -

پھر جس جگہ قیام فرمائیں وہاں سے ہی لوکالوک کی سب بے شمار اشکال کو ہستا ملکا کے برابر یعنی ہاتھ کی لکیروں کی طرح وے دیکھتے اور جان سکتے تھے - اسی سے وے روشن ضمیر تھے - اونکا یش यश یعنی تعریف تمام ملکوں میں نمایاں ہو رہی تھی - اوس وقت نہیں بلکہ آج بھی اون کی تمام دنیا میں تعریف پھیل رہی ہے -

اسی لئے وے यशो धनी (یشودھنی) کہلاتے تھے - سب ہی سنسار کا ذرہ ذرہ اور بڑے سے بڑی چیز کو دیکھنے میں - اونکا علم یعنی آنکھو کا نرالا کام کرتا تھا -

اور یہی اسے جمبو بھگوان مہابیر کے ذریعہ فرمایا ہوا अमृत اور چار ترہ دہرم کو دنیوی مہا سمندر سے پار لگانے والا سمجھو - اور دیکھو سنیم संयम کے راستے میں بے مثال تسلی اور بہادری متعلق وغیرہ وغیرہ کو ہی مہابیر वर्धमान श्रमण اور نرگرنتھ وغیرہ وغیرہ بہت سے پاک ناموں سے پکارے گئے ہیں - اونہیں ایسے نرگرنتھ پردھیوں سے آج سب قوموں یا سب ہی عمر والے جین جین مرد عورت ہمیشہ ایک تا اور نہایت آسانی سے فائدہ اوٹھا سکے اسی وجہ کو لیکر ممبئی - پونا - احمد نگر - وغیرہ وغیرہ کے مشہور شہروں کے یا دیہات کے بہت سے شریف خاندان والوں نے سرمید جیناچاریہ

تک کے سارے حالات یعنی بخوبی واقف ہیں۔ دوسرے آپ خود
بھی علم عادل وغیرہ سے ماہر ہیں تیسرے طرح طرح کے صفت آج
تک انکے اپنے سننے میں آئے ہیں۔۔ اور چوتھے ادن تعریفوں کو
کانوں کے سوراخ سے محض شناسی نہیں بلکہ آپ نے اپنے ذہن میں
یقین بھی اچھی طرح کرلیا ہے۔ ادس کے جواب میں سودھرما سوامی نے
جمبو سوامی سے فرمایا۔

खेयन्ने से कुसले महेसी,
अणंत नाणी य अणंत दंसी।
जसंस्सिणो चक्खु पहेट्ठियस्स,
जाणाहि थम्मं च थिइं च पेहा।

सूत्र-कृताङ्ग

اگر جس طرح تکلیف اپنی روح کو ناپسند ہو کر جان پڑتی ہے۔
ٹھیک ویسی ہی غیر اروح کو ناپسند ہے۔ اس طرح کے علم کو جو
روح اپنے دل میں خیال کرنے والی ہے وہی खेदज्ञ (تکالیف
کو جو محسوس کرے) مہاپربھو کا صاف دل اس खेत्रज्ञ سے ہمیشہ
لبالب بھرا رہتا تھا۔ دوسرا لوکا لوک یا ایمان کو درحقیقت جاننے سے
روشن ضمیر کہلاتے تھے۔ اسی طرح بجنسہ روح کے جاننے سے
आत्मज्ञ کہلاتے تھے۔ اور وے भावो कुश سے آٹھ قسم
کے کرموں کا ناش کرنے میں بھی کامل تھے۔ ریاضت کی تعمیل کرنے

ترتھنگر جس طرح کا فرمان کرتے آئے ہیں بجنسہٖ یعنی اوسی طرح کا
فرمان ایک خراب سے خراب کنگال کو بھی پھر چاہیے وہ شودر ہی
کیوں نہ ہو۔ فرمان کرتے ہیں اوسے طرح کا اعلیٰ خاندان میں پیدا
ہونے والی کیفیت کو کرتے ہیں۔ اس میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں
رکھا جاتا ہے۔ اسی کے سلسلہ میں جمبو سوامی نے اپنے مرشد
دھودندھر یعنی اعلیٰ عالم سودھرما سوامی سے ایک دن سوال کیا تھا کہ۔

कहं चरणं कहं दसरा से,
सीलं कहं नायसुयस्स आसी।
जाणासि णं भिक्खु! जहा तहेणं,
अहक्ख सुयं बूहि जहाणिसंतं ॥

सूत्र कृताङ्ग:

اسے سودھرما سوامی جی کہ جس طرح آتم کلیان سچا اور پاک ہے
اوسی طرح مفاید روح کے اوپدیشک بھی سدا چار سے چال چلن سے
بھرے ہوئے ہونا زیادہ ضروری ہے۔ کیوں کہ بغیر نیک چال چلن کے
سچا بولنے والا کبھی نہیں بن سکتا۔

اسے سودھرما سوامی اون عنایت فرما بھگوان مہابیر کے علم صادق
یقین صادق۔ عمل صادق۔ وغیرہ کے تعلقات میں آپ جو کچھ بھی جانتے
ہوں اپنے دل میں رحم فرما کر اوسے کہنے کی مہربانی کریں۔ کیوں کہ
ایک تو بھگوان کے پیدائش کے وقت سے لے کر زبان کے درجہ

ہیں - دُنیا کی مشکلات اور تکلیفات سے آہستہ آہستہ تسلی بخش اور نجات کے آدمی ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی وجسمانی تکلیفات کو وسے آخر کر لیتے ہیں - کیوں کہ ان احکاموں کے فرمانے والے ہی تو خوشی و ناخوشی وغیرہ ہر قسم کے جھگڑوں سے علیحدہ اور اوسنے دور رہتے ہیں - اور وسے گنہگار ہوں یا مُجِر خواہ برہمن ہو یا شودر یعنی رذیل ہو ان سبکو یکساں بناتے ہیں - چھوت اچھوت کا کوئی تعصب تو اوس کے قریب ہو کر بھی نہیں نکلتا خواہ کوئی ایک شہنشاہ - کنگال - مفلس - برہمن - یا شودر یعنی رذیل قوم ہو فرمان کرنے کرانے کا ان سب ہی کے لئے شاہ راہ کھلا ہوا ہے - بھگوان مہابیر کی طرف سے ذرا بھی چشمک کسی کے لئے نہیں رکھا جاتا ہے - ہمارے اوپر مذکور بالا کی راستبازی میں کچھ بھی زیادتی نہیں - اس کے لئے ایک ہی ثبوت کافی ہے - وہ اس طرح سے ہے -

जहा पुण्णस्स कत्थति,
नहा तुच्छस्स कत्थति ।
जहा तुच्छस्स कत्थति,
नहा पुण्णस्स कत्थति ॥

आ॰ १ अ॰ २ - ६

کہ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ شہنشاہ یا اعلیٰ قوم والے کو جین دہرم کے سب ہی

ناظرین - آج سے تقریباً ڈھائی ہزار سال کے پیشتر اسی سرزمین
ہندوستان میں جو بہادر مہاویر یعنی اعلیٰ اوتاری اپنے محض علم سے
ذریعہ سے فرمان صادر فرما گئے ہیں - اونہیں نرگرنتھ بھگوان مہاویر کے یہ
پروچن سچے ہیں - اور سب سے مقدم یا اعلیٰ ہیں جو روشن ضمیروں
کے ذریعہ فرمائے ہوئے ہیں وہ نجات کی غرض سے مکمل ہیں - الفاظ
سے پُر ہیں - ہر سہ اقسام کے شلیوں کو ناش کرنے والے ہیں -
سچے راستے کے ہمراہی ہیں - صبر کو پیدا کرنے والے ہیں - غصہ -
غرور - دغابازی - لالچ - وغیرہ وغیرہ کو ایک دم سے مٹانے والے ہیں
نجات کے راستے کو لگے ہوئے ہیں - اون کے فرمان میں کسی طرح کا
فرق نہیں ہوتا ہے - فی الحقیقت یعنی عین الیقین ہیں - کلہم تکلیفات
کے ناش کرنے میں راستہ کے برابر - اس طرح کے فرمانوں میں
حتی المقدور یقین کے ساتھ محو ہوتے ہیں - وے گویا اشرف المخلوقات
کو حاصل کرنے کا مطلب سِدہ کر لیتے ہیں - پرم آتما کے عالم نجات سے

(٦٢)

(جین گزٹ دہلی پور) اکتوبر ۳۵ء کے گزٹ میں لکھتا ہے کہ
گیتا پشتک تمام دنیا میں درشن نیتی اور ادھیاتمک گیان
کے بھنڈار روپ میں مشہور ہے ۔ کیا جینیوں کے پاس بھی گیتا کہیں
ایسی کوئی پشتک ہے ۔ لوگ اکثر ایسا پوچھتے ہیں یہ پشتک اسی
سوال کا جواب ہے

(٦٣)

(ویر سندیش) آگرہ تاریخ ۲۵ - ۷ - ۳۶ میں لکھتا ہے کہ
اس پشتک کے ۱۸ ادھیائی جینیوں کے لئے ہی نہیں منش ماتر کیلئے
اوپیوگی ہے ۔ اس کے ایڈیشن پر دیہ پڑھنے میں بڑا آنند آتا ہے
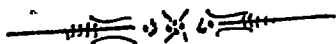
نرگرنتھ پروچن ادھیاتمک گیان کا امول گرنتھ ہے۔ اِن اویشوں سے کیا جین اور کیا اجین تمام سماں روپ سے لابھ اوٹھا سکتے ہیں۔

(۵۹)

(بھیومتر) کلکتہ۔ اپریل ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۱۳۵ میں لکھا ہے کہ جین دہرم کے پرورتک مہاتمہ مہابیر کے پرچنوں کا سانوادسنگرہ کیا گیا ہے۔

انوواد کی بھاشا سرل ہے۔

(۶۰)

(ستھانک باسی جین احمد آباد) اردہ ماسک ۱۲ ۹/۳۵ میں لکھا ہے منی سری کا یہ پریاس نہایت قابل قدر ہے۔ یکجائی سلوکوں کی بہت ہی سندر و پسندیدہ ہے۔ اِس پستک کو ادھیاتمک گیتا کہا جاوے تو بیجا نہیں ہے۔

(۶۱)

(جیاجی پرتاپ) گوالیار۔ ۲۸۔ ۱۱۔ ۳۵ء لکھتا ہے کہ۔ نرگرنتھ پروچن ادھیاتمکوں کے لئے کرم اور ادس کے سادھنوں کی سمپورن اور سہم سے سکھسم واکھیا پیش کرتا ہے۔ جس سے سب جین اجین نرناری یکساں فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔

یہ ہا یوگ کا پرچار ہونا چاہئے ہر ایک پستکالیہ میں اس کا ہونا ضروری ہے۔

(۵۵)

(جین پرکاش) بمبئی - برس ۲۰ انک ۴۲ تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء میں لکھا ہے ۔

منی سری نے آگم ساہت کا نونیت نکال کر گیتا کے سمان ۱۸ ادھیائے میں ہی بھگت کر کے پاٹھکوں کے سامنے رکھا ہے ۔ بہت اپیوگی سنگرہ ہوا ہے ۔

(۵۶)

(جین جوتی احمد آباد) برس ۳ انک میں لکھا ہے ۔
یہ سنگرہ ہمیشہ پاٹھ کرنے میں اپیوگی ہے ۔ اس میں کوئی سنکا نہیں ہے ۔

(۵۷)

کراچی (سندھ) سے پرکاشک ۱۹۳۴ء کے ۲۲ ویں دسمبر کے پارسی سنسار اور لوک مت لکھتا ہے ۔ کہ
ہندی بھاشا جاننے والی پرجا کے لئے یہ پستک نہایت اپیوگی ہے اور ہر ایک ہندی پریمی کو منن کرنے کے لئے اپنے گھر میں رکھنے یوگ ہے ۔

(۵۸)

(جیون جیوتی) میلانہ پرکاشک جولائی ۱۹۳۴ء میں لکھتا ہے

(۵۰)

(دارجین) دہلی تاریخ ۶-۱۱-۳۴ میں۔
لکھا ہے۔
جین دہرم سمبندہی پاٹھ گرنتھوں میں اس پشتک کا استھان اونچا سمجھا جاوے گا۔

(۵۱)

(ونکٹیشور سماچار) بمبئی تاریخ ۱۵-۱۲-۳۳ میں لکھا ہے۔
یہ ایک سماورنئے گرنتھ ہے۔ گیتا امرت کی پیاس رکھنے والے تمام بھائی بہائی اس سے لابھ اوٹھا سکتے ہیں۔

(۵۲)

(کرم ببر) سنگھیا ۵ تاریخ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۴ء میں لکھا ہے
بھگتی گیان بیراگ مئے گیتا کے سمان اس پشتک کو اپدیش گرنتھ کا روپ دینے کے لئے سنگراہک جہودید پرشنسا کے پاتر ہیں۔

(۵۳)

(بمبئی سماچار) تاریخ ۲۲ جولائی سنہ ۳۳ء میں لکھا ہے۔ کہ
جین اور دیگر سبھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

(۵۴)

(سری جین پتھ پردرشک) آگرہ۔ تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۳۳ء میں لکھا ہے
۔ پرتیک جینی کو پڑھ کر منن کرنا چاہئے۔ اور دوسرے دنیا میں بھی اس کا

(۴۵)

(جین مہلا ورش) صورت سال ۱۲ انک ۸ میں لکھا ہے کہ
پشتک میں گاتھا سرل اچھے ہیں۔ منن کرنے یوگ ہیں۔

(۴۶)

(دگمبر جین) صورت سال ۲۶ انک ۱۲ بیر سمت ۲۴۵۹ صفحہ ۳۹۱
جین سماج کو ہی نہیں بلکہ عوام الناس کے لئے فائدہ مند ہے۔ پشتک
کی نیتی پورن گاتھائیں سنگرہ کرنے یوگ ہیں۔ پشتک سنگرہنے وادیوگی ہے۔

(۴۷)

(جین متر صورت) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۳۳ میں لکھا ہے۔
کل گاتھائیں ۲۷۷ ہیں جو سب حفظ کرنے یوگ ہیں۔ دگمبری بھائی
بھی اوشش پڑھیں۔

(۴۸)

(جین جگت اجمیر) اکتوبر ۳۳ء میں لکھا ہے۔
جین سوتر گرنتھوں کے نیتی پورن، اوپدیش پردپدوں کا یہ سُندر سنگرہ ہے

(۴۹)

(بیر ملی پور) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۳۳ میں
لکھا ہے کہ سنگرہ پرشرم پوروک کیا گیا ہے۔ سویتامبر
پاٹھ شالاؤں کے پاٹھ کرم میں رکھنے یوگ ہے۔

(۴۰)

کوی ور پنڈت منی نان چندر جی مہاراج -

اوتم رتنوں چھانٹ کر جو سنگرہ کیا گیا ہے - بہت سندر ہے

(۴۱)

شتاودھانی پنڈت منی سری سوبھاگ چندر جی مہاراج

پرستوت گرنتھ کا سنگرہ کرتا کا احسان ماننا چاہیئے -

(۴۲)

یوگ نشٹ پنڈت منی سری ترلوک چندجی مہاراج

آپ کا یہ گرنتھ قابل قدر ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں - آپ ایک ہی بھاگ لکھ کر نہ رہ جاویں

(۴۳)

ادیادھیای منی سری آتمہ رام جی مہاراج -

طالب نجات کو ضرور پڑہنی چاہیئے -

(۴۴)

بکتا سریمان سوبھاگ مل جی مہاراج

جو پراکرت کا گیان نہیں رکھتے ہیں - ان جینیوں کے لئے بھاری اوپکار کیا ہے -

---

جین سماج کو ابتدا میں یہ پشتک ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۳۵)

سری نیت کیرتی پرشاد جی جین۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ بنولی (میرٹھ)
سب دہرم پریمی ہندو اور خاص کر جین بھائی و بہن اس پشتک سے پورا لابھ اوٹھادیں۔

(۳۶)

سری مان بھو پندر سوری جی مہاراج بھین مال۔
آپ کا پورن اودیوگ سپھل ہے۔ سماج میں بے حد مفید ہے

(۳۷)

پرورتک سری مان کانتی بجے جی مہاراج ۔ پاٹن۔
سنگرا ہک مہاتما جی کا پرشرم اچھا ہے

(۳۸)

منی سری سُمتی بجے جی گوجرانوالہ (پنجاب)
آپ کی محنت قابل تعریف ہے۔

(۳۹)

جینا چاریہ پوجیہ سری امولک رسی جی مہاراج
شاستر پریمی اور دیا کھیان داتاؤں کو ضرور پڑھنے یوگیہ ہے

نرگرنتھ پروچن کی لفیف کر جین ساہت کی باستو سیوا کی ہے

(۲۷)

شریمان ۔ کے ۔ جے ۔ مشروالا ۔ احمد آباد ۔

پشتک جنتا کے لئے بہت فائدہ مند ہے ۔

(۲۸)

شریمان بابو کامتا پرشاد جی جین ۔ ایم ۔ آر ۔ ایس ۔ پرسمپادک
علی گنج ۔ ضلع ایٹہ

یہ پشتک سارتھک نام ہے ۔ شیوتامبری انگ گرنتھوں سے نرگرنتھ
مہا پربھوؤں کے دھارمک پروچنوں کا سنگرہ اِس میں کیا گیا ہے اور
وہ سب کے لئے اُپا دیہ ہے ۔

(۲۹)

سریمان دھیرج لال جی کے ٹوکھیا، آنَ ۔ ادھشٹاتا ۔ سری جین
گروکل بیاور ۔

جین دھرم کے ابھیاسیوں کو اور ودیارتھیوں کو پاٹھ کرنے یوگ
ہے ۔ جین سنستھاؤں کے پاٹھ کرم میں بھی رکھنے یوگ ہے ۔

(۳۰)

سریمان جوتی پرشاد جی جین ۔ سابق سمپادک جین پردیپ
دیوبند ۔ یو ۔ پی

میں اِس چھوٹے سے سنگرہ گرنتھ کو اگر جین گیتا کہدوں تو کچھ انوچت نہ ہوگا

اِس پشتک کے بھاری پرچار سے ادش ہی ادتم پرنام نکلے گا۔
اور اس کا پرچار خوب ہو ایسی میری بھاؤنا ہے۔

(۱۹)

سریان امرتالال جی سیوچند جی - گوپانی - ایم - اے -
بڑودا کالج - بڑودا۔

اپنے سماج کی کتنیک پشتکوں کی برنسبت یہ پشتک بالکل ادتم ہے
اس میں شک نہیں۔

(۲۰)

سریان پروفیسر گھاسی رام جی جین - ایم - سی - ایف - پی - ایس - لنڈن
وکٹوریہ کالج گوالیار
اس پشتک کے بلا ناگہ پٹھن سے موکشو کی آتمہ کو سچی شانتی ہوگی۔

(۲۱)

سریان پروفیسر بول چند جی - ایم - اے اتہاس اور راج نیتی کے
پروفیسر ہندو کالج دہلی
آپ نے اس پشتک کے پرکاشن دوارا ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے

(۲۲)

سریان رام سروپ جی - ایم - اے - شاستری سنسکرت کے پروفیسر
مسلم یونیورسٹی علی گڈھ —
یہ پشتک پالی اور پراکرت بھاشاؤں کی لکشاؤں کے لئے پاٹھ گرنتھوں

نرگرنتھ پروچن کے پڑھنے پڑھانے سے جنتا بھاری لابھ اوٹھا سکتی ہے۔ ایسا سندر گرنتھ پرکاشت کر کے آپنے جین اور جینتر بھنیوں پہ بھاری اوپکار کیا ہے۔

(۱۵)

سری میت گوبند لال بھٹ۔ ایم۔ سی۔ پروفیسر سنسکرت کالج بڑودا

یہ گرنتھ نہایت اوپیوگی و حفظ کرنے یوگ ہے۔

(۱۶)

سری یُت پروفیسر بھادیے۔ بڑودا کالج بڑودا۔
یہ پشتک جین دھرم کا ادھین کرنے والے۔ یا رغبت رکھنے والے مہانو بھاؤں کے لئے اوپیوگی شدہ ہوگی۔

(۱۷)

سریمان پنڈت جگل کشور جی مختار۔ سرساوا۔
آگم گرنتھوں پر سے اچھے اوپیوگی پدوں کو چُن کر ایسے سنگرہوں کے تیار کرنے کی بلاشک ضرورت تھی۔ اس کے بنے منی سری چوتھ مل جی مہاراج کا یہ اودیوگ اور پریسرم قابل تعریف ہے۔

(۱۸)

سریمان پنڈت پیارے کشن جی صاحب کول سابق دیوان سیلانہ سٹیٹ و سابق ایڈوائی جمر۔ جھالوا سٹیٹ۔ حال ممبر کونسل (اودے پور میواڑ)

(۱۰)

سری ہیت پروفیسر۔ کے۔ این۔ ابھینکر۔ ایم۔ اے۔ گجرات کالج احمد آباد۔

بمبو ودیالیوں میں ودوانوں اور ودیارتھیوں کے ہاتھوں میں رکھی جانے یوگ ہے۔ بمبو ودیالیہ کے سبق آموز گرنتھوں چناؤ کے وقت اس گرنتھ کے لئے اپنی طرف سے سفارش کروں گا۔

(۱۱)

سریان عطر سین جی جین۔ سمپادک (ویش بھگت) میرٹھ
یہ پستک ہر ایک جین گھرانے میں پڑہی جانے قابل ہے۔

(۱۲)

سریان پروفیسر ہیرالال جی رسکداس جی کاپڑیہ۔ ایم۔ اے۔ بمبئی
ایسی اپیوگی پستک سنگرہ کرنے والوں و چھپوانے والوں کو دہن باد ہے

(۱۳)

سریان پنڈت لال چندجی بھگوان داس جی گاندھی۔ لائبریری۔ بڑودہ۔

پرسدہ بکتا منی سری چوتھ مل جی مہاراج کا یہ یتن قابل تعریف ہے۔

(۱۴)

سریان نندلال جی کیدارنا متھ جی وکیشٹ۔ بی۔ اے۔ ایم۔ سی۔ پی سابق ودیادہیکاری۔ بڑودا۔

(۷)

سریمان پروفیسر ہیرالال جی جین - ایم - اے - ایل ایل بی - کنگ ایڈورڈ کالج امراوتی (برار)

اس پستک کا اولوکن کر مجھے بڑی پرسنتا ہوئی - پستک پرای شدھتا پوروک چھپی ہے اور چھپائی آکرشک ہے - × × × ساہت اور اتہاس پریمیوں کو اس سے بڑی آسانی اور سہایتا ملے گی -

(۸)

سریمان مہا مہوپادھیائے رائے بہادر پنڈت گوری شنکر ہیراچند جی اوجھا اجمیر -

یہ پستک صرف جینوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جینیتر گرہستیوں کے بھی نہایت مفید ہے -

(۹)

سریمان لالہ بنارسی داس جی - ایم - اے - پی - ایچ - ڈی - اورینٹل کالج لاہور -

سوامی چوتھ مل جی مہاراج نے اس گرنتھ پر وچن رچکر صرف جین سماج پر ہی نہیں بلکہ سمست ہندی سنسار پر اپکار کیا ہے - ایسے گرنتھ کی بہت بھاری ضرورت ہے -

بیاکرن آچاریہ کابیہ تیرتھ مورسس کالج ناگ پور - سی - پی
اس گرنتھ رتن کی سوکتیوں کا منن سمست مانو سماج کے لئے
ہتکر ہے - کیوں کہ یہ سکتیاں کسی ایک مت یا سمپردائے بیس
کی نہ ہو کر بیوجنین ہیں -

(۴)

سری مان پروفیسر شیام لال جی چودھریا - ایم - اے - مورس
کالج ناگپور -
سری منی مہاراج جی کا کیا ہوا ترجمہ نہایت سرل وصاف اور
پربھاوت پاوک ہے -

(۵)

سریمان - وی - وی - میراسی پروفیسر سنسکرت بی بھاگ -
مورسس کالج ناگ پور -
یہ پستک جین ساہتیہ کی دھارمک اور دارشنک سرب وادم
گاتھاؤں کا سنگرہ ہے -

(۶)

سری مان گوپال کیشو گردے - ایم - اے - سابق پروفیسر ناگپور
اسی طرح سے سات آٹھ اردو ماگدھی کے گرنتھ چھپوائے جائیں
تو اسی بھاشا کا بھی پریچہ سرل سنسکرت کی طرح بہوجن سمدائے کو
ضرور ہو جائے گا -

نرگرنتھ پروچن کے متعلق

بڑے بڑے عالمان کا ریویو

(۱)

سری مان لالہ کنوّل جی۔ ایم۔ اے سیشن جج دھولپور۔
گرنتھ بڑے مہتو کا ہے۔ سادہو و گرہست دونوں کے کام کی چیز ہے
یہ سبھوں کے گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ بلکہ پاٹھ شالاؤں کی تعلیم
میں اِسکا داخلہ نہایت ضروری ہے۔

(۲)

سری مان پنڈت رام پرتاب جی شاستری۔ سابق پروفیسر
پالی سنسکرت مورس کالج ناگپور (سی۔ پی)
اس کے ذریعہ جین ساہت میں ایک قیمتی سنکاس (اقتباس) ہوا
یہ صرف جین مذہب خواہشمند عالموں کو ہی نہیں بلکہ جین ساہت
میں رغبت رکھنے والوں کے لئے سبھوں کے لئے نہایت مفید ہے

(۳)

سری مان پروفیسر سرسوتی پرشاد جی چترویدی۔ ایم۔ اے۔

نموتھونم سمنسہ بھگوتے او مہاویرسّو

نرگرنتھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دواکر پرسدھ وکتا پنڈت منی

شری چوتھ مل جی مہاراج

پرکاشک

سری جینودے پستک پرکاشک سمتی رتلام (مالوہ)

مہاویر سمت ۲۴۶۳
بکرم سمت ۱۹۹۳

لوہامنڈی آگرہ

اوّل مرتبہ
جلد ۱۵۰۰

نرگرنتھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دواکر پرسدہ بکتا پنڈت منی

سری چوتھ مل جی مہاراج